انفس و آفاق

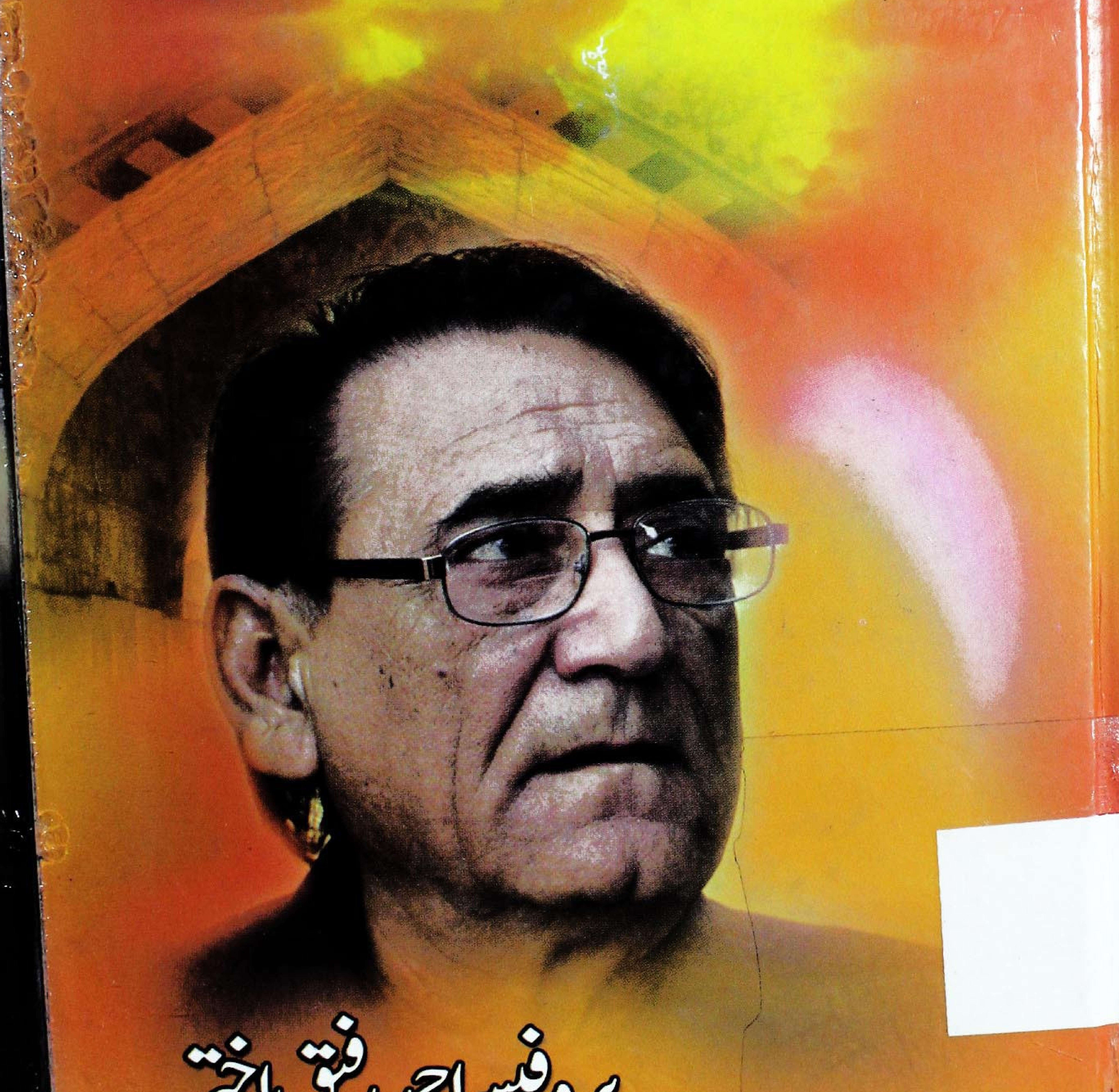

پروفیسر احمد رفیق اختر

Marfat.com

Marfat.com

انفس و آفاق

پروفیسر احمد رفیق اختر

تالیف: سید انجم محمود گیلانی

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

297.4 Ahmad Rafiq Akhtar, Prof.
Anfus-o-Aafaaq/ Prof. Ahmad Rafiq Akhtar.- Lahore : Sang-e-Meel Publications, 2014.
264pp.
1. Islam - Sufism. I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

297.04

2014ء
افضال احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
سے شائع کی۔

١١٨٩٣٤

ISBN-10: 969-35-2721-6
ISBN-13: 978-969-35-2721-6

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 92-423-722-0100 / 92-423-722-8143 Fax: 92-423-724-5101
http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

انتساب:

ترقی ءاذہان کے بغیر انسان خوداختیاری مرگ کا شکار ہو جاتا ہے۔اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ ترقی یک طرفہ اور محدود ہے۔غیر متوازن ترقی کا نتیجہ غیر متوازن انسانی روّیہ ہے۔ مادیاتی ترقی بحران بن چکی ہے۔اس کی چمک دمک نے انسانی بردباری، تحمل اور آدمیت کو شدید متاثر کیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اس کے لیے کچھ نہیں کر پا رہے۔مذہب بنیادی اخلاقی اکائی ہے مگر اس کے بغیر Homo-Sapien ایک خطرناک خودکُش جنس بن چکا ہے۔ پلٹنا رجوع اِلی اللہ سے ہے۔ورنہ قیامت منتظر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

نگارِ تسلسل

تصادمِ نظریات

لیکچر 9

سوالات و جوابات 54

خطا اور توبہ

لیکچر 96

سوالات و جوابات 130

فکرِ اقبالؒ اور آج کا پاکستان

لیکچر 140

سوالات و جوابات 161

مِسٹِسزم اور انٹلیکچوئلزم

لیکچر 179

سوالات و جوابات 211

Marfat.com

عصرِ حاضر میں اسلام

لیکچر	231
سوالات وجوابات	261

Marfat.com

پیش لفظ

آج سے 45 برس قبل جب پروفیسر احمد رفیق اختر سے تعارف ہوا تو اُن کے بے تکلف دوست انہیں ''جوگی'' کہہ کر پکارا کرتے تھے اُن دنوں وہ بھی اپنے دو نامور ہم عصر صوفی ادیبوں سید فراز احمد شاہ اور واصف علی واصف کی طرح اپنے لباس، گفتگو اور چال ڈھال سے ایک معمول کے ماڈرن انسان دکھائی دیتے تھے اور اس وقت یہ اندازہ کرنا مشکل ہی نہیں تقریباً ناممکن تھا کہ آئندہ چند برسوں میں یہ تینوں روحانیات کے حوالے سے اپنے دور کے نمائندہ عالم اور دانشور بن کر اُبھریں گے۔ خوش قسمتی سے مجھے ان تینوں شخصیات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور میں نے ان کو مرحلہ وار ایک عام پڑھے لکھے شخص سے تصوف کے مراحل کا رمز آشنا، صاحبِ بصیرت اور معرفت کی منازل سے بہرہ ور شخصیت بنتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک کشف اور دیگر روحانی معاملات پر ان احباب کی دسترس کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ پر ایک الگ موضوع ہے لیکن اس حوالے سے اب تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بلاشبہ ان لوگوں کا ایک اپنا مقام ہے کہ یہ تحریریں بیک وقت قاری کے دل، دماغ اور روح کو یکساں طور پر متاثر کرتی ہیں۔

جہاں تک پروفیسر احمد رفیق اختر کی تصانیف کا تعلق ہے ان میں ہمیں اسلامی فکر کے ساتھ ساتھ روحانیات کے مختلف مدارج، مکاتیب، تاریخ، روایات اور جدید اور قدیم فلسفے کا ایک بہت بلیغ اور خوبصورت امتزاج بھی نظر آتا ہے وہ اپنی بات کی تائید اور وضاحت کے لئے مختلف فلسفیوں کے افکار اور صوفیا کے خیالات اور تجربات سے جو مثالیں بیان کرتے ہیں وہ نہ صرف اُن کے وسیع اور گہرے مطالعے کی ترجمان ہیں بلکہ ان میں وہ روحانی بصیرت بھی قدم قدم پر نمایاں نظر آتی ہے جو صرف ''صاحبِ حال'' لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''انفس و آفاق'' دراصل اُن کے پانچ لیکچرز اور ان سے متعلق کیے جانے والے سوالوں کے جوابات کا مجموعہ ہے یعنی یہ اپنی اصل میں لکھی کے بجائے بولی جانے والی کتاب ہے یعنی ان میں اُن کی ریکارڈنگز کو تقریر سے تحریر کی شکل دی گئی ہے اس عمل کو اصطلاح میں Transcribe کرنا کہا جاتا ہے اب ظاہر ہے انسان کا بولنے کا ردھم، انداز، & Stresses

Marfat.com

اور طرز گفتگو باقاعدہ تحریری شکل میں لکھی جانے والی کتابوں سے مختلف ہوتا ہے اس Pauses میں تکرار بھی در آتی ہے اور دلائل کی ترتیب بھی جوشِ گفتار میں اپنا رخ آپ سے آپ تلقین کرتی چلی جاتی ہے پروفیسر احمد رفیق اختر کا پہلا کمال تو یہ ہے کہ اُن کی گفتگو بھی کسی عمدہ تحریر کی طرح مرتب اور مؤثر ہوتی ہے اس کی ایک وجہ اُن کا وہ تدریسی تجربہ بھی ہو سکتی ہے جس میں مختلف اہلیت کے سامعین سے ایک ساتھ مکالمہ کیا جاتا ہے ان لیکچرز کے عنوانات ہی سے ان کے تنوع اور فکری سنجیدگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے لیکن اگر ان پر بات کرنے والا دنیاوی علوم پر دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک روحانی نقطہ نظر کا بھی حاصل ہو تو ان کی گہرائی اور وسعت دوچند ہو جاتی ہے:

1) تصادم نظریات 2) خطا اور توبہ 3) فکر اقبال اور آج کا پاکستان

4) مسٹِسزم اور انٹیلیکچوئلزم Mysticism & Intelectualism

5) عصر حاضر میں اسلام

پروفیسر احمد رفیق اختر کا کمال یہ ہے کہ وہ آسان بات کو مشکل اور مشکل بات کو آسان بنا دینے پر یکساں قدرت رکھتے ہیں ان کے اس ہنر کو دیکھ کر مجھے مولانا حالیؔ کا وہ شعر بہت یاد آتا ہے جو اپنی مثال آپ ہے:

اہلِ معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہلِ نظر بھی ہیں، تماشائی بھی

''انفس و آفاق'' کی علمی خوبیاں اور اس میں دینِ اسلام اور دیگر روحانی عقائد سے اخذ کردہ بے مثال بصیرت اپنی جگہ لیکن میرے نزدیک اس کا اصل کمال یہ ہے کہ اس میں اہلِ نظر اور تماشائی دونوں سے ان کی ذہنی سطح کے مطابق بات کی گئی ہے مگر انداز ایسا متوازن اور دلکش ہے کہ دونوں ہی اپنے آپ کو مخاطبِ حقیقی محسوس کرتے ہیں وہ عقل کی بات کرتے ہوئے کسی معاملے کے روحانی پہلوؤں کو اس طرح ساتھ لے کر چلتے ہیں کہ بے ساختہ اقبال کا یہ شعر ذہن میں گونج اُٹھتا ہے کہ:

گذر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے

امجد اسلام امجد

Marfat.com

تصادمِ نظریات

(Clash of Ideas)

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ

مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ

مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ

مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا

نَّصِیۡرًا O

(الاسراء، ۱۷: ۸۰)

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ

عَمَّا یَصِفُوۡنَO

وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَO

وَالۡحَمۡدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَO

(الصٰفّٰت: ۱۸۰-۱۸۲)

خواتین وحضرات! سب سے پہلے آپ کی تشریف آوری کا شکریہ۔ یہ جو موضوع تھا Clash of Ideas اس میں کچھ ایسا مقصود نہیں تھا جس کو بڑے Vast level پر، جزوی طور پر دنیا میں جو کشمکشِ نظریات ہے، یہ اس کے بارے میں نہیں تھا۔ یہ بہت بڑے ایک ہی مخصوص

Marfat.com

نظریے کے خلاف بہت سارے دوسرے نظریات کی جہد و جہد کے بارے میں تھا۔ میرے اپنے نزدیک دنیا میں بہت سارے نظریات نہیں ہیں۔ صرف دو نظریات ہیں۔ ایک وہ نظریہ جو خدا کے ماننے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور ایک وہ نظریہ جو خدا کو نہ ماننے کے بعد اس کی تاویل میں شروع ہوتا ہے۔ ''اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ''(البقرہ: ۲۵۷) اللہ کے نزدیک صرف دو نظریات ہیں۔ دو حرکتیں ہیں۔ شعور کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دوست ہیں اور تاریکی سے روشنی کا سفر کر رہے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو شیطان کے ولی ہیں۔ ایک طرف اللہ کے ولی ہیں اور دوسری طرف شیطان کے ولی ہیں۔ شیطان کے ولی روشنی سے نکل کر تاریکی کا سفر کر رہے ہیں۔ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کیا جگہ ہے جہاں یہ دونوں کھڑے ہوتے ہیں؟ ایک جگہ سے مسافر تاریکی سے نور کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔ اُسی جگہ سے مسافر نور سے تاریکی کو بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیں تو خداوند کریم کہتا ہے کہ'' وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا (1) وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (2) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا (3) وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا (4) وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا (5) وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا (6) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا (7) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (8 (الشمس) اگر آپ غور کریں'' وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا'' میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے کہ نفسِ انسان ایک توازن میں ہوتا ہے۔ اس میں خیر و شر ایک خاص توازن میں ہوتے ہیں۔ وہ ایک زیرو لائن پہ ہوتا ہے۔ پھر اس زیرو لائن سے انسان کا ایک خیالاتی سفر شروع ہوتا ہے۔ یا وہ خیر کے سفر کو بڑھ جاتا ہے یا وہ شیطانیت کے سفر کو بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے پروردگارِ عالم نے دونوں طرف کے سفر کی ابتدا کی نشاندہی کی ہے کہ وہ جو اللہ کے دوست ہیں وہ تاریکی سے نور کو سفر کرتے ہیں اور جو شیطان کے دوست ہیں وہ نور سے تاریکی کا سفر کرتے ہیں۔ اور In betweenانسان کی بنیاد یہ ہے کہ نہ وہ نور میں ہوتا ہے نہ وہ تاریکی میں ہوتا ہے۔'' وَنَفْسٍ

Marfat.com

وَمَا سَوّٰھَا" وہ ایک ایسا متوازن وجود ہے جس میں ذرّہ ذرّہ شکل و بدصورتی کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جملہ اینتھر وپالوجسٹ یہ کہہ رہے ہیں کہ انسان نے خدا کو پیدا کیا۔ زمین پہ ضرورت کے مطابق (خدا کا تصور دیا گیا)۔ چونکہ انسانی معاشرے اپنے اندر توازن نہیں پیدا کرسکتے تھے۔ اس لیے انسانوں نے ایک خوف اور وحشت کی شکل میں، ایک قانون کی شکل میں ایک مابعدالطبیعاتی وجود کو اپنے اوپر مسلط کیا۔ جس کے ڈر نے دنیا کے کام چلا دیے۔ مگر قرآن اس کی مخالفت کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے، ایسا نہیں ہے۔ قرآن کا اصرار اس بات پہ ہے کہ پہلا انسان ہی مہذب تھا۔ پہلا انسان ہی نجات یافتہ تھا۔ پہلا انسان ہی Well directed تھا۔ ایک بڑی عجیب سی بات ہے کہ انسان کی خطا اور نسیان پہ بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ انسان خطا کا پتلا ہے۔ ہر حال میں اس میں کسی نہ کسی لغزش کا امکان موجود رہتا ہے۔ مگر ہمارے پاس توبہ کا کوئی امکان نہیں تھا۔ ہم تو جانتے ہی نہیں تھے کہ توبہ کیا ہے۔ یعنی حضورِ یزداں میں حضرتِ انسان سے جب خطا سرزد ہوئی، ان کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ میں نے Compensate کیسے کرنا ہے؟ ان کے علم میں نہیں تھا کہ ہم نے نجات حاصل کیسے کرنی ہے؟ یہ ضمنی سی بات ہے جو میں آپ سے کررہا ہوں۔ پروردگار فرماتا ہے کہ " فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ " کہ ہم نے اِلقا کیے کلماتِ توبہ آدمؑ کے سینے پر، ہم نے اسے نجات کا رستہ دکھایا۔ ایک ضمنی سی بات ہے کہ جو رستہ ہی خدا دکھاتا ہے، جو الفاظ ہی پروردگارِ عالم دیتا ہے، اس کو وہ رد کیسے کرسکتا ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی انسان کی وہ توبہ قبول نہ کرے؟ کہ توبہ کا تعلق انسان سے نہیں ہے۔ توبہ کا تعلق انسان کے دماغ سے نہیں ہے۔ اس کو نہیں پتہ تھا، آدمؑ علیہ صلوٰۃ والسلام کو علم نہیں تھا کہ میں نے اپنے خسارے کو کیسے پورا کرنا ہے؟ میں نے اس گناہ کی عافیت کیسے حاصل کرنی ہے؟ میں نے اپنے آپ کو کسی بڑے المیے سے کیسے بچانا ہے؟ پھر اللہ نے کرم کیا ہے، حضرت آدمؑ کو توبہ کے کلمات دیے گئے اور اس کے عوض بخشش کا یقینی Promise عطا کیا گیا۔ اس لیے کوئی شخص اپنے آپ کو اس احساس سے پناہ نہیں

Marfat.com

دے سکتا کہ میری توبہ قبول ہوتی ہے کہ نہیں۔ یہ معاذاللہ استغفراللہ خدا پہ شک کرنے کی بات ہوگی۔ ایسا کبھی بھی نہ سوچیئے گا کہ میری توبہ قبول نہیں ہوئی۔

اینتھروپالوجی اب اس بات پہ اتفاق کر گئی ہے کہ ابتدا کا انسان Homo-sapien خدا پرست بھی تھا، اور یہی نہیں بلکہ خدائے واحد کی پرستش کرتا تھا۔ پروفیسر شیمٹ اور پروفیسر ٹائر اپنی صدی بھر کی محنت اور مشقت کے بعد یہ کہنے پہ مجبور ہوگئے کہ Homo-sapien was homo-religious. کہ جو ابتدائی بشر ہے، جو سب سے پہلا انسان ہے، جو سب سے پہلا شعوری انسان ہے (Homo-sapien)، جو سوچنے والا انسان ہے، وہ Homo-religious ہے۔ انسان ہمیشہ مذہبی رہا ہے۔ انسان کبھی بھی غیر مذہبی نہیں۔ ٹائر کی ریسرچ یہ کہتی ہے کہ نہ صرف وہ مذہبی رہا ہے بلکہ ہمیشہ خدائے واحد کا پرستار رہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ Prehistoric age میں اتنی صنمیات کہاں سے آگئیں؟ یہ بت پرستی کا سیلاب کہاں سے آگیا؟ یہ طوفان جو انسان کے باطن سے اٹھا آخر اس کی وجوہات کیا تھیں؟ اس کی تین بنیادی وجوہات تھیں۔ ایک وجہ دُوری تھی' انسان کا بُعد' یہ عرصۂ فراق جو انسان کو اللہ سے تھا۔ اس نے ہر حال میں اللہ کو قریب لانے کے لیے Images تخلیق کیے۔ دوسری وجہ بڑی عجیب وغریب تھی۔ آپ کو پتہ ہے کہ خدا Morality پہ کوئی رعایت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ان جرائم کی سزا ضرور دیتا ہے۔ اور ان چیزوں کو ضرور ناپسند کرتا ہے جن کا ذکر وہ کر بیٹھا ہے: "لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ" (سورۃ یونس: 64) "فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا" (سورۃ فاطر: 43) نہ اس کا کلمہ بدلتا ہے اور نہ اس کا طریقہ کار بدلتا ہے۔ مگر انسانوں نے یہ چاہا کہ اپنی کمزوریوں کا اپنے گناہوں کا اپنی خطاؤں کا کوئی Defence ڈھونڈیں۔ جب انہوں نے ڈیفنس ڈھونڈنا چاہا تو خدا کو تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتے تھے، لہٰذا انہوں نے ایسے بت تخلیق کیے جو ان کے گناہوں کو Sanction کر سکتے تھے۔ اگر آپ غور کریں تو یونانی دیومالائی نظام میں Zeus ایک ایسا دیوتا ہے جس سے ہمارا کوئی بدترین بندہ بھی بہتر لگتا ہے۔ وہ ہر قسم کی خطا کا

Marfat.com

مرتکب ہوتا ہے۔وہ ہر قسم کی واہیات حرکت کرتا ہے حتیٰ کہ دنیا بھر کے Most immoral part of the mind ہمیں ذیئس کی زندگی میں جھلکتا نظر آتا ہے۔خدائے واحد جو آریز کا خدا تھا --- ''اندرا'' --- جب وہ انڈیا میں آتا ہے تو جو ہندو کرپٹ سوسائٹی ہے، سب سے پہلے اس کے ذمے دو دیویاں لگا دیتی ہے۔اور پھر ایک طوفان ہے بدتمیزی کا کہ انسان نے کیسے اپنی غلطیوں اپنے گناہوں اپنی خطا کاریوں اور اپنی سیاہ کاریوں کے لیے دیوتاؤں کے نام دے دے کران کی شکلیں تک بگاڑ دیں۔کہیں ایلیفنٹ کو دیوتا بنالیا، کہیں ہنومان کی شکل میں بندروں کی پوجا ہونے لگی۔بندر کی ایک ہی Permanent عادت ہے وہ خست ہے۔اگر انسان نے خصت کو خدا ماننا تھا تو پھر کوئی اور طریقہ ڈھونڈتا۔مگر انسان کی اپنی خست نے دیوتاؤں کے چہرے پہ انعکاس کیا اور اس طرح مختلف بدشکل دیوتا تخلیق کر لیے۔ایک اور بڑی Funny سی وجہ تھی کہ دیوتا کیوں پیدا ہوئے۔انسانوں کو اللہ پہ ترس آیا۔انہوں نے یہ سوچا کہ اتنی بڑی کائنات ہے' انفس و آفاق پہ جب نظر پڑتی تو یہ بے پناہیت' لامتناہی سلسلہ ہائے کائنات، ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ ایک خدا یہ Manage کرسکتا ہے۔ It seemed so dificult for Him. تو انسانوں نے بڑی مہربانی کی اور اللہ کو دو اسسٹنٹ دے دیے۔جیسے اللہ کی مدد کے لیے، الہٰ کی مدد کے لیے لات و منات تخلیق ہو گئے۔جیسے اندرا کے لیے ورونا اور متھرا تخلیق ہو گئے۔جیسے بیچارے ذیئس کی مدد کے لیے پانچ دیوتا تخلیق ہو گئے۔یہ تین وجوہات تھیں کہ جس کی وجہ سے بت تخلیق کئے۔نہ یہ کہ جیسے اینتھرو پالوجسٹ کہتے ہیں کہ انسان نے خدا کو پیدا کیا۔دراصل انسانوں نے جب زمین سے خدا تخلیق کیا تو خدائے واحد کے نظریے کے خلاف انہوں نے ایک ایسا ذہنی کاروبار شروع کیا جو اب تک دنیا میں جاری ہے۔جب اللہ کو آپ نہیں مانتے تو پھر آپ کو تفصیل دینی پڑتی ہے۔نظریات دو ہی ہوں گے --- ایک اللہ کے ساتھ اور ایک اللہ کے خلاف --- تو لازم بات یہ ہے کہ انسانوں نے اپنے اپنے نظریات تخلیق کئے۔وہ کن معاملات میں تخلیق کئے؟ وہ سوال جو آپ کی نگاہ میں ہیں، جو میری بھی نگاہ میں ہیں، جو ہر بندہ کبھی نہ کبھی سوچتا ہے۔یہ

Marfat.com

بڑے سوال تھے اور بڑے سوال یہ تھے کہ Is there a supreme being? کیا واقعتاً کوئی عظیم ترین ہستی موجود ہے؟ کیا کوئی خدا موجود ہے؟ کوئی ہم سے بڑا۔ اگر میں اس کو Naturelly translate کروں تو دراصل انسان یہ سوال کر سکتا تھا کہ مجموعی طور پر بحیثیتِ انسان کیا مجھ سے کوئی بڑا موجود ہے؟ جب ہم آپس میں ڈسکس کرتے ہیں تو یہ تکبرات اور بڑائی کے رشتوں کو بھی لے جاتے ہیں۔ تو ہم نے آج بھی سُپر پاور کے کانسپٹ پالے ہوئے ہیں کہ یہ ہم سے بڑا ہے، وہ ہم سے بڑا ہے، یہ سُپر پاور ہے، وہ سپریم پاور ہے۔ مگر انسان بحیثیتِ مجموعی ایک وجود اور ایک جسم ہوتا تو پھر بھی اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ مجھ سے بڑا کون ہے؟ سب سے بڑا کون ہے؟ بزرگ و برتر ہستی کون ہے؟ اس کائنات میں مجھ سے بڑا کون ہے؟ What is the truth? سچائی کیا ہے؟ میں ٹھیک ہوں؟ میں سچا ہوں؟ میں حادثات کی پیداوار ہوں؟ میں اچانکیت کا ایک حادثہ ہوں؟ میں ایک Fall down ہوں؟ میں ایک ذرۂ ہیچ مقدار کی طرح تھا اچانک میں انسان کیسے بن گیا؟ اچانک مجھ میں عقل کیسے آ گئی؟ اچانک میں تسخیرِ کائنات کے حصول میں کیسے بڑھ گیا؟ سوال یہ تھا کہ What is the truth? Who am I? میری سچائی کیا ہے؟ میرے اندر کیا ہے؟ میرے باطن میں کیا ہے؟ اگر آپ غور کرو تو آپ کو یہ خیال بڑا فضول سا لگے گا کہ میری سچائی میرے مال میں ہے یا میری سچائی میری امارت میں ہے یا میری سچائی میرے حسب و نسب میں ہے۔ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ بحیثیتِ انسان اس کائنات میں میری سچائی کیا ہے؟ اور جو مجھے بنانے والا ہے اگر اس نے واقعتاً مجھے تخلیق کیا تو اس کی سچائی کیا ہے؟ یہ بڑے سوال تھے جو قریباً ہر انسان کے ذہن میں آتے تھے۔ ایک Major practical concept یہ ہے کہ How should we live? How should we live with God? ہم اس کی عائد کردہ پابندیوں میں رہیں؟ اس کے قوانین کے تحت رہیں؟ اس کے خیال میں رہیں؟ ہر بار اسی کا سوچیں؟ ہمیں رجعت رہے؟ اور پروردگارِ عالم قرآنِ حکیم کی بڑی بڑی تعریف فرماتا ہے کہ "نِعۡمَ الۡعَبۡدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ" (ص:44)

Marfat.com

کیا خدا یہ چاہتا کہ ہم زندگی کے ہر وقفۂ حیات میں لوٹتے رہیں؟ پیچھے جاتے رہیں، بار بار خدا سے پوچھتے رہیں؟ درِ دولتِ پروردگار پہ دستک دیتے رہیں' اسی کو Qoute کرتے رہیں؟ ہم کس طرح سے زندگی گزاریں اس بارے میں صبح و شام ایک بحث کرتے ہیں کیا ہم آزاد ہیں؟ کیا ہم ہر کام میں آزاد ہیں؟ بہت بڑے بڑے جو تھاٹ کرائسز پیدا ہوئے' بہت بڑے بڑے جو سکول آف تھاٹ پیدا ہوئے وہ ان دو سوالوں کے مابین تھے کہ Are we free? Are we not free? اس ضمن میں ایک آیت کے دو مختلف پس منظر بتاؤں۔ مَیں پچھلے اجلاسوں میں اگر آپ کو یاد ہو تو ہمیشہ آپ سے ایک بات کہتا رہا ہوں کہ اللہ کا ایک ریموٹ کنٹرول انسان کے اوپر ہے "مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا" (ھود :56) زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں جسے ہم نے ماتھے سے نہیں تھام رکھا۔ ایک ریموٹ کنٹرول ہے۔ ماتھے میں Forebrain ہوتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ خدا قوتِ فیصلہ پہ کنٹرول رکھتا ہے۔ بڑی مدت ہوئی میں یہ بات کہتا رہا' کچھ اس کی تردید کرتے رہے، کچھ خاموش رہے، تائید کسی نے نہیں کی۔ But off late کم از کم ایک برین ریسرچر ڈاکٹر یورپ میں پیدا ہو گیا' اس کا نام ڈاکٹر مارکس تھا۔ وہ جرمنی میں انسانی ذہن پہ تجربات کر رہے تھے۔ بڑی دیر کے بعد وہ یہ جان کر خوف زدہ ہو گیا کہ چھ سیکنڈ پیشتر Just six seconds before a man makes a decision another decision comes down from the libidium اور وہ ہمارے سارے فیصلوں کو رد کرتا ہوا Finnality میں چلا جاتا ہے۔ There is no option to reject that decision حیرانی کی بات تھی کہ ڈاکٹر نے کہا کہ ہم اسے دیکھ سکتے ہیں۔ برین کے ریجن میں ہم اس چیز کو دیکھ سکتے ہیں کہ Six seconds before making a major decision آپ کچھ فیصلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ نے مسجد میں جانا ہوتا ہے۔ آپ نے وضو کرنا ہوتا ہے' نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ چھ سیکنڈ پیشتر ایک ایسا فیصلہ اُٹھتا ہے جو آپ کو کم از کم مسجد تک نہیں جانے دیتا۔ وہ آپ کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں لے جائے گا۔

Marfat.com

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو اس کا Net result ہے' اس ڈاکٹر نے اس ریسرچ نے جو آخری ایک سوال دیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ امر خوف زدگی کی علامت ہے۔ وہ کہتا ہے ہم نے یہ جو برین کا مطالعہ کیا ہے اس سے ایک بہت بڑا خوف پیدا ہو گیا ہے اور خوف یہ ہے کہ No body has a free will کسی کے پاس بھی اپنے ارادے کی آزادی نہیں ہے۔ اتنے ٹائیٹ کنٹرول میں بستا ہوا انسان بیزار تو ہو جاتا ہے کہ آخر میرا کام کیا ہے؟ میں کس لیے آیا ہوں؟ جیسے بڑی پرانی بات ہے کہ جب میرے ذہن میں اس قسم کے سوالات اُٹھا کرتے تھے تو میں بھی اپنے آپ سے یہ Question کیا کرتا تھا کہ

سیاہ رات کی چادر سے کانچ کے ٹکڑے
نظر سے چُن تو رہا ہوں
مگر یہ سوچتا ہوں
یہ کون دیکھ رہا ہے مجھے دکھائے بغیر

Ever consciousness of a vigilant somebody you call Him God or not I am not concerned, but ever vigilant somebody who keeps. a watch on you, an eye on you. اس کے لیے کوئی دلیل بھی تو چاہیے۔ تو تمام دنیا میں یہ Questions پڑھے لکھے انسانوں کے ذہن میں بھی ہوتے ہیں اور اَن پڑھ کے ذہن میں بھی۔ چاہے اپنے انداز میں وہ انسان کتنا سادہ ہو یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میری بھی کوئی مرضی ہے؟ آپ دیکھو ٹی۔ وی پہ ہر خاتون ایکٹرس کہتی ہے میری بھی کوئی شخصیت ہے۔ اُدھر سے برخوردار کہہ رہے ہوتے ہیں میرا بھی کوئی ارادہ ہے، میرا بھی کوئی دماغ ہے، میری بھی کوئی سوچ ہے، میری کیوں نہ مانی جائے۔ تو یہ "فری وِل" اتنا بڑا فساد بن جاتا ہے کہ گھر کے گھر، معاشرے کے معاشرے اجڑ جاتے ہیں۔ It's not a very light question۔ اس

Marfat.com

Ignore نہیں کیا جا سکتا۔ انسان جب سے پیدا ہوا ہے وہ اس سوال پہ تگ و تاز کر رہا ہے۔ کوئی Absurd سا آدمی بیٹھا ہو، مجنون آدمی، جس کو آپ Cynic کہتے ہیں، بے چین و بے قرار زندگی سے بیزار، وہ آپ سے ڈائریکٹ سوال کر دے کہ کیا فائدہ اس زندگی کا؟ کیا مطلب ہے اس زندگی کا؟ کیوں ہم یہ بیزار کن زندگی گزار رہے ہیں؟ آپ سارے گن کے دیکھ لو، جتنی بھی آپ کی زندگی ہے اگر آپ خوشگوار لمحوں کی ترتیب نکالو، برے لمحوں کو ایک طرف کر دو اور اچھے لمحوں کو ایک طرف کر دو تو فیصلہ کن بات پتہ ہے کیا نظر آئے گی؟ کہ گنے چنے بہت کم آپ کو خوشی کے لمحے ملیں گے۔ برسبیلِ تذکرہ مجھے یاد آ گیا کہ ایک بیچارہ ...... (زیرلب تبسم کے ساتھ) ویسے میں خواتین کی برائی نہیں کر رہا، دیکھنا، آپ غلط سمجھو گے، بلکہ میں ان کی تعریف کر رہا ہوں ...... ایک بیچارے (شادی شدہ) صاحب کہنے لگے کہ میرا تو بہت برا حال ہے، میری تو خاتونِ خانہ کے ساتھ کبھی صلح ہی نہیں ہوتی۔ میں بہت تنگ ہوں، ہر روز لڑائی، ہر صبح لڑائی، ہر شام لڑائی۔ پروفیسر صاحب اس کا حل کیا ہے؟ میں نے کہا بات سنو کبھی کوئی اچھا وقت بھی گزرا تھا؟ کوئی وقت اچھا گزرا تھا بیگم کے ساتھ؟ بڑا سوچ سوچ کے بولے Intially ایک مہینہ ٹھیک گزرا تھا۔ میں نے کہا نالائق اتنا ٹائم .....! اسی پہ غور کر کے صبر کر لیا کرو۔ حال یہ ہے کہ ہماری اپنی زندگی میں ہمارا شعور یہ کہتا ہے When we go back and try to check the pattern of our life. تو پرابلم یہ ہوتا ہے کہ ہمیں بہت کم اچھے لمحات غور و فکر کے نظر آتے ہیں۔ پھر آدمی سوچتا ہے کہ یار میں نے ان دو چار لمحات کے لیے ستر برس گزار دیے۔ کچھ لوگ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ وہ ڈیپرس ہو جاتے ہیں، وہ Psychotic ہو جاتے ہیں۔ وہ لائف کے خلاف بہت بڑی آرگومنٹ پالتے ہیں There is no use to live. پھر وہ بدقسمت اس قیمتی ترین اثاثہء حیات کو خود بخود اپنے ہاتھوں سے لٹا کے رخصت ہو جاتے ہیں۔ جب اجتماعی شعور ختم ہو جائے تو انفرادی شعور سوال کرتا ہے میں کون ہوں؟ جب آپ اپنی تنہائی میں، کسی بے کراں صحرا میں، ایک راہ گم کردہ مسافر کھڑا ہو اور اس کو اپنا وجود اس ذرّے سے بھی حقیر نظر آ رہا ہو جو اس صحرا میں موجود ہے،

Marfat.com

کم ازکم ایک ذرّہ صحرا دوسرے ذرّوں کا آشنا تو ہوتا ہے' اور وہ انسان جو اس بے کراں وسعتِ صحرا میں اکیلا کھڑا ہوتا ہے' اس کے پاس تو کوئی نہیں ہوتا And a very natural question comes up, Who am i? میں کون ہوں؟ میری تنہائیوں کا مداوا کیا ہے؟ اس بھری پُری دنیا میں میرا کون ساتھ دے گا؟ کوئی میرا بھی دوست ہے؟ بینک کے بارے میں تو بچہ بھی کہہ دیتا ہے میرا بھی یہ بینک ہے، مگر انسانوں کے بارے میں یہ کہنا کسی انسان کے لیے بڑا مشکل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہماری جب کسی کے ساتھ Dependablitiy establish ہوتی ہے، جب کسی کے ساتھ کوئی گہرا تعلق Establish ہوتا ہے تو دنیا کی ہر مخالفت کے باوجود ہم اس تعلق کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

ایک اور بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ بڑا مایوس کن سا سوال ہے Is death end of everything? بس ہم مر گئے، ہم نے مر جانا ہے۔ جو پیدا ہوا اس نے مر جانا ہے۔ اس میں Exception ہی کوئی نہیں دیکھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ نے اٹھا لیا، مگر ساتھ لکھ دیا کہ دوبارہ بھیج کے ماروں گا۔ یہ تو نہیں کہا کہ ماروں گا، مگر مطلب تو صاف ہے کہ زمین پر آئیں گے اور یہ بھی اسی طرح رخصت ہوں گے۔ موت ایک ایسے End کی طرح ہے جس کو آپ جتنا مرضی ٹال لو (اس سے مفر ممکن نہیں)، قرآن حکیم میں اللہ میاں اہلِ یہود کو طعنہ دیتے ہیں۔ سنو، انہوں نے لکھوالیا کاغذ مجھ سے کہ یہ میری محبوب قوم ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کوئی کاغذ لکھوالیا ہے؟ اگر یہ ایک ہزار سال زندہ رہیں گے تو کیا مریں گے نہیں؟ یعنی Finality, the ultimate finality, the only truth about life is death اگر آپ یقین کرو تو آپ کو نظر آئے گا کہ زندگی کی واحد، متفق علیہ، مسلسل، متواتر سچائی ہے کہ ہم نے مر جانا ہے۔ یہ تو بہت بڑا حادثہ ہے بیکار سی لگتی ہے زندگی۔ محنت کر کر کے، Palaces بنا کے، فیکٹریاں لگا کے، اتنی wasteful thinking ہے کہ ہم نے مر جانا ہے That's all the end? یہ Question ہے۔ ایک اور سوال بھی ہے، مجھے تو ہر کوئی کہتا ہے، پتہ نہیں آپ بھی

Marfat.com

اپنے بارے میں سوچتے ہیں، کہ میرے ہی ساتھ ساری برائیاں کیوں ہوتی ہیں؟ آپ نے کبھی سوچا ہے یا نہیں، میرے پاس جو بھی آتا ہے وہ کم از کم یہ Question ضرور کرتا ہے۔ پروفیسر صاحب! میرے ہی ساتھ ساری غلطیاں کیوں ہوتی ہیں؟ میں سب کے ساتھ اچھا ہوں، سارے میرے ہی ساتھ کیوں بُرے ہیں؟۔ ?Why یہ سوال تو بہت بڑا ہے Why does everything bad happens to me? میرے ہی ساتھ، میں جو اتنا محترم، اتنا شریف، اتنا معزز، اتنا پڑھا لکھا، اتنا دانشور، اتنا شریف آدمی ہوں، میرے ہی ساتھ سب کچھ۔ یہ وہ ایک حقیقت اور طنز ہے جو ہر ذہن میں پیدا ہوتا ہے Everybody has the reception خواتین و حضرات! People are looking for one thing! ایک ایسا نظریہ جس سے ہمارے جملہ دنیاوی اور کائناتی سوالوں کا جواب ملتا ہے۔ مجھے پتہ لگ جائے، مجھے ایک حل چاہیے۔ ایک حل جسے انگریز بھی ڈھونڈتا ہے اور نان انگریز بھی ڈھونڈتا ہے، مسلمان بھی ڈھونڈتا ہے، Non-Muslim بھی ڈھونڈتا ہے، جسے سارے کے سارے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ایک حل ڈھونڈ رہے ہیں، اسے ہم سائنس کی زبان میں ''.T.O.E'' کہتے ہیں، یہ انگوٹھے والا نہیں، TOE مخفف ہے Theory of everything ہم سارے کے سارے ڈھونڈتے ہیں Theory of everything کوئی سراغ ملے، کوئی بندہ ملے، کوئی ایسی دلیلِ غالب ملے کہ جس سے ہم یہ کہہ سکیں کہ ہم جملہ سوالوں کا حل دے سکیں۔ میں نے ابھی جو Question کیا صرف یہ سوال نہیں ہے بلکہ آپ جو سوال مجھ سے کرو میں اس کا جواب Theory of everything کی مدد سے دے سکوں۔ ایک ایسی کلید میرے پاس ہونی چاہیے کہ دماغ کے سارے بند خزانوں کے دروازے میں کھول سکوں۔ ایک ایسا حل جو پورے کائناتی مسائل پر حاوی ہو۔ اور اگر سائنس کی طرح، ہر End پہ جا کے ایک بند گلی تعمیر ہو جائے I don't know, We don't know, No-body knows یہ کیا فضول بات ہے۔ انسان کیسے پیدا ہو گیا؟ I don't know۔ "Missing links" کیا ہیں؟ I

Marfat.com

اگر مسلسل ہم نے ہر ذہنی جدوجہد کے بعد یہی سوال کرنا ہے کہ ہم کیسے آئے، don't know کیوں آئے، کس نے بنایا، خود بخود بن گئے، حادثہ کیا تھا، بِگ بینگ کیا تھا۔اس کے پہلے کیا تھا۔ جو حد بھی ہم اپنے تجسس کی ڈھونڈتے ہیں، اس پہ ایک مارک لگا ہوتا ہے ,I don't know Scientist does not know, No-body knows پھر ہمیں ایک تھیوری چاہیے ناں کہ جس سے ہم حل کرسکیں کہ میں جانتا ہوں ایسا کیوں ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ میں زمین پہ کیوں پیدا ہوا، میں جانتا ہوں کہ میرے اردگرد یہ کائناتِ بسیط کیوں پیدا کی گئی، میں جانتا ہوں کہ حرکت کے اصول کیوں وضع ہوئے۔ میں جانتا ہوں کہ کششِ ثقل کا وجود کیوں آیا۔ میں جانتا ہوں کہ سورج اس مقام پہ کیوں کھڑا ہے، مگر یہ Other theory ہے۔ یہ دوسری قسم کی تھیوری ہے۔ دونوں طرف فلسفوں نے انتہا کردی کہ جب انسان نے خدا کو نہیں مانا تو اس نے اپنے اپنے تصورات کے مطابق اپنے اپنے حل پیش کیے۔

ایک حل نہ پیش ہوسکا، یعنی سارے کے سارے، اول و آخر، تمام فلسفی، تمام سائنسدان مل کر بھی ایک مجموعی حل نہ دے سکے کہ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے۔ میں آپ کو چھوٹا سا جائزہ دوں گا کہ اول و آخر سب سے پہلے جو آپ کے فلسفی تھے وہ کیا کرتے تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ پورے کے پورے دانشمندی کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، خدا کے بغیر، کائناتی اور دنیاوی اور ذاتی مسائل حل کرنے کے لیے، چند فلسفے وجود میں آئے۔ ان میں سے طریقہ کار چار ہیں۔ ایک کو کہتے ہیں Metaphysics مابعد الطبیعیات۔ مابعد الطبیعیات اشیاء کی حقیقت میں غور کرتی ہے۔ Ontology ایک شاخ ہے غور و فکر کی جس میں اشیاء کے وجود پہ غور و فکر کرتے ہیں، کسی بھی شے کے وجود پہ غور و فکر کرتے ہیں، Nature of things پہ غور کرتے ہیں۔ پھر Logic جس کو آپ منطق سمجھتے ہو کہ 4 = 2 + 2 جس کے تحت اصول، premises بنا کے ہم کسی حقیقت پہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آخر میں چار main departments ہیں جن کے تحت یہ غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کو Epistemology کہتے

Marfat.com

ہیں۔اس میں investigation ہیں، علم کیا ہے؟ اخلاق کیا ہے؟ Morality کیا ہے؟ اس کی تحقیق کے لیے جو مضمون ہے اس کو جنرلی Epistemology کہتے ہیں۔آپ کو یاد رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ جب بات آگے بڑھے گی، خود بخود آپکو سمجھ آتی جائے گی۔ And I am very happy کہ ماشاءاللہ تعالیٰ شروع میں جب میں بات کرتا تھا تو لوگ کہتے تھے یہ فضول قسم کا انسان ہے جو خوابیدہ لوگوں کو باتیں سناتا ہے، یعنی Mostly people are sleeping یہ باتیں کر کے نکل جاتا ہے لوگ سوئے رہتے ہیں۔الحمدللہ میں آپ کو یہ بات سنائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں نے اپنی زندگی کا سب سے مشکل جو لیکچر دیا وہ متشابہات پہ تھا۔متشابہات ایک ایسا موضوع تھا کہ پچھلے پندرہ سو برس سے اسے کسی نے ٹچ نہیں کیا تھا۔جملہ چھوٹے چھوٹے کلمات اس کے بارے میں کہے گئے۔جس دن میں نے آپ کو زحمت دی متشابہات پہ لیکچر سننے کی۔I thought ابھی میں عقلمند نہیں تھا اس وقت جب میں نے سوچا، میں نے کہا کسی کو سمجھ تو آنی کوئی نہیں ہے، چلو بہر حال میں تو اپنا فرض ادا کروں۔جب لیکچر ختم ہوا، میں جا رہا تھا To my shocking amusement ایک خاتون نے میرا رستہ روکا۔انہوں نے کہا آپ نے متشابہات کے لیکچر میں ایڈوانس یہ بات کہی ہے، میرا تو خیال یہ اس طرح نہیں ہے۔خاتون کا اعتراض سن کر میرے تو پسینے نکل گئے، اس خاتون کو لیکچر سمجھ آ گیا تو اور کسی کو کیا چاہیے۔تو میں یقیناً فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے، آپ کے معیاراتِ فہم، میرے اپنے نزدیک ماشاءاللہ، بہت سارے لوگوں سے بہتر ہیں اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں سے بھی بہتر ہیں۔اس کے لیے میری اپنی بات کو سمجھ لیں کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

چند سکول تھے فلسفے کے جن میں سے ایک کو Skeptics کہتے ہیں، اس کو اردو میں تشکیک کہتے ہیں۔اگر میں کسی کو کہوں کہ You are skeptical about everything اس کا مطلب ہے یار تم تو ہر چیز پہ شک کرتے ہو۔مگر یہ شک وہ نہیں ہے جو ذاتی ہوتا ہے، یہ وہ شک نہیں ہے جو دوست، دوست کی وفاداری پہ کرتا ہے، یا کوئی میاں بیوی پر یا بیوی

Marfat.com

میاں کے تعلقات پہ کرتی ہے۔ یہ وہ شک نہیں ہے، وہ بڑا Painful شک ہوتا ہے۔ یہ شک اشیاء کی ماہیت پہ ہوتا ہے۔ سب سے بڑے شک کی روایت یہ ہے کہ ہم اپنے آپ پہ شک کرتے ہیں، کیا ہم میں اہلیت ہے کہ ہم پیچیدہ مسائل سمجھ سکیں؟ سب سے بڑا جو Skepticism ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پہلے میں شک کرتا ہوں کہ کیا میں اس قابل ہوں کہ ماہیتِ تخلیق سمجھ سکوں؟ پھر میں یہ شک کرتا ہوں کہ کیا میرے پاس ایسے اعتبارات موجود ہیں جس سے میں کائنات سمجھ سکوں؟ یعنی تشکیک یہ ہے کہ شبہے سے اپنی اہلیت کو بھی دیکھنا اور اشیاء کی ماہیت کو بھی شبہے سے دیکھنا، یعنی کبھی بھی Certain نہ ہونا کہ میں نے جو حل نکالا ہے، جس مفروضے پہ میں سوچ رہا ہوں، یہ آخری حل ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ صرف ہمارے ملک میں، ہمارے علماءِ دین واحد لوگ ہیں جو Skeptics نہیں ہیں۔ اگر آپ پوچھو کیسے؟ تو وہ کبھی شک چھوڑتے ہی نہیں ہیں، جو ان کو پتہ ہے اس کے سوا کسی کو نہیں پتہ۔ وہ کبھی شک نہیں ہونے دیتے۔ وہ اپنے شاگردوں کو یہ کہتے ہیں، جو میں دے دوں آخری ہے، وہی حل ہے، وہ تباہی ہے یا جو کچھ بھی ہے۔ وہ skeptics نہیں ہیں۔ 'They are people of dead faith' ۔ فرم (Firm) نہیں 'Dead Faith' اس سے آگے ایک قدم آپ نہیں جا سکتے۔

دوسرا اسکول Empiricists کا ہے۔ یہ سکول جو ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ باطن کی نظر سے کوئی چیز دیکھی نہیں جا سکتی۔ بہت سارے لوگ آپ کو کہیں گے، یار تُو تو فرضی مفروضوں کی دنیا میں رہتا ہے، تُو تو imaginative ہے یار، تُو تو چھوڑ پرے، تیرا تو دماغ پتہ نہیں کہاں مصروفِ کار رہتا ہے۔ اس تناظر میں اصل چیز حقائق پرستی ہے یعنی External judgments ویسے کسی حد تک وہ سچ بھی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی بیماری ہے...... میں ذرا چھوٹا سا Empiricist rule آپ کو دیتا ہوں...... اگر آپ شک میں ہیں، کل پرسوں ایک صاحب کہہ رہے تھے، اسکو چھوٹی سی تکلیف ہوئی، انہوں نے کہا پروفیسر صاحب، یہ کینسر تو نہیں ہے؟ تو میں نے کہا، یار اتنی فضول سی بیماری کینسر کیسے ہو سکتی ہے؟ وہ دو چار دنوں کے بعد پھر آ گیا، یہ کینسر تو نہیں ہے؟ تو میں

۱۱۸۹۳۲

Marfat.com

نے کہا، یار اس کا حل یہ ہے کہ تُو ڈاکٹر کے پاس چلا جا، سارے ٹیسٹ کروا لے، انکوائریاں کروا لے، اس کے بعد تُو میرے پاس آ کے بتا۔ وہ کروا آیا۔ ٹیسٹ کروانے کے بعد اس نے کہا! پروفیسر صاحب کینسر تو نہیں نکلا، مگر آپ بتائیں ناں کینسر ہے کہ نہیں ہے؟ Now on this issue ایک Empiricist جو ہے وہ حقائق سے آگے تصوریت میں نہیں جاتا۔ پتہ ہے آپ کو ہمارے اپنے معاشرے میں بڑے عجیب وغریب لوگ پیدا ہو گئے ہیں' بڑے افسانہ طراز پیدا ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے جیسے لوگوں کو یہ تو نہیں کہتے کہ Empiricist نہیں ہیں۔ اب پتہ ہے ہمارے جیسے لوگوں کو کیا کہتے ہیں: کہ آپ زمینی حقائق نہیں سمجھتے۔ مجھے آج تک ایک بھی زمینی حقیقت نہیں نظر آئی۔ زمینی حقائق تو ہیں ہی کوئی نہیں۔ بھئی زمین کے اندر تو کوئی حقیقت نہیں۔ میں ایک Mathematician کا آپ کو قول سناتا ہوں' بڑے مزے کا قول ہے۔ وہ بیچارہ سوچتے سوچتے غرق ہو گیا' محنت میں عذاب میں۔ ایک دن کہنے لگا مجھے ایک بات نہیں سمجھ آئی کہ کیا ''فطرت کے اندر فارمولے موجود ہیں جو ہم ڈسکور کرتے ہیں یا جو میں سوچتا ہوں وہ فارمولا بن جاتا ہے''۔ سوال بڑا پیچیدہ ہے آپ بھی کبھی غور کر کے بتایئے گا۔ یہ 2+2 فطرت کے اندر پہلے سے موجود تھا اور میں محنت کر کے اس تک پہنچ گیا' یا میرے اندر ہی موجود تھا کہ 2+2=4 اور پھر میں آگے بڑھا تو آگے نظر آ گیا۔ Now again یہ سرابِ تخیل ہے۔ یہ بڑا عجیب سا ایک سراب ہے کہ کائنات کی جس چیز پر ہم تحقیق کر رہے ہوتے ہیں، جس چیز کے بارے میں ہم غور وفکر کر رہے ہوتے ہیں، As such ہماری imaginative achievement سے حقائق ترتیب پاتے نظر آتے ہیں' یعنی کائنات اتنی وسیع ہے، اتنی عجیب وغریب ہے کہ اب ایک نینوٹیکنالوجسٹ کہہ رہا ہے (جو بانی ہے، Founder ہے اس کا) وہ کہہ رہا ہے کہ اب انسان نے ایسے اچھے اور Finest instruments دریافت کر لیے ہیں کہ ہم کوئی بھی چیز سوچیں، اسے بنا سکتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے، Michio Kaku (یہ پاکستانی نام نہیں ہے، جاپانی ہے) صاحب فرما رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ اگر ہمارے

Marfat.com

پاس Replicator آ جائے تو ہم اپنے ہاتھ کے برگر کو بچہ بنا سکتے ہیں۔اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ They are moving towards a side کہ بھائی بات یہ ہے کہ اگر ہم Replicators تک پہنچ گئے تو ہم انسان نہیں رہیں گے۔ہم gods ہو جائیں گے۔ہم خدا ہو جائیں گے، ہم تصرفِ کائنات رکھیں گے۔ہم جو چاہیں گے جو Shape چاہیں گے وہ بنالیں گے' Transformer بن جائیں گے۔Actually فلم والے آگے آگے چلتے ہیں انہوں نے ٹرانسفارمر بنالیے ہیں، اب ہم نے بنانے ہیں۔جیسے قرآن حکیم کہتا ہے'...... شاید اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت پہلے ٹرانسفارمر بنالیے ہیں۔تبھی تختِ سباء، نینو میں الٹا ہوگا ناں' اور برق رفتاری سے چلتا ہوا ایک سیکنڈ کے اٹھارویں ہزار حصے میں وہ حضرت سلیمانؑ کے دربار میں پہنچ گیا ہوگا۔یہ کچھ ہوگا، پہلے بھی کچھ Replicators ہوں گے۔ Even the scientist say that there are natural replicators in the universe۔ہمیں نظر آتے ہیں، کائناتی تخلیق کا پیٹرن ایسا ہے کہ اس میں Replicators موجود ہیں اور جو چیز چاہیں، ہم بھی بنالیں گے کل یا پرسوں میں۔اس سکول آف تھاٹ میں یہ وسعتیں موجود ہیں۔

Skeptics کے بعد آگے Rationalist آتے ہیں۔یہ بڑے دانا لوگ ہوتے ہیں۔آپ کسی Rationalist سے ماتھا نہیں لگا سکتے۔کیونکہ وہ بار بار آپ کو رجعت پسند کا طعنہ دیں گے۔جو Rationalist ہیں، وہ بڑے عقلمند مانے جاتے ہیں۔ایک Rationalist ہر چیز کو عقل سے، Reason سے ڈھونڈے گا۔ایسے بندے سے بات چیت ممکن ہی نہیں ہوتی۔یا آپ کہو" قَالُوْا سَلَامًا "یا وہ آپ کو کہے گا" قَالُوْا سَلَامًا "۔یا تو وہ آپ کو کہے گا کہ اے جاہلِ مطلق میرا رستہ چھوڑ۔یا آپ کہیں گے کہ اے مجنون اور غبی، میرا رستہ چھوڑ۔یہ جو Rationalist ہے، وہ ہر چیز پہ ایک Reasonable opinion دیتا ہے، High reason سے دیتا ہے۔بدقسمتی کیا ہے خواتین و حضرات؟ کہ کہیں کہیں Reason ہی غلط ہو جاتی ہے، ٹوٹل۔آپ کو پتہ ہے کہ کسی نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا زمین پہ سب

Marfat.com

سے بڑا عقلمند کون ہے؟ حضرت موسیٰؑ صاحبِ وحی تھے، صاحبِ کتاب تھے، اللہ کے بڑے معزز بندے تھے۔ خدا کی اس توجہ پہ نازاں تھے، بڑا رتبہ بڑا مقام تھا' کہنے لگے ''میں''......!!! اللہ میاں اس قسم کی تو بات برداشت ہی نہیں کرتا۔ فوراً جنابِ خضرؑ کو بھیج دیا اور کہا، اے موسیٰؑ یہ بات نہ کر .... ویسے ہمارے رسول ﷺ بڑے مسکین، بڑے شریف الطبع تھے۔ ہمارے رسول ﷺ میں ایک صفت ایسی ہے جو میں نے کبھی دنیا کے کسی انسان میں نہیں دیکھی۔ ایک لاکھ تئیس ہزار حدیث پھرول لو، اپنی تعریف میں ایک بھی حدیث نہیں۔ بندہ پریشان بھی ہو جاتا ہے کہ صاحب ساری دنیا آپ ﷺ کی تعریف فرما رہی تھی، کوئی بھولے چُوکے اپنی آپ ہی کر لیتے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ لوگ جنت میں کیسے جائیں گے؟ فرمایا، اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ فرمایا، یارسول اللہ ﷺ اور آپ؟ کہا، میں بھی اللہ کی رحمت سے جاؤں گا۔ یہ وہ صاحب فرما رہے ہیں کہ جن کو اللہ نے رحمت للعالمین کہا۔ جن کے سایۂ رحمت سے بھی لوگ جنت میں چلے جائیں گے۔ وہ فرما رہے ہیں کہ میں بھی اللہ کی رحمت سے جنت میں جاؤں گا۔ اتنا مکمل انسان میں نے نہیں دیکھا، جس نے خدا کی تعریف میں اپنے وجود کو، اپنی ذات کو ایک ذرّہ برابر بھی کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔ اب جو میں Rationalist کی بات کر رہا تھا، ذرا غور کیجیے دلیل کہاں آ کے ختم ہوتی ہے کہ بقول Ground facts کے، Reasons of the earth کے، جو خضرؑ نے کیا' غلط کیا۔ خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ Reason یہ کہہ رہی تھی اس کشتی میں اس شخص نے آپ کو سوار کر کے دوسرے کنارے پہ پہنچایا۔ اس نے تو بڑی ہمدردی کی۔ Reason یہ کہہ رہی تھی کہ جی آپ نے اسے معاوضہ بھی نہیں دیا، اس لیے اس نے احسان بھی کیا۔ Reason یہ کہہ رہی تھی کہ یہ کشتی اس غریب آدمی کا واحد ذریعۂ حیات ہے۔ Reason یہ کہہ رہی تھی جو یہ ناقص کام خضرؑ نے کیا ہے، اس میں سوراخ کر دیا ہے، تو بہت بڑی زیادتی کی۔ یہ تو فسق ہے، ظلم ہے۔ جنابِ خضرؑ نے کہا، اے Rationalist ذرا ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے اگر ہم وہاں عقل کو اور آپ کے معمولاتِ حاضرہ کو سامنے رکھیں اور

Marfat.com

Reason کے اس پیٹرن کو سامنے رکھیں جو آپ کو نظر آتا ہے تو موسیٰؑ سچے تھے، بالکل سچے تھے۔ وہ اللہ کے رسول تھے، انہوں نے زندگی کی ایک Reason دیکھی ہوئی تھی۔ اس کے مطابق خضرؑ نے زیادتی کی تھی اور زیادتی یہ کی تھی کہ ایک مجبور کی کشتی میں سوراخ کر دیا۔ اب ذرا دوسری بات سنیے، خضرؑ کیا کہتے ہیں؟ خضرؑ کہتے ہیں کہ بھئی یہ نالج کی صرف ایک ڈائی مینشن ہے جس سے تم آگاہ ہو۔ اے میرے پیارے Rationalist پیغمبر، اے اللہ کے عظیم بندے، یہ صرف Reason کی ایک قسم ہے۔ اصل Reason کی قسم یہ ہے کہ بادشاہِ وقت نے دریا پار کرنا ہے اس کے لشکر کو کشتیاں چاہییں اور اس نے کشتیوں کو غصب کرنے کا حکم دے رکھا ہے۔ یہ غریب آدمی ہے، اگر اس کی کشتی غصب ہو گئی تو یہ بھوکوں مرے گا، مہینوں۔ اس لیے ہم نے چھوٹا سا سوراخ کر دیا تا کہ لوگ آئیں، اس کی کشتی کو ناقص سمجھیں اور یہ کشتی چھوڑ جائیں، یہ اپنا رزق Regularly کمائے۔ اب جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ یار اتنی اچھی بات تھی۔ خضر نے اس پہ اتنا بڑا احسان کیا۔ چھوٹا سا Patch لگا کر اسے اپنے رزق سے محروم نہیں ہونے دیا۔ تو سب سے بڑا پرابلم Rationalist کے ساتھ یہ ہے کہ وہ مروّجہ حقائق سے، صرف مروّجہ Reason سے فیصلہ دیتا ہے We don't blame him but somehow he is not ready to accept anything which has gone past۔ جیسے فرض کرو کوئی صاحب کہیں گے کہ کوئی بھی نہیں پتھر پڑے، وہ تو بیماری تھی، کوئی عذر تھا، وہ جو لشکر ابابیلوں کا تھا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بھئی آپ کو کیا پرابلم ہے کہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو کہتے ہیں Reasonable نہیں ہے It is not rational۔ تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مذہب میں بھی بڑے بڑے Rationalist پیدا ہوئے۔ پرویز صاحب پیدا ہوئے، وہ بھی Rationalist تھے۔ غامدی صاحب آئے وہ بھی Rationalist ہیں، اس کے بعد جناب ذاکر نائیک آئے وہ بھی Rationalist ہیں، اور They were trying to prove their own logic۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب پر سائنس کوئی احسان نہیں

Marfat.com

کرتی، Religion سائنس پہ احسان کرتا ہے۔ مگر جب آپ Religion سمجھنے والے نہیں ہوں گے تو پھر سائنسی فکر آپ پر تقدم حاصل کر لے گی، آپ پر برتری حاصل کر لے گی۔ سوچا ہے تو یہ تھا کہ لوگ خدا پہ یقین رکھتے کہ ''اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ''(سورة الحج:18) بھئی تمہارا رب جو چاہے کر سکتا ہے۔ فرض کیجیے یہ اصولاً واقع پیش آیا ہوتا، میں دنیاوی طور پہ اس کو کہہ رہا ہوں۔ آئیں ہوتیں مرغابیاں، Skylocks آئے ہوتے، ابابیلیں آئیں ہوتیں، پنجوں سے پتھر پھینکے ہوتے تو آپ کا Question یہ نہیں بنتا کہ عقل اسے جائز نہیں سمجھتی۔ آپ کا Question یہ بنتا ہے کہ کیا خدا کر سکتا ہے یہ؟ میں آپ سے سوال کروں کہ آپ جس خدا کو مانتے ہو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟ کیا ابابیلوں سے پتھر پھینک سکتا ہے؟ ایک دفعہ جناب احمدی صاحب آ گئے، بڑے لائق تھے بڑے فائق بھی تھے۔ انہوں نے مجھے کہا پروفیسر صاحب آپ Rationalist ہو کے بھی سمجھتے ہو کہ اللہ کے رسولؐ آسمانوں پہ گئے تھے؟ معراج پہ گئے تھے؟ میں نے کہا بھائی میں بھی سوال پوچھوں' میں نے بھیجے تھے؟ کہنے لگا، جی نہیں۔ میں نے کہا تو کیا پریذیڈنٹ آف پاکستان نے بھیجے تھے؟ کہنے لگا، جی نہیں۔ تو میں نے کہا، یار بات سنو، بھیجے کس نے تھے؟ یہ بتاؤ۔ کہنے لگا، جی اللہ نے۔ میں نے کہا جس ذات کو تم Omnipresent, Omniscient, Omnipotent کہتے ہو، مجھے یہ بتاؤ وہ بھیج سکتا ہے کہ نہیں۔ وہ کہنے لگا، نہیں جی نہیں، آپ کو ریشنل ہونا پڑتا ہے۔ میں نے کہا میں ریشنل تو ہوں، میں جس کو آل پاورفل مانتا ہوں، جس کے قبضے میں تمام جہانوں کی قوتیں مانتا ہوں، وہ ایک بندے کو آسمانوں تک نہ لے جائے تو خدا کاہے کا ہو گا بھئی؟ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ حقائق کی وجہ سے جو Rationalistic attitude نکلتا ہے اس میں کوئی وسعت، کوئی Depth کوئی گہرائی اور کوئی گیرائی نہیں ہوتی۔ بہر حال جنونی صفات کے idealist ہوتے ہیں، تصور پرست ہیں، خواب دیکھتے ہیں، فلمی گانے گائے اور عقل کی باتیں سوچیں۔ یہ ذرا تھوڑے رومانٹک ہوتے ہیں۔ ایک لحاظ سے وہ بڑا پختہ خیال رکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یار باہر کچھ نہیں ہے، سب بکواس ہے، کوئی پتھر نہیں ہے،

Marfat.com

مارنے والا بھی کوئی نہیں۔ نہ کوئی زمین ہے نہ آسمان ہے، جو کچھ ہے انسان کا ذہن ہے۔اس Angle سے سوچ لو تو سب حقیقت ہے، یہ ذہن نہیں ہے تو آپ کسی چیز کو نہ جانتے ہو نہ مانتے ہو۔یہ خواب و خیال کے لوگ ہیں، آئیڈیلزم پہ یقین رکھتے ہیں۔ان کی کائنات میں idealistic approach ہوتی ہے۔

خواتین وحضرات! پھر Utilitarians ہیں۔ Utilitarians بڑے مقصدی سے لوگ ہیں۔یہ بنیے ہیں، یہ فلسفے کے بنیے ہیں۔کہتے ہیں کچھ ملتا ہے تو ٹھیک ہے، کچھ نہیں ملتا تو بکواس ہے فلسفہ۔Utilitarians کا مقصد ہے Good and bad، شر اور خیر میں، خیر کا حصول چاہیے، کھانا پینا چاہیے، بھوک ننگ نہیں چاہیے۔ایک دفعہ ایک مجذوب درویش میرے پاس سے گزرا، وہ خاصا نعرے مارنے والا درویش تھا۔وہ کہنے لگا پروفیسر صاحب میں حاضر ہوا ہوں۔میں نے کہا، خیر سے حاضر ہوئے ہیں۔کہنے لگا ''جی سکی فقیری نہیں چلتی، کجھ کھان نوں دیو گے تے فیر فقیر آکھساں'' (جناب خالی فقیری نہیں چلے گی، کھانے کو کچھ دیں تو فقیر مانوں گا)۔جب فقیر اتنا دانا ہو جائے تو پھر ٹھیک ہے ناں، باقی لوگ بھی تو سمجھدار ہو سکتے ہیں۔البتہ ایک خاص قسم کے فلسفے کی شاخ ہے جس کو ہم لوجیکل پازیٹیوسٹ کہتے ہیں۔یہ بڑے ڈاڈھے لوگ ہیں، بڑے سخت۔ان کا خیال یہ ہے کہ جس چیز کا ڈیٹا نہیں وہ non-sense ہے۔اللہ کا ڈیٹا کوئی نہیں ہے So He is non-sense وہ نفرت سے نہیں کہتے۔وہ سمجھتے ہیں نان سینس اس لیے ہے کہ That which does not have a data is non-sense
یہ Ideas کو اور اس کے کانسیپٹ کو ہر حال میں کلیئر کرنا چاہتے ہیں۔یہ کسی ایسے خیال کو نہیں مانتے جو معیارِ صداقت تک نہیں آتا' معیارِ حقیقت تک نہیں آتا۔مذہب پہ یہ لوگ سخت ہیں۔کیونکہ مذہب کا دارومدار اللہ پہ ہے۔اللہ کا ڈیٹا کوئی نہیں ہے، اللہ کسی جگہ ٹیسٹ بھی نہیں ہو سکتا۔کوئی ایسی لیبارٹریز بھی نہیں ہیں جو خدا کے وجود کو محسوس کر کے آپ کو بتائیں یہاں اللہ ہے یہاں اللہ نہیں ہے۔ویسے ہمارے ہاں اب بہت سارے سکول ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ جو درود سلام پڑھتے

Marfat.com

ہوئے فوراً چیک کر لیتے ہیں کہ حضورﷺ ہیں کہ نہیں ہیں۔ ایسے بہت سارے سکول پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ ابھی انہی دنوں کی بات ہے ورنہ پہلے لوگ، ماشاءاللہ بریلوی بھی لوگ اتنے احمق نہیں ہوتے تھے۔ اب بڑے بڑے استادوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ تو یہ لوجیکل پازیٹوسٹ ڈیٹا پہ چلتے ہیں۔

سب سے آخر میں مَیں اب آخری سکول آف تھاٹ کی بات کر رہا ہوں۔ یہ بڑے مزے کے لوگ ہیں' ان کو شاید آپ میں سے بہت سارے لوگ جانتے ہوں گے، ہم ان کو Existentialist کہتے ہیں۔ یہ فلسفہء وجودیت کے ایکسپرٹ ہیں۔ آپ کو بتاؤں فلسفہء وجودیت simple lines میں کیا ہے؟ پرانے زمانے میں ایک بحث چلتی تھی کہ روح وجود پہ مقدم ہے'۔ وجود کوئی شے نہیں ہے جیسے Idealist کہہ رہا تھا کہ روح وجود پر تقدیم حاصل کرتی ہے۔ جب جنگیں ہوئیں، لوگوں نے کہا روح تو کوئی چیز نہیں ہے۔ پیٹ سب کچھ ہے۔ لوگ بھوکے مرنے لگے۔ لوگوں نے اپنی ساری چیزیں بیچیں، عزت و احترام بیچا' روٹی کے پیچھے۔ لوگوں نے کہا This is a wrong philosophy۔ روح نہیں، وجود مقدم ہے۔ Existence precedes essence اس کا مختصر سا قول ہے۔ پہلے لوگ کہتے تھے کہ Essence precedes existence۔ یہ لوگ وجودیت والے کہتے ہیں No، وجود سب سے زیادہ معتبر اکائی ہے، اس کے بغیر آدمی کچھ سوچ نہیں سکتا، کچھ نہیں کر سکتا، اس کا Rule یہ ہے کہ Existence precedes essence اب ان بیچاروں کا کام یہ ہے کہ اللہ کو نہیں مانتے۔ بنیادی طور پر یہ فلاسفی کا Secular outcome ہے۔ ہمارے پنجابی میں بھی بڑا بڑا Existentialist موجود ہے۔ وہ کیا محاورہ ہے آپ کا .... ''ٹڈھ نہ پیاں روٹیاں تے ساریاں گلاں کھوٹیاں''۔ (پیٹ میں روٹی نہ ہو تو سب حقائق جھوٹ ہیں)۔ یہ Existentialist کا محاورہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: مجھے ایک شعر یاد آ گیا:

Marfat.com

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے
یہ مہروماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے
اس نے کہا کہ بابا خدا خیر تجھ کو دے
مجھ کو تو آسماں پہ نظر آتی ہیں روٹیاں

پروفیسر احمد رفیق اختر! میں جلدی سے آپ کو ایک View دوں گا' مختصر الفاظ میں' ایک ایک sentence میں۔ جو بہت بڑے بڑے لوگ ہیں دنیا میں اول وآخر، انہوں نے ہمارے بارے میں کیا کہا؟ کائنات کے بارے میں کیا کہا؟ کچھ لوگ اتنے اچھے تھے کہ ان کی باتیں نبوت کے قریب جاتی ہیں۔ یہ جو آئیڈیاز کا Clash ہے، یہ یہاں آپ کو بڑی وضاحت سے نظر آئے گا کہ ہر شخص نے ایک آئیڈیا دے کے کائنات کی توجیہہ پیش کی' اس کو Explain کرنا چاہا۔ تو میں نے اس میں بڑے بڑے اچھے نام چنے ہیں۔ آپ کو زیادہ بور نہیں کروں گا مگر یہ آپ کو سننا پڑے گا تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ جب سے انسان نے سوچنا شروع کیا ہے اسے کیسے کیسے تصورات سے واسطہ پڑا۔ فرسٹ آف آل میں Anixmander کا تذکرہ کرتا ہوں، اس کا زمانہ 610BC ہے۔ یہ وہ پہلا شخص ہے کہ جس نے کائنات کا نقشہ بنایا تھا اور اس نے کوئی غلط توجیہہ نہیں کی۔ آپ سوچو گے کہ 610BC اتنا پرانا بندہ تھا۔ اس وقت سوچنے والے لوگ بھی کم تھے۔ تب ایک شخص ایسا پیدا ہوا کہ جس نے کائنات کی توجیہہ پیش کی، اس کا باقاعدہ اس نے نقشہ بنایا، اور ایک اصولی بات کی جو ابھی تک غلط نہیں ثابت ہوئی کہ Universe is boundless کائنات ایک ایسے مادے سے بنی ہے جس کو ہم Apiron کہتے ہیں، اور Boundless لامحدود ہے۔ Inexhaustible creature, source of extending limitlessly in all directions. یعنی یہ کائنات ایک ایسے مادے سے بنی ہے جو بے پناہ ہے، جو ہر طرف پھیل رہا ہے اور اس کا کوئی حساب وکتاب نہیں ہے۔ اگر آپ غور کرو تو آپ کا بھی قریباً قریباً یہی اندازہ ہے۔ ہمیں اپنے اس دوسرے محترم کا بڑی اچھی

Marfat.com

طرح پتہ ہے، کیونکہ یہ کپل وستو کے شہزادے مہاتما سدھارتا بدھا تھے اور انہوں نے کائنات کی وضاحت پیش کی۔ یہ نبوت کے بڑے قریب لگتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ یہ اشتباہ رہا کہ مہاتما سدھارتا بدھا پیغمبر ہیں۔اور اس کی ایک خاص وجہ ہے کہ مہاتما جب وفات پانے لگے تو نندا جواُن کے قریب تھے، ان کے سب سے گہرے شاگرد تھے۔ نندا نے پوچھا کہ اے تری تھنکر! اس وقت بڑے سوچنے والوں کو جیسے ہمیں کوئی صوفی کہہ دے یا استاد کہہ دے، ان کو تری تھنکر کہتے تھے۔ انہوں نے پوچھا، اے تری تھنکر کیا تُو آخری ہے؟ مہاتما نے (جو آخری سانسوں پہ تھے) کہنے لگے، نہیں، میں آخری نہیں ہوں۔ آخری میرے بعد آئے گا۔ نندا نے پھر پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہم اسے پائیں گے؟ کہا، مجھے نہیں پتہ تم اسے پاؤ گے کہ نہیں۔ نندا نے کہا، مگر استاد وہ اگر ہمیں ملے تو ہم اسے پہچانیں گے کیسے؟ تو مہاتما نے کہا وہ میترا ہے۔ مہاتما نے جواب دیا کہ تم اسے پہچانو گے کہ وہ میترا ہے۔ رحمت کا Exact سنسکرت میں جو لفظ ہے وہ میترا ہے۔ مہاتما نے اتنا پہلے' حضورﷺ کی اتنی Exact پیشین گوئی کی' کہا کہ جو میرے بعد آنے والا ہے وہ میترا ہے۔ مگر چونکہ As usual پیغمبروں کی تعلیمات بھی لوگ اِدھر اُدھر کر دیتے ہیں۔ راما چندرا کی ہوئیں جیسے کرشنا کی ہوئیں، اور دونوں بڑے لوگ تھے اور بڑے شریف لوگ تھے، بڑے معزز لوگ تھے، بڑے عقل مند لوگ تھے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں توحید کا عنصر نہیں آ رہا تو ہم چپ کر جاتے ہیں کہ ان کو ہم پیغمبر کہیں یا نہ کہیں۔ مگر اگر ان کی تعلیمات کرپٹ نہ ہوتیں تو ہمیں زیادہ Facility ہوتی کہ ہم ان پہ فیصلہ دے سکیں۔ چونکہ اللہ نے کہا ہے، پروردگار عالم نے فرمایا ہے اور بالکل سچ فرمایا ہے کہ ہم نے آج تک کسی قوم کو تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف پیغمبر نہیں بھیجے "اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ" (سورۃ ابراھیم:4) اور اسی قوم کی زبان میں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہر قوم کی زبان میں پیغمبروں نے آنا تھا تو ان سب لوگوں پر پیغمبر ضرور آئے ہوں گے۔ جس کا ہمیں علم نہیں ہے، وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ مہاتما نے زندگی اور کائنات پہ نروانا کی نظر کی، The lasting happiness اور کتنی معقول بات ہے جو مہاتما نے کی کہ آخری جو خوشی ہے، جو رہنے والی خوشی

Marfat.com

ہے، وہ صرف ایک Defined spiritual path ہے۔ ایک روحانی تسلسل سے گزرتی ہوئی زندگی کی وجہ سے آپ پا سکتے ہو، جس میں اخلاقی اور شرافت کی ویلیوز ہوں۔ اگر یہ ویلیوز نہیں ہوں گے تو آپ کبھی بھی نروان اور نجات نہیں پا سکتے۔

کنفیوشس کا نام تو سنا ہوگا، یہ چائنہ کی تصوریت، خیال بلکہ بعد میں چائنا میں جتنی بھی حکومتیں آئیں، وہ بالکل کنفیوشس کے خیال پہ آئیں اور یہ بہت بڑے استاد تھے اور He was always for one principle, a moral integrity of a society or self restrict۔ فرد (Individual) کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو مرتب رکھو، بکھرنے نہ دو، بچھڑنے نہ دو، اپنے سینٹر پہ قائم رکھو اور اس سوسائٹی کی تلقین کرتے ہیں جو اخلاقی روایات پہ قائم ہے۔ کنفیوشس کے بارے میں آپ کو مزے کی بات بتاؤں۔ یہ میں اس لیے بتا رہا ہوں کہ آپ نے کہیں نہ کہیں وہ حدیث ضرور سنی ہوگی' اور اس سے ملتی جلتی بات کنفیوشس نے 551BC پہلے کی' یعنی 551 before the birth of Christ تقریباً 2025 سو سال پہلے کنفیوشس نے ایک Advice کی، نصیحت کی، وہ میں آپ کو سنا رہا ہوں۔ اس نے کہا (یہ چینی زبان میں ہے میں آپ کو انگلش میں اس کا ترجمہ سنا رہا ہوں) Never impose on others what you would not choose for yourself. کہ دوسروں کے لیے وہ چیز نہ چنو جو تم اپنے لیے نہیں چنتے۔ اگر آپ کو یاد ہو تو رسول اکرم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز چنو جو تم خود اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ دیکھا آپ نے کتنی Syncronization ہے بڑے لوگوں میں اور اچھے اذہان جو ہیں، چاہے وہ تین ہزار قبل مسیح کے ہوں۔ اور اسی لیے مجھے شبہ ہوتا ہے خواتین وحضرات کہ Confucious was also the Prophet of the past.

اب یونان کا ہیراکلیٹس (Heraclitus) ہے۔ یہ کائنات کی وضاحت کرتا ہے۔ جو سوال میں آپ سے پہلے کر چکا ہوں یہ اس کی وضاحت ہے۔ کہتا ہے Everything is in

Marfat.com

flux, movement

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں
سکوں محال ہے فطرت کے کارخانے میں

Everything is moving رواں دواں، کوئی چیز رکنے والی نہیں ہے۔ اور دوسری بات اس نے بڑے مزے کی کہی۔ اس کا طعنہ آپ کو بھی سننے کو ملتا ہوگا۔ قرآن شریف کے بارے میں بڑے بڑے دانا لوگ کہتے ہیں کہ جی آپ لوگ پرانے لوگوں کی تحریر لے کے اس سے قرآن ثابت کرتے ہو۔ اصولاً دیکھو: قرآن نے کہا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (سورۃ انبیاء: 30) ہم نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ وہاں کوئی، آپ کو ابہام نظر آتا ہے؟ کوئی دوسرا لفظ تو نہیں نظر آتا۔ ایک ہی لفظ نظر آتا ہے اور Definitive لفظ ہے، ختم کر دیتا ہے بات کو جب خدا کہتا ہے "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (سورۃ انبیاء: 30) اے لوگو، اگر تم سے پوچھا جائے کہ زندگی کیسے پیدا ہوتی ہے اور کیسے پیدا ہوئی ہے تو کہہ دینا کہ "خدا نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا"۔ ہیرا کلیٹس قریب آ گیا تھا قولِ خدا کے، مگر صرف اتنا کہ اس نے کہا 'The world was created with fire and water' کہ زندگی پانی اور آگ سے بنی ہے۔ اللہ نہیں کہتا، اللہ کہتا ہے زندگی صرف پانی سے پیدا ہوئی۔ وہ ملاتا نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اور Greek Philosopher نے سب سے پہلے کہا کہ زندگی (مکمل طور پہ نہیں کہا) قریباً قریباً کافی ساری زندگی پانی سے پیدا ہوئی ہے۔ خدا کے قول میں اور بندوں کے قول میں صرف اتنا فرق ہے کہ خدا کے قول میں کوئی اشتباہ نہیں ہے He is very very clear and final and finishes the job when He says "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (سورۃ انبیاء: 30) ہم نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔

ایک بہت بڑے بزرگ، آپ چونکہ مجذوبِ یونان تھے "زینو آف ایلیا"۔ تھا تو مجذوب مگر فلسفہ ایسا عجیب و غریب دے گیا، آپ کو بتاؤں گا تو آپ بھی پہلے Guess کرتے

Marfat.com

رہ جاؤ گے کہ اس نے بات کیا کی ہے۔ زینو آف ایلیا مجذوبِ یونان ہے اور بہت پُرانا ہے۔ اس کا پہلا قول ہے کہ ''وقت ہمیشہ ساکت ہے'' ۔Everything is stationary in time اس نے ایک تیر کی مثال دی کہ جب تیر فضا میں گزرتا ہے تو کسی نہ کسی جگہ Factual level پر کہیں نہ کہیں وہ تیر ساکت ہوتا ہے، اس لیے موومنٹس ساری سراب ہیں۔ 'There is no movement' سب سراب ہے۔ اس شخص کا ٹائم اینڈ سپیس کی تھیوری پہ اتنا اثر تھا کہ اس کا رسل بھی مداح ہے، Aristotle بھی مداح ہے، دنیا میں اگر سب سے پہلے کسی نے Reasoning کی ابتدا کی ہے، کائنات کے بارے میں تصور دیا ہے تو وہ یہی موصوف ہیں۔

پھر Socrates ہے۔ سقراط کو کون نہیں جانتا۔ اب بھی مذاق میں ہم اپنے چھوٹے بچوں کو اگر وہ بڑی بڑی باتیں کریں تو کہتے ہیں 'اوئے سقراط کی اولاد'، اوئے افلاطون۔ آپ کہتے ہوناں۔ اس لیے کہ یہ اتنے بڑے دانشور تھے کہ ہماری گھریلو گفتگو کا اب بھی مرکز ہیں۔ The profound most scholars of the past جن کا نام آج دنیا کے ہر بڑے بچے کی زبان پہ ہے۔ اس نے کیا کہا تھا بھلا؟ اس کا جملہ غور سے سنیے گا، وہ کہتا ہے کبھی کوئی انسان جان بوجھ کر غلطی نہیں کرتا Nobody makes a mistake وہ کہتا ہے کوئی غلطی نہیں کرتا And that no one knowingly does wrong، کوئی غلطی نہیں کرتا Or no one who preserves their personal integrity can come to any long term . اصول بڑا اچھا دیا ہے، کہتا ہے جو اپنے شخصی احترام میں جاتا ہے، جو اپنی ذات کا احترام کرتا ہے، کبھی اس کو کوئی بڑا حادثہ پیش نہیں آتا۔ یہ اس کی دو بڑی مشہور باتیں ہیں کہ جو شخص اپنی ذات کا احترام کرتا ہے اور اپنے آپ کو رسوائی کا شکار نہیں ہونے دیتا، اُس کو زندگی میں کبھی کوئی نقصان پیش نہیں آتا۔ اور دوسری بات اس نے کی کہ انسانوں میں کوئی ایسا نہیں جو جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے۔ There must be

Marfat.com

some other effect کوئی اور وجہ ہوگی جس کی وجہ سے لوگ غلطی کرتے ہیں۔

اب افلاطون، افلاطون وہ شخص ہے جس نے ڈیموکریسی کو Reject کیا۔وہ کہتا ہے کہ یہ طریقہ ہی نہیں ہے۔ڈیموکریسی اَن پڑھوں کی نہیں ہوسکتی، جاہلوں کی نہیں ہو سکتی۔جمہوریت میں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ عقلمندوں پر فیصلہ کرنے والے چٹے اَن پڑھ ہوتے ہیں۔آپ جو مرضی کرلو، میں نہیں Elect ہوسکتا، کیونکہ مجھے اپنی اہلیت ثابت کرنے کے لیے ایک اَن پڑھ کے پاس جانا پڑتا ہے۔میں نہیں جا سکتا۔اَن پڑھ میں نفرت سے نہیں کہہ رہا۔Naturally اب مجھے بتاؤ ناں آپ بڑی اچھی غزل لکھتے ہو۔ میں ایک دفعہ گیا تھا ایک مشاعرے میں۔میرا خیال تھا میں بڑی ٹاپ کلاس غزل لے کے گیا تھا۔میں نے پڑھی کہ

آپ اپنے گناہ لکھتا ہوں
فارغِ منکر و نکیر ہوں میں

میں نے ابھی اِدھر اُدھر دیکھا، کہیں سے داد بھی آئے تو ٹھیک ہے۔آدمی اکیلا تو شعر نہیں پڑھتا۔پھر میں نے اپنا دوسرا شعر پڑھا یہ سوچ کہ چلو ضربِ کلیم ہو جائے گی۔پہلا ذرا ہلکا تھا۔تو میں نے دوسرا شعر پڑھا کہ:

عمر بھر میں تجھے سزا دوں گا
تیرا کھویا ہوا ضمیر ہوں میں

حرام ہے جی' موومنٹ ہی کوئی نہیں ہوئی۔اب میں نے تیسرا شعر پڑھا کہ:

بے سبب جوگیوں کا بھیس نہیں
آشنائے رموزِ ہیر ہوں میں

پھر دیکھتا رہا، اتنے میں ایک واقعہ ہوا۔دروازہ کھلا ایک بڑے چوہدری صاحب، بڑے شاندار مکلف لباس میں ایک بکری لے کے اندر داخل ہوئے۔ان کو روک کوئی نہیں سکتا تھا He was a big Chahdury تو وہ اندر داخل ہوئے اور میں چوتھا شعر پڑھ رہا تھا۔چوتھا شعر بڑا

Marfat.com

دلچسپ تھا کہ

اپنی اپنی پسند ہوتی ہے
آدمی ویسے بے نظیر ہوں میں

عین اسی وقت بکری نے ''میں میں'' شروع کر دی۔ اب آپ خود کہو کہ اس قسم کی ڈیموکریسی کو کون Appreciate کرے گا۔ یعنی واحد جو مجھے سمجھنے والی چیز وہاں نظر آئی وہ بیچاری بکری تھی۔ تو یہ صورت حال ہے۔

اس کے بعد Aristotle آتا ہے۔ ارسطو ایک عظیم عظیم تر فلاسفر ہے جس نے سائینٹفک میتھڈ کی بنیاد رکھی۔ ارسطو Scientific method کی بنیاد رکھتا ہے، اور وہ General causes کو مرتب کرتا ہوا Final cause تک پہنچتا ہے، کہ واقعات اور دلائل مل جل کر ایک Final cause تک پہنچتے ہیں۔

ابھی جیسے میں نے پہلے Utilitarian کا حوالہ دیا تھا۔ Utilitarians کی صف سے ہی اپی کیوریس پیدا ہوا۔ وہ کہتا تھا یار جس چیز میں خوشی ہے ناں وہی زندگی ہے، وہی فلسفہ ہے، وہی دانش ہے۔ چاہے کسی قسم کی خوشی بھی نصیب ہو، ہمارا مقصد جو ہے، اس نے کہا: Do not spoil what you have by desiring what you have not اصول اس کا بڑا مزے دار ہے، کہتا ہے اپنی زندگی خراب نہ کرو۔ جو کچھ تمہارے پاس نہیں ہے اس کو حاصل کرنے کی خواہش ترک کر دو۔ آپ کہو گے یہ کیسے؟ ہم تو زندہ ہی ان خواہشات پہ ہیں جو ابھی قابلِ حصول نہیں ہیں۔ اس کے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے۔ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم ناجائز خواہشات کے حصول کے لیے اپنی زندگی کو عذاب نہ بناؤ۔ wait کرو، ٹھہرے رہو، کوئی چیز مل جائے تو ٹھیک ہے۔ مگر اگر ٹی۔ وی تم نے دس برس کے بعد لینا ہے اور تمہارے پاس Sources دس برس میں آئیں گے تو تمہاری دس سال کی ساری پریشانی کی وجہ یہ ہوگی کہ تم ایسی چیز کی خواہش کر رہے ہو جس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اپی کیوریس کہتا ہے اپنی خوشیاں زائل نہ

Marfat.com

کرو۔ جو آپ کے پاس موجود ہے بہت ہے، اور ان چیزوں کی خوشیاں نہ مناؤ جو آپ کے پاس موجود نہیں ہیں۔

خواتین و حضرات! اورگن اینڈ پلاٹائنس(Origen and Plotinus) یہ دو الگ الگ تھنکرز ہیں۔ ایک اور بہت بڑا نام ہے، میں اسے Omit کر رہا ہوں، ٹائم بھی ہو رہا ہے اور خوراک کے دلدادہ طنز و تشنیع نہ شروع کر دیں۔ اورگن، پلاٹائنس یہ دو علیحدہ بندے ہیں۔ میں ان کے بڑے اچھے ریمارکس آپ کو ضرور سناؤں گا۔ اورِگن(Origen) کہتا ہے As Bible was inspired by God, its contents were always right even if it appears to be in the error بڑے اچھے یقین والا کوئی لگتا ہے۔ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ بائبل خدا نے لکھوائی ہے یا لکھی ہے، اس لیے اگر اس میں کوئی غلطی بھی ہے تو بھی صحیح ہے۔ ہمارے پاس بڑے لوگ ہیں جو یہ رائے اپنے بزرگوں کے بارے میں رکھتے ہیں۔ مگر یہ بائبل کے بارے میں دے رہا ہے کہ اگر اس میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو بھی یہ ٹھیک ہے، اس لیے کہ اس کی inspiration خدا سے آتی ہے۔ پلائی ٹائنس پہلا شخص ہے جس نے آپ کے اسلامی تصوف پہ سب سے زیادہ اثر ڈالا۔ اس نے اپنی تھیوریز کے ذریعے خدا کے شہود کو واضح کیا۔ تمام فلسفی جو شہود کے ہیں، جو ہمارے مسلمانوں میں موجود ہیں یہ پلائی ٹائنس سے اپنا شعور پاتے ہیں۔ ایک وحدت الوجود ہے، ایک وحدت الشہود ہے۔ شیخِ مجدد اور مسلمانوں کے جتنے بڑے صوفیا ہیں، انہوں نے پلائی ٹائنس سے فلسفۂ شہود لیا۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ خدا نو درجے کی ذہانتوں میں اترا۔ اس کو Theory of nine intelligences کہتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ انسان تک آیا۔ مگر صرف انسان میں یہ اہلیت ہے کہ واپس اپنے خدا کو جا سکتا ہے۔

عیسائی دنیا کے سب سے بڑے درویش فلسفی دانشور سینٹ اگسٹین (St. Augustine) کی ایک بات بڑے مزے کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ''بے ترتیبی بھی ترتیب کا ایک پہلو ہے''۔ ویسے یاد رکھیئے گا کہ دیر تک آپ اس قول کو یاد رکھیں گے کہ

Marfat.com

Disharmony is also a form a harmony کہ بگاڑ بھی سنوار کا ایک حصہ ہے۔

بگاڑ ہو کہ بناؤ ہو تمام تیرا سبھاؤ ہو

یہ بھی آپ ہی کا حصہ ہے اور بے ترتیبی حسن کو جنم دیتی ہے، ترتیب کو جنم دیتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اَن پڑھ آدمی خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ Uneducated نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے اسے ٹیچرز کا آسرا لینا پڑتا ہے۔ اور دانش جو ہے، خدا اور مذہبی فلسفے کے ذریعے ممکن ہے۔ اس طرح آپ کو مل نہیں سکتی اور مذہب کو ہمیشہ عقلی دلائل کے تابع ہونا چاہیے۔ تب سے ان لوگوں نے سوچنا شروع کر دیا سینٹ آگسٹین کے اس پس منظر میں، جب ان کا سب سے بڑا مذہبی سکالر یہ کہہ رہا تھا کہ عقل کے بغیر دانش کا حصول ممکن نہیں ہے اور مذہب کو ہمیشہ عقل کے زیرِ فرمان ہونا چاہیے۔

آپ جانتے ہو یہ نام آپ کے لیے عجیب نہیں ہوں گے، جب ہم اِدھر آتے ہیں Centuries میں تو ہمیں ابنِ سینا نظر آتے ہیں۔ ابنِ سینا بھی وہی بات کہتا ہے جو سینٹ اگسٹین کہہ گیا کہ علم کا حصول صرف خدا کے قریب ہونے سے ہے۔ علم کا حصول صرف اور صرف خدا کے قرب کی بدولت ہے۔

ابنِ رشد کا نام بھی آپ نے سنا ہوگا۔ بیچ میں ایک کرسچن سینٹ ہے اس کا بھی زمانہ یہی ہے۔ اس کو سینٹ اینیلم آف کنٹربری (Saint Anselm of Canterbury) کہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے نہیں، خدا بھی ایک ایسی ہستی مبارکہ ہے کہ جس کو منطق کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا You have to discuss it آپ کو دلائل میں جانا پڑتا ہے، Dialectical education حیرانی کی بات یہ ہے کہ اللہ بھی قرآن میں یہ کہتا ہے کہ کوئی تبلیغ، کوئی ہدایت بغیر Dialectics کے نہیں ہو سکتی، بغیر علم کی شناخت کے نہیں ہو سکتی "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ" (سورۃ نحل :125) اللہ کہتا ہے اگر آپ کو اللہ کی طرف بلانا ہے بندوں کو، میری طرف بلانا ہے تو پہلی شرط یہ ہے، عقل و حکمت " اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ

Marfat.com

بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" اور اچھا کلام ہونا بھی لازمی ہے۔ خالی دلیل کا اچھا ہونا لازم نہیں ہے، کلام کا اچھا ہونا بھی لازم ہے۔ اور تیسری چیز "وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ" اور بحث میں بھی آپ کو بڑی دانش چاہیے۔ عقل چاہیے، فراست چاہیے، لہجہ چاہیے۔ ابنِ رُشد نے اگر چہ دین کو اس طرح نہیں مانا مگر ایک اصولی بات کی، اس نے کہا کہ فلسفہ اور مذہب ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ اصل میں ہم ایک بات سنتے ہیں ناں کسی فلسفی کی تو ہم یکطرفہ فیصلہ دے دیتے ہیں کہ فلسفی اور مذہب ایک جیسے نہیں۔ مذہب اندھا دھند تقلید ہے، فلسفی سوچنے والا ہے۔ یہ تو پھر فلسفے کی برتری ہوگئی۔ اگر میں ایسی بات کروں کہ مذہب اندھا دھند تقلید کا نام ہے اور فلسفی اعلیٰ ترین فکر۔ اس کے برعکس As a teacher, I know کہ مذہب کو سمجھنے کے لیے دنیا کی بہترین عقل چاہیے۔ کیونکہ بہر حال فلسفہ کسی نہ کسی انسانی ذہن تک پہنچاتا ہے اور مذہب کائنات کے بانی، عقل کے خالق و مالک تک پہنچانے والا ہے۔ ظاہر ہے ہمارا بھی ظرفِ علم کچھ وسیع تر ہوگا، تبھی ہم خدا کو سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

سینٹ ٹامس اکیونس ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ شیطان قسم کے فلسفی بھی پیدا ہوئے، ابھی بھی ہیں۔ سیاسی فلسفی ان میں ایک میکاولی بھی تھا۔ میکاولی کی ایک Quotation آپ کو ضرور سناؤں گا، بڑی دلچسپ ہے۔ جب انہوں نے دنیا پہ غور کیا تو فلسفے کا ٹائم ذرا گزر چکا تھا۔ تو میکاولی نے کہا کہ ''سیاست میں موقع پرستی، خود غرضی، مصلحت کوشی اور طاقت کا حصول ہر قیمت پہ''۔ آپ کو یہ باتیں بڑی اچھی طرح سمجھ آتی ہیں۔ پاکستان میں میکاولین لاء چل رہا ہے۔ ادھر تو آپ کو بالکل ہر چیز اس موضوع پہ سمجھ آجائے گی۔ ایک بات Funny سی ہے مگر میں بتاؤں کہ یہ میکاولین سیاستدان آپ کے بارے میں کیا سوچتا ہے؟ یہ ذرا میں بتا دوں۔ یہ اس کا ایک قول ہے، اس نے کہا One can say in general of men ہم، لوگوں کے بارے میں، ہم جو سیاستدان ہیں، دانشورانِ سیاست یہ کہہ سکتے ہیں، لوگ کیا ہیں؟ They are ungrateful انتہائی ناشکرگزار، کمینے Disloyal بدمعاش، بے رخ،

Marfat.com

غیر وفادار insincere یہ کسی کے ساتھ لوگ مخلص نہیں ہوتے۔ Deceitful چالاک، مکار، دغا باز۔ ذرا دیکھئے سیاستدان بندوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ یوں سمجھئے پالیٹیشنز اپنے ووٹرز کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ ہے ناں فنی بات۔ یہ اصولاً ہمیں انہیں کہنا چاہیے مگر میکاولی کہتا ہے جو اچھا سیاستدان ہے ناں اس کی یہ پبلک کے بارے میں رائے ہے کہ Timid of danger, and avid profit۔ میں پھر دہرا دیتا ہوں، کہتا ہے One can say this in general of men: they are ungrateful, disloyal, insincere, deceitful, timid of danger and avid of profit. عوام خطرے سے ڈرنے والے، ڈرپوک، بزدل ہوتے ہیں timid of profit ذرا ذرا سے، معمولی نفع کے لالچی ہوتے ہیں۔ Does it come to you and me? I think so میرا خیال ہے وہ ٹھیک ہی کہتا ہے۔ ابھی تک ہمارے بھی پس منظر میں میکاولین کانسپٹس پوری طرح جاری ہیں۔ سیاستدان ہمیں یہی سمجھتے ہیں، یہی ہم سیاستدانوں کے بارے میں سمجھتے ہیں۔ (زیرلب تبسم کے ساتھ اسٹیج پہ بیٹھے ہوئے معزز مہمانانِ گرامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) سیاستدان ہیں تو سہی دو چار اِدھر بھی، معذرت کے ساتھ۔

ماونٹین کہتا ہے کہ فلسفہ کوئی بکواس نہیں ہے، یہ فضول باتیں نہیں ہیں، یہ آپ کو سوچنا ہے۔ یہ باتیں وہ نہیں ہیں کہ فلسفی کہہ کے آپ ڈس مس کر دو کہ فلسفی تو بڑا پڑھا لکھا ہے جی، فلسفی ہے اس سے ہمارا کیا واسطہ۔ نہیں، وہ کہتا ہے فلسفہ طرزِ فکر ہے۔ کوئی بھی بندہ سوچ میں گہرائی رکھتا ہو تو ہم اسے فلسفی کہہ سکتے ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ یار آپ سب ولی ہو، لوگ کہتے ہیں کہاں جی، ولی تو بہت بڑا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یار ہم بڑائی کی سٹیج سے نہیں دیکھتے۔ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس وقت نہیں دیکھتا جب وہ غوث الثقلین ہیں، میں تو اس وقت دیکھتا ہوں جب وہ میری طرح شروع کر رہے تھے۔ ہم ابتدا میں برابر ہوتے ہیں۔ آگے ہمت ہے، کوئی اِس درجے پہ کھڑا ہو جائے یا اُس درجے پہ۔ تو ولی دو ہیں، جو پہلی بات میں نے آپ سے کہی تھی، آخر میں پھر اس کو

Marfat.com

واضح کروں گا کہ کائنات میں دو انسان ہیں، تیسرا کوئی نہیں۔ ایک جو اللہ کا ولی ہے اور دوسرا جو شیطان کا ولی ہے، اور تیسرا بندہ کوئی نہیں ہے۔

فرانسس بیکن کو Advocate of inductive reasoning کہتے ہیں۔ Inductive and Deductive دو قسم کے استنباط ہیں۔ ایک تو ہم چیزیں دیکھتے جائیں، یہ بھی ٹھنڈا ہے وہ بھی ٹھنڈا ہے، بستر بھی ٹھنڈا ہے دروازہ بھی ٹھنڈا ہے، ہم کہیں کہ Everything in the room is cold دوسرا ہم کہتے ہیں کہ سردیاں ہیں، میں باہر سے آیا ہوں تو میں پہلے سے دلیل دیتا ہوں کہ کمرے میں ہر چیز ٹھنڈی ہوگی، اس کو Inductive کہتے ہیں۔ میں پہلے سے Premises بنا لوں گا، ادھر کیا جانا یار وہاں ہر چیز کولڈ ہوگی۔ اور میں یہ کہوں کہ اس کی ہر چیز ٹھنڈی ہے تو یہ Deductive ہے، کیونکہ میں نے چیک کر کے دیکھی ہے۔ Inductive پہلے سے سوچ لینا اور Premises بنانا اور اس پہ چیز کو Explain کرنے کو Inductive کہتے ہیں۔ بیکن اس کا بانی ہے، اس طریقِ فکر کا بانی ہے۔ مگر دراصل اس کے بانی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بلکہ When I had no way to approach the concept of God, I had to understand and follow میں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میتھڈ دیکھا، اپنایا۔ چینج کی مگر میتھڈ وہی رکھا۔ حضرت ابراہیمؑ کا کیا میتھڈ تھا؟ کہ ایک انہوں نے اصول بنایا۔ اصول کیا تھا کہ خدا لازوال ہے۔ خدا زوال پذیر نہیں ہوسکتا، کوئی بھی اللہ زوال پذیر نہیں ہوسکتا۔ So my God is not one who can fall down تو جب سورج اور چاند نکلا، آپؑ نے کئی مرتبہ ان پہ پیمانہ لگایا۔ کہا کہ یہ تو بڑا روشن ہے، خوبصورت ہے، 'ھٰذَا رَبِّی' مگر جب وہ زوال پذیر ہوا تو کہا 'نہیں'۔ میں زوال پذیر کو خدا نہیں سمجھتا۔ سورج نکلا تو کہا 'ھٰذَا اَکْبَر' یہ تو بڑا ہے اور شمس بازغہ ہے، خوبصورت ہے، روشن ہے، ساری کائنات کو منور کرتا ہے، یہی خدا ہوگا۔ کچھ دیر چیک کیا، کہا 'No! I don't believe' یہ بھی زوال پذیر ہے۔ ایک بادل کا ٹکڑا آ کر اس پہ چھا جائے تو

Marfat.com

اس کی روشنی ختم ہو جاتی ہے 'I don't believe' تو اس پورے سسٹم کو "Inductive Logic" کہتے ہیں کہ اصول پہ اتارتے اتارتے آخر وہ اس نتیجے پہ پہنچے کہ میرا خدا کوئی اور ہے۔ یہ چاند ستارے خدا نہیں ہو سکتے۔ وہ لازوال ہے۔ جب خدا کا یقین آ گیا تو نمرود نے کہا، میں خدا ہوں۔ کہا، تُو کیسے خدا ہو گیا بھئی؟ اس نے کہا، تم یہی کہتے ہو ناں کہ خدا زندہ کرتا اور مارتا ہے، لو میں تمہیں زندہ بھی کر دیتا ہوں، مارتا بھی ہوں۔ ایک پھانسی پہ چڑھے ہوئے شخص کی طرف اشارہ کیا، اسے چھوڑ دو۔ کہا دیکھو میں نے اس کو زندگی دے دی۔ ایک ویسے ہی بیچارے کی شامت آئی ہوئی تھی اُس کو اُٹھا کے پھانسی پہ چڑھا دیا۔ بولا دیکھو میں خدا ہوں، میرا اختیار ہے، میں زندگی بھی دیتا ہوں، موت بھی دیتا ہوں۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑی عجیب و غریب بات کہی۔ انہوں نے کہا ''میرا رب مشرق سے سورج چڑھاتا ہے، تُو مغرب سے چڑھا دے'' تجھے خدا مان لوں گا۔ اس مطالعہ کائنات کی وجہ سے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی 'Inductive Logic' کے درمیان گزارا تھا، آپ نے نمرود کو ایک ایسی Proposition دی جس کو وہ کبھی انڈرسٹینڈ نہیں کر سکتا۔ اور Reason کیا تھی؟ کہ جو کوئی بھی اللہ ہے، دربار میں محدود نہیں ہو سکتا۔ اگر تو واقعی خدا ہے تو یہ ساری کائنات جو تیری ہے، اس میں مجھے تصرف کر کے دکھا ''فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ'' (سورۃ البقرۃ:258) میرا رب جو ہے مشرق سے سورج چڑھاتا ہے تُو مغرب سے چڑھا دے ''فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ'' کافر مبہوت ہو گیا، لاجواب ہو گیا There was no answer to this question

ہم ڈے کارٹ (Rene Descartes) کو دیکھتے ہیں، جو میں نے پہلے Existentialism کے بارے میں کہا تھا کہ یہ شخص کہتا ہے 'وجود احساس پہ عظمت رکھتا ہے'۔ یہ ڈے کارٹ وہ پہلا فلاسفر ہے جو کہتا ہے کہ صرف ذہن ہی اصل ہے، خیال اصل ہے، Essence ہی اصل ہے اور Essence precedes matter یہ دو اصول ہیں، اگر

Marfat.com

ویسے ہی آپ چھوٹا سا اصول ہے۔ایک گروپ آف فلاسفرز کہتا ہے 'Essence precedes matter' کہ خیال مادے پہ حاوی ہے۔دوسرا گروپ آف فلاسفرز،Existentialist یہ کہتا ہے 'No, matter precedes essence' وجود روح پہ بھاری ہے۔ایک فقرے کے اُلٹ پھیر سے بہت بڑے گروہِ فلاسفہ پیدا ہو گئے۔

سپائی نوزا (Spinoza) خدا پرست نہیں ہے۔ان میں سے ایک بات آپ کو بتا دوں کہ سوائے دو چار مسلمانوں کے کوئی خدا پرست نہیں ہے۔یہ میں آخر میں آپ کو بتاؤں گا کہ ہمیں مسئلہ کیا درپیش ہے۔اتنے سارے عالموں کے ہوتے ہوئے،اور جب سب لوگ کہیں کہ مغرب کے علوم بڑے صاف و شفاف ہیں،فلاں بڑا دانشور ہے،فلاں بڑا دانشور ہے۔تو ہم شرمندہ Feel کرتے ہیں کہ شاید خدا پہ اعتقاد رکھ کے ہم جاہل ہیں اور جو خدا پہ اعتقاد نہیں رکھتے وہ بڑے عالم ہیں۔سپائی نوزا،جان لاک،ڈیوڈ ہیوم یہ سارے وہ دانشور ہیں جو درمیانے عرصے میں پیدا ہوئے اور ان میں سائنسدان جیسے لائبنیز ہے Mathematical logic کا مالک ہے۔جان جیکس روسو ہے جو بہت بڑا Social revolutionary ہے۔مگر وہ اس قسم کی باتیں نہیں کرتا،وہ کہتا ہے کہ انسانیت یہ ہے کہ شہریوں کی فلاح کے لیے کام کیا جائے۔ایڈم سمتھ آپ جانتے ہو،معاشیات کا سربراہ ہے،خالق ہے،اس کا ایک قول ضرور سنا دوں کیونکہ یہ قول بہت سارے علم والوں کی رہنمائی کر سکتا ہے۔وہ کہتا ہے 'No society can surely be flourishing and happy in which the greater part of members are poor and miserables'۔ویسے ہم مدینے والے کو پیغام دیتے ہی رہتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ مدد فرمائیے ''اُنظُرْ حَالَنَا''۔مگر یہ جو اس نے بات کہی ہے ناں یہ ہمارے ملک کے رہنماؤں کو ضرور پہنچانی چاہیے کہ 'وہ سوسائٹی کبھی فلاح و بہبود نہیں پا سکتی جس کے عوام غریب اور مصیبت زدہ ہوں'۔کاش کہ کہیں کوئی جوں رینگ جائے But it does

Marfat.com

not look possible

دورِ حاضر کا جو ایک فلسفیانہ پس منظر ہے وہ ایمانول کانٹ سے شروع ہوتا ہے۔(ارسطو کے بعد سب سے بڑا فلاسفر) He argued that modern law could not be hypothetical but must be categorical.ذرا غور کیجیے اس نے کہاں سے سوچنا سیکھا، شاید آپ بھی بالکل ایسے ہی سوچتے ہوں گے۔ بڑے سے بڑا فلاسفر ابتدا میں بالکل آپ ہی کی طرح سوچتا ہے۔کہتا ہے 'Two things fill the mind, with ever increasing wonder and awe'دو چیزیں میرے ذہن و دل کو خوف اور حیرت سے بھر دیتی ہیں "Two things"ان میں کیا چیزیں ہیں: 'Starry heavens above me and the moral law within me'۔دو چیزیں میری زندگی کو حیران کن کر دیتی ہیں۔ ہمیشہ مجھ پہ تاثر چھوڑتی ہیں۔میری نظر سے بالا ستاروں سے بھرا ہوا یہ آسمان یہ کائناتی منظر میرے اندر خوف اور حیرت پیدا کرتے ہیں اور دوسری بات جو میرے اندر پیدا کرتا ہے، یہ بڑی اہم بات ہے کہ میں حیران ہوں کہ مجھ میں اخلاق کہاں سے آیا۔مجھ میں خدا کہاں سے آیا ہے۔یہ بہت Importantبات ہے۔ بہت بڑا فلاسفر ہے ناں، بات بڑے معمولی لہجے سے کی ہے۔کہتا ہے کہ دو چیزیں مجھے حیرت اور خوف سے بھر دیتی ہیں کہ میرے اندر Moral کیسے پیدا ہو گیا؟ میں تو جانور رہوں۔ میں اپنے اندر کوئی اصول تو نہیں پاتا۔میرے اندر کے Elements کہیں رکاوٹ برداشت ہی نہیں کرتے،?Who stops me from doing a wrong thingیہ خدا کے تصور پہ Indirectاشارہ ہے کہ مجھے نہیں سمجھ آتی میں Moral law کو کہاں Defineکروں، کہاں Place کروں، کون میرے اندر جھانکتا ہے؟

یہ کون دیکھ رہا ہے مجھے دکھائے بغیر

یہ میرا سب سے بڑا المیہ ہے جو میں نہیں جانتا۔

Marfat.com

فیطشے' اقبال کے استاد تھے۔ آپ کو پتہ ہے اقبال نے انا کا فلسفہ اسی فلاسفر سے لیا ہے۔ کیوں لیا ہے؟ بڑی سیدھی سی بات ہے، آپکو بتا دیتا ہوں کہ فیطشے کا بنیادی قانون یہ تھا "Morality is the basis of ultimate reality" کہ اعلیٰ روحانی اخلاقی اقدار ہی اعلیٰ ترین حقیقت کا وجود بنتی ہیں۔ اعلیٰ ترین حقیقت کا اگر اخلاق نہ ہو اور تصورِ اخلاق نہ ہو تو وہ بالکل بے مصرف ہوتی ہے۔

ہیگل......Hegel is again a great philosopher! اس نے اچھی بات کی، اس نے کہا کوئی چیز ٹھہرتی نہیں ہے۔ جو تھیسز پیدا ہو گا، اینٹی تھیسز پیدا ہو جائے گا۔ دونوں مل کے تھوڑی دیر کے لیے وقفہ کریں گے Synthesis میں، تھوڑے عرصہ کے بعد گلنا سڑنا شروع ہو جائیں گے، پھر Anti thesis پیدا ہو جائے گا۔ اس کی بنیاد پر میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ جمہوریت کے اس دنیا میں صرف پچیس برس رہ گئے ہیں۔ Normally and gradually, democracy all over the world, will be just a lost story. Why? آثار ابھی سے پیدا ہیں کہ Institutions of the democracy are being defeated by the public opinion and almost six countries have got a change in their kingdom and in their placing, in their kings and prime-ministers are not because of the assemblies or not because of the chosen candidates بلکہ ایک اجتماعات نے پبلک میں جو چاہا Virulent and Violent پبلک اکھٹے ہو کے، کسی سکوائر میں جا کے، وہ تحریر سکوائر ہو، وہاں جا کے وہ صدر کو چیلنج کرتے ہیں، نظام کو چیلنج کر دیتے ہیں۔ اگر یہ سسٹم جاری ہو گیا تو Democracy will reach its lost legs and end میرے نزدیک اس کی عمر اب پچیس برس سے زیادہ نہیں رہی ہے۔ یہ روتے گھلتے کہیں ایک آدھ ملک میں سسک رہی ہو تو ہو جائے But all

Marfat.com

over the world کوئی فلسفہ حیات جو ہے زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ڈیموکریسی کو اس لیے زندگی زیادہ ملی کہ یہ ایک Controlled economy کے مقابلے میں ایک نظام پیش کر رہی تھی۔ جس کی وجہ سے یہ لوگوں کو فریڈم کا احساس دے کے Flourish کر رہی تھی۔ اب چونکہ کیمونزم آؤٹ ہو چکی ہے صرف کمرشل لازکی Honesty موجود ہے۔ Secondly ڈیموکریسی کا ابھی جو اگلا زمانہ ہے، اب اس کا کوئی میچ نہیں ہے۔ یہ اپنی Maximum stubbornness show کر رہی ہے۔ مثلاً ایک ملک اگر ڈیموکریٹ ہے تو وہ دوسرے ملک پر اس نظام کو ٹھونسنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے And another kind of a tyranny of a people, by the people, on the people is being born اور یہ سلسلہ زیادہ دیر چل نہیں سکتا۔ یہ بہت جلد، ویسے بھی قانون فطرت ہے کہ اگر ستر سال اُس نے گزارے ہیں تو ایک سو ستر یہ گزارے گی۔ اس کے بعد ہر صورت ڈیموکریسی نے اپنے منطقی انجام تک پہنچنا ہے۔ پہلے بھی ڈیموکریسی رہی ہے مگر پہلے تھوڑا عرصہ رہی ہے۔ جیسے ایتھینیز میں پیری کلیز کی ڈیموکریسی پینتیس برس رہی ہے، سپارٹا میں ڈیموکریسی پندرہ برس رہی ہے۔ اب کے زیادہ وقت گزار گئی ہے، اس خستہ جان میں اب زیادہ جان باقی نہیں رہی ہے Even now this is on the end اور آپ کو ابھی سے نئے سسٹم کے بارے میں سوچنا ہوگا۔

میرے دوست نے شوپنہار (Arthur Schopenhuer) کے بارے میں لکھا ہے کہ کھلے عام ملحد تھا۔ یعنی He was one philosopher who never believed in God کہتا ہے کہ خدا کے ہاتھوں میں نہیں، ہم اپنی خواہشات کے ہاتھوں میں مجبور لوگ ہیں، جو ہمیں جس طرح چاہیں موڑ کے لے جاتی ہیں۔ کرشن مہاراج نے اپنے پچپنویں اشلوک میں بھگوت گیتا میں لکھا کہ ''خواہش کا یہ حال ہوتا ہے کہ سمندر میں ایک چھوٹی سی کشتی میں، پتوار میں بیٹھے ہوئے مسافروں کو طوفان میں ایک موج کہیں سے کہیں جا کے پھینک دیتی ہے''

Marfat.com

اسی طرح ہماری خواہش جو ہے ایک اچھے بھلے تناور انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے"۔

البتہ اس میں ایک شخص کا ذکر کرنا میں چاہوں گا، انہیں ہم سورین کریگارڈ (Soren Kieregaard) کہتے ہیں۔ یہ خدا پرست Existentialist تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ماننا ہماری مجبوری ہے، مقدر ہماری مجبوری ہے اور ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ We have a choice اور ہم میں سے سب کو حقیقتِ ازلی اور خدا کو چوائس کرنا ہوتا ہے۔ کارل مارکس کے بارے میں آپ بہت کچھ جانتے ہیں۔ فریڈرک اینجلز، چالرز ہنری یہ وہ بڑے بڑے لوگ ہیں جنہوں نے فلسفے کو رنگ دیا۔ خاص طور پر ولیم جیمز کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ مرتے ہوئے اس نے ایک عجیب بات کہی' یہ سائیکالوجی کا بانی ہے، بہت بڑا دانشور ہے، (مرتے وقت) یہ کہتا ہے کہ میں اپنے اردگرد ایک جہانِ ارواح محسوس کرتا ہوں۔ اس نے کانسیپٹ دیا، جیسے ہم مسلمانوں کا نظریہ برزخ ہے۔ یہ خدا کی موجودگی کے حق میں دلائل بھی دیتا ہے اور ایک جملہ کہتا ہے کہ اگر مجھے چوائس دیا جائے I will preferably will be a believer، یہ علوم نفسیات کا بانی ہے اور کہتا ہے اگر مجھے چوائس دیا جائے، I will be a believer

فریڈرک نیطشے ہے، وہ Christianity کے بہت سخت خلاف تھا۔ Christ کے حق میں تھا مگر Christianity کے بہت خلاف، اس کا ایک جملہ بہت مشہور ہے، اُس سے میرا خیال ہے آپ کو اس کی نیت کا پتہ لگ جائے گا کہ God is dead۔ موصوف نے فرمایا کہ God is dead and mankind have thrown him out of their universe اور انسانوں نے اس خدا کو اپنی کائنات سے نکال دیا ہے۔ کسی حد تک ٹھیک بھی ہے، مشرق سے تو نہیں نکلا اُدھر سے نکل آیا۔ اس لیے آپ فکر نہ کرو اللہ اب ہمارے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھ ایملی ڈرخیم ہیسل' رسل اور جان ڈیوی وغیرہ ہیں۔ یہ سب ماڈرن فلاسفر ہیں اور ان میں زیادہ نامور ہنری برگسان ہے جس نے Elanvital(Stream of

Marfat.com

(conscious کا نظریہ دیا۔ یہ بڑا عجیب سا نظریہ ہے جو مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ کو عجیب لگے گا۔ جیسے ہم کہتے ہیں ہمارے مقدرات تخلیق ہو چکے ہیں، اسی طرح برگسان کہتا ہے کہ زمانہ اپنی تخلیقات کو دوبارہ فلم کی طرح چلا رہا ہے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ ہم زندہ نہیں ہیں، ہم کسی سکرین پر ایکٹرز کی طرح گزر رہے ہیں۔ جیسے نیطشے نے کہا تھا کہ جب Matter ختم ہو جائے گا زمانہ ازخود ہمیں دوبارہ دہرانا شروع کر دے گا۔ قریباً قریباً اسی قسم کا نظریہ اس کا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم اپنے خیال کی دنیا سے Repeate کیے جا رہے ہیں اور گزر رہے ہیں۔

واہیٹ ہیڈ اقبال کا استاد ہے، میکس ویبر (Max Weber) جس نے معیشت اور مذہب کے باہمی تعلق پر غور کیا۔ بہت سارے نام ہیں، ٹائیگر یٹ ہے، برٹرینڈ رسل ہے، G.E. Moore ہے، کچھ نہ کچھ آپ ان کے بارے میں جانتے ہیں۔ میں صرف آپ کو ان کے نام سنا رہا ہوں۔ جیسے وِٹ گین سٹائن ہے، اس نے Sementics پہ کام کیا، مارٹن ہیڈگر ہے، اس کا ایک قول مشہور ہے جو میں آپ کو سناتا ہوں "Time is being" کہ ”وقت وجود ہے اور وجود وقت ہے“۔ یعنی وقت ہم ہیں اور ہم سے وقت ہے۔ ہمارے بغیر ٹائم کی کوئی زندگی نہیں ہے اور وقت کے بغیر ہماری کوئی زندگی نہیں ہے۔ بات اچھی اور خوبصورت ہے۔

موجودہ دور میں آئیر (A.J Ayer) Logical Positivist ہے اور Empiricist بھی ہے۔ ایک نام بڑا آپ اخباروں میں سنتے ہوں گے نوم چومسکی۔ اس نے ایک بات اچھی کی وہ میں آپ تک پہنچا دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ ”دماغ کی لینگوئج Inherent ہوتی ہے“۔ ہماری باہر کی لینگوئجز بے شک آپس میں فساد کریں، مگر ہمارے ذہن کی لینگوئج Vehicle of thought ہے۔ یہ تصور جو ہے، اس کا ایک دریچہ ذہن میں کھلتا ہے۔ یہ انٹرنیشنل کاسموپولٹن ہے، یہ ہر ایک بندے کے اندر دماغ کی ایک سپیشل لینگوئج اِلقا کی جاتی ہے۔ The mind possesses innate rational language of its own ہر آدمی کی ذہنی لینگوئج اس کی اپنی ہوتی ہے and that all languages

Marfat.com

shared a universal grammer which is hard-wired into the brain تمام اذہان ایک خفیہ گرائمر رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی بات کو سمجھ بھی جاتے ہیں۔

راولز (John Rawls) ہے، اس نے ڈیموکریسی کے بارے میں کہا کہ کوئی نظام حکومت ہو، نظام Important نہیں ہے۔ اس کی بات غور سے سننے والی ہے کہ کوئی نظام بحیثیتِ نظام Important نہیں ہے، ایک چیز Important ہے اور وہ انسان کے حقوق ہیں۔ اگر وہ جمہوریت ہے، سوشلزم ہے، کیموزم ہے، وہ کتنے بھی اچھے نظام ہیں اگر انسان کے حقوق کی مدافعت نہیں کر رہے اور اس کو محکم نہیں کر رہے تو وہ سب نظام ایک قسم کے تمسخرانہ ہیں اور جھوٹے ہیں اور ان میں کسی کو کوئی فائدہ نہیں۔ Perhaps we can see it in our time also. میں نے کوشش کی کہ آپ کو تصورات کی وہ بڑی موج، بڑی دریافت جو انسان نے فلسفہ اور غور وفکر کے میدان میں کی، وہ آپ کو بتا تا چلوں۔ مگر یہ ہوا کیوں؟ آخر اتنے سارے لوگوں نے اتنے بڑے بڑے تصورات پیش کیوں کیے؟ میں نے آپ سے پہلے بات کی تھی کہ دو خیال ہیں، یہ سب Versatility یہ صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ ان لوگوں نے خدا کے بغیر سوچا۔ یہ تمام لوگ جو میں نے Quote کیے ان میں ایک چیز مشترک ہے کہ انہوں نے خدا کے بغیر سوچا۔ اگر کسی نے خدا کی بات بھی کی اُس نے اُسے فرض کیا۔ جیسے آئن سٹائن نے کہا کہ I can feel a very great design in the universe but I do not believe in a personal God اس طرح آئن سٹائن ان کا نمائندہ ہے۔ اس نے بڑی مزے کی بات کی کہ مجھے خدائیت نظر تو آتی ہے، مجھے خدا کی سکیم نظر آتی ہے، مجھے کوئی معتبر بنانے والے کے ڈیزائن پر نظر ضرور پڑتی ہے. But I don't believe in a personal God مگر میں کسی ذاتی خدا کا قائل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات! خدا کے ساتھ چلنے والے بھی ایک تھیوری ڈھونڈ رہے تھے، اور یہ

Marfat.com

سارے لوگ (جنہوں نے خدا کے بغیر سوچا) بھی ایک تھیوری ڈھونڈ رہے تھے۔ وہ ہے ".T.O.E" تھیوری آف ایوری تھنگ And they were looking for a theory of everything and we were looking for a theory, اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون کامیاب ہوا؟ کون those who believe in God کائنات کا، دنیا کا ایک نظریہ دینے میں کامیاب ہوا؟ Frankly telling you, We with the God know the solution of every problem. We know why universe is created, We know why life is created, we know where are we going, we know who we are ان سارے سوالوں کے جو میں نے پہلے آپ کو چھ سوال بتائے تھے، میں کون ہوں؟ میں کیا ہوں؟ میں کیوں آیا ہوں؟ "وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" {سورۃ البقرۃ :30} میں کون ہوں؟ مجھے کیوں پیدا کیا گیا؟ مجھے اچھی طرح پتہ ہے کہ میرا خدا کون ہے۔ اور جب میں خدا کو نہیں مانتا، یہ صدیوں کی کوشش ہے جو پہلے فلسفی سے لے کر آخری فلسفی تک، صرف یہ کوشش کی جارہی ہے کہ خدا کے بغیر، اس کائنات کا، دنیا کا، انسان کا، الم وفراق کے اس افسانے کا کوئی انجام سوچا جائے۔ It's not possible ایسی کوئی چیز Possible نہیں ہے۔ اب میں صرف ایک مسئلے پہ آپکو بتا دوں کہ کائنات ختم ہو جائے گی۔ میں بھی جانتا ہوں آپ بھی جانتے ہیں۔ Billions of years، تین بلین سال کے بعد سورج بجھ جائے گا۔ اسی طرح اور بڑے المیے ہیں، زمین کی حرارت بڑھ رہی ہے چٹانیں بھی پگھل جائیں گی، ہمارے وجودوں نے کہاں ٹھہرنا ہے۔ انجامِ کائنات موت ہے۔ ہمارا انجام بھی کائنات کے ساتھ ہی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کتنا آسان ہے مرنا؟ ہم نے ابھی ڈسکس کیا' تین ارب سال کے بعد زمین نے مرجانا ہے۔ آگ بجھ جائے گی، کائنات فریز ہوجائے گی، ہم بھی ٹھنڈے، سارا کچھ ختم ہوجائے گا، یہ ہے سائنس۔ مگر کل کیا ہوا تھا خواتین وحضرات؟ پتہ ہے آپ

Marfat.com

لوگوں کو کل کیا ہونے والا تھا۔ سترہ ہزار میل کی دوری سے ایک Asteroid زمین کے قریب سے گزرا، اس کے Splinter نے ایک ہزار بندے رشیا میں مار دیے۔ شہاب ثاقب، یعنی اس سے اُڑتے ہوئے ذرّوں نے روس میں ایک ہزار بندہ مار دیا، عمارتین برباد کر دیں۔ یہ ٹھیک ہے سائنس کہتی ہے کہ تین بلین سال کے بعد انسانوں نے ساری دنیا نے مرنا ہے۔ مگر اس کا کیا بنے گا جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ اگر میں آسمان سے ایک پتھر پھینک دوں تو تمہیں سراسر جلا کے بھسم کر دوں، خاک کر دوں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے کل دیکھا (روس میں جو شہابِ ثاقب گرا)، ہم نے تو اپنے اس قاتل پتھر کی فوٹو بھی لی ہوئی ہے۔ ایک پلک جھپکنے کی بات تھی کہ وہ زمین سے ٹکرا جاتا۔ ایک پلک جھپکنے کی بات' اور اَن گنت ایٹموں کا دھماکہ ہوتا، ساری زمین جل کے خاک ہو جاتی، ٹوٹ پھوٹ جاتی۔ کوئی چیز سلامت نہ رہتی۔ کوئی تہذیب برقرار نہ رہتی اور اَن گنت زندگیاں زیرِ زمین ہو جاتیں۔ زمین ہوتی تو زیرِ زمین ہوتے، فضاؤں میں ہی تتر بتر ہو جاتے۔ وہ خدا ہے جو بقول جناب علی کرم اللہ وجہہ آپ کی زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ جناب علی نے فرمایا کہ موت سے پہلے تمہاری سب سے بڑی محافظ موت ہے اور موت پر حکمرانی صرف اللہ کریم کی ہے۔ اور اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ تھیوری ہے کہ موت کا کون خالق ہے، زندگی کا کون مالک ہے، ہم نے کدھر جانا ہے۔ life thereafter کیا ہے life hereafter کیا ہے، ایک چھوٹے سے مسئلے کو اس کی فطرت کی رو سے ہم جانتے ہیں۔ بادام کو ذائقہ کس نے دیا ہے، انگور میں چاشنی کس نے رکھی ہے، پرندوں کی پرواز کا کون بانی ہے۔ ان ساری باتوں کا ایک طرف سے جواب مل جاتا ہے اور ان ساری باتوں کا جواب دوسروں کی طرف سے مشکوک ہے، اور Uncertain ہے، Unclear ہے، Indefinite ہے۔ کیوں نہیں انسان مانتا اللہ کو؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ آخر اتنی کیا مصیبت ہے اللہ کو مان لیتا۔ اللہ ان کی منت تو کرنے نہیں آئے گا۔ مگر انسانوں کا فرض ہے کہ بھئی تمہیں اچھی طرح نظر آتا ہے کہ ایک تھیوری ہر چیز Explain کر دیتی ہے، آپ کیوں نہیں اسے مانتے؟ اس کی ایک Reason ہے، بہت

Marfat.com

بڑی Reason ہے، میرا خیال ہے میں آپ کو بتاؤں گا تو آپ کو حیرت ہوگی۔ انسان کو سارے المیے برداشت ہو سکتے ہیں ، انسان کو ایک چیز برداشت نہیں ہوتی کہ He is no-body انسان کو ایک چیز نہیں برداشت ہوتی کہ I am no-body میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ جب آپ اینیمل کو دیکھتے ہو، باقی تخلیقات کو دیکھتے ہو، آپ کہتے ہو They are no-body, I am the master, you are no-body جب آپ خدا کو دیکھتے ہو اس کی پاورز کو دیکھتے ہو اس کی تخلیق کو دیکھ کر کہتے ہو We are no body ہم بھی ایک مخلوق ہیں بھیڑ بکری کی طرح' چیونٹیوں کی طرح ہم ایک مخلوق ہیں۔ اعلیٰ ترین ذہنی مراتب پر بھی جا کے ہم مخلوق ہیں۔ فتح کائنات کے باوجود ہم مخلوق ہیں۔ اعلیٰ ترین علمی مناصب کے باوجود ہم مخلوق ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ خدا کہے" قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً "(سورۃ البقرۃ: 124) یہ اور بات ہے "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً "(سورۃ البقرۃ :30) وہ علیحدہ، اللہ کی بات ہے۔ مگر پھر ہماری بے بسی کا عالم دیکھو، دوسری قوم والے عزازیل کو دیکھو کہ بلند ترین درجہ عزت پر بھی شیطان رجیم کو عزازیل لعین کو ایک دم احساس ہوا I am no-body, so no-body is nobody. جب انسان یہ دیکھتا ہے ناں، یہ متکبر انسان ہے ، مغرور ہے، اس میں خدا نے انانیت رکھی ہے، حکومت رکھی ہے۔ جب یہ سوچتا ہے ناں کہ اس اللہ کے ہوتے ہوئے میں کچھ بھی نہیں ہوں، میں zero level of existence پہ ہوں، یہ انکار کر دیتا ہے کہ "There is no God"

سنی حکایتِ ہستی تو درمیاں سے سنی
نہ ابتداء کی خبر ہے نہ انتہاء کی خبر

خواتین وحضرات! I come to the end کہ تمام فلسفہ حیات دو خیالوں پہ مبنی ہے۔ ایک وہ لوگ جو خدا کے توسط سے سوچتے ہیں، اور بے شمار وہ لوگ جو خدا کے بغیر سوچتے ہوئے فلسفہ وعلم وتاریخ کی نئی creative رائے صرف اس لیے create کر رہے ہیں کہ وہ

Marfat.com

خدا کو ماننا نہیں چاہتے۔ But frankly telling you اگر ہم Theory of everything دیکھیں تو خدا کی طرف سے ہر سوال کا جواب ملتا ہے اور اِن لوگوں کی طرف سے کسی سوال کا جواب پورا نہیں ہوتا۔

وما علينا الا البلاغ

Marfat.com

سوال وجواب

سوال: آپ سے ہمیں اتنی محبت ہے مگر آپ سگریٹ کیوں پیتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: مجھے بھی سواتی صاحب سے گلہ ہے۔ یہ اپنی بھری جواں عمری میں امریکہ گئے' ایسی فضول زندگی گزاری کہ کوئی عادت ہی نہیں بدلی (قہقہہ) اب میں بھی پوچھ سکتا ہوں سواتی صاحب! آپ کیا کرتے رہے ہیں؟ نہ کوئی شیشہء افرنگ کا روپ چڑھا، نہ کوئی چشم نیم باز واہوئی' جیسے گئے تھے ویسے ہمارے پاس واپس آ گئے۔ اگر وہ اپنی عادت وہاں جا کے نہیں بدل سکے، تو میں تو بیچارہ معمولی سا، پاکستان کے غم والم، کرب و بلا میں پلا۔ میرے پاس تو ایک یہی Relaxation تھی اور خدا ور رسول ﷺ کا کوئی واضح فتویٰ اس کے خلاف نہیں تھا۔ مولویوں کے فتویٰ پہ مَیں کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

سوال: Are we the people, experiment of God?

پروفیسر احمد رفیق اختر: Well, I think Experiment ذرا تلخ سا لفظ ہے کیونکہ Experiment کے پیچھے وہ توقعات شاید اس طرح کی نہیں ہوتیں، کنسرن نہیں ہوتا۔ میں آج بھی آپ یقین جانیے کہ حیران ہوتا ہوں کہ اتنی بڑی طاقتِ عظیم کو اتنے بڑے رب کو بے شمار کہکشاں کے مالک کو' جو ایک اشارے سے اپنی ہی کائنات کو درہم برہم کر سکتا ہے اس کو ہم سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے؟ مگر اکثر ایک سوال اگر آپ سوچو تو آپ کو کامن سا لگے گا' بڑا حیران کن سا سوال ہے جو میرے ذہن میں آتا ہے کہ ہر اچھی چیز خدا کی طرف سے کیوں آتی ہے؟ سوال پہ

Marfat.com

آپ غور کیجیے گا' میں نے ہمدردی کرنی ہے اللہ کا حکم ہے۔ میں نے ہمسایے کا خیال کرنا ہے، اللہ کا حکم ہے۔ میں نے جسم و جان کو صاف رکھنا ہے، اللہ کا حکم ہے۔ چوری چکاری سے نفرت، اللہ کا حکم ہے۔ سوچو تو سہی اتنی بڑی طاقت آخر اچھائی سے اتنی Concerned کیوں ہے؟ ہر اچھی بات خدا سے ہی کیوں ایشو ہوتی ہے؟ I think perhaps ایک اصول ہے کہ اگر میں تاریخی نظریے سے بھی دیکھوں تو قافلہء حیاتِ انسان جہاں سے چلا تھا' یہاں تک پہنچ نہیں سکتا تھا بغیر اس گائیڈنس کے، بغیر اس رہنمائی کے جو اللہ نے اپنے بندوں کے ذریعے ہمیں Provide کی ہے۔ جہاں یہ تباہی و ہلاکت اور بربادی کے سامان ہیں، وہاں آپ دیکھیں گے کہ لوگ کسی نہ کسی خدائی قانون کی مخالفت کر رہے ہیں اور ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ تمام فلاح و بہبود، ہماری تمام تر اچھائی خدا سے ایشو ہوتی ہے۔ اس لیے Experiment اس سے کچھ آگے بڑھ جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں سورج یہاں کیوں کھڑا ہے؟ سورج آگے پیچھے ہو جائے یا زندگی بھسم ہو جائے یا ہم فریز ہو کے رہ جائیں۔ اس جگہ کیوں کھڑا ہے جہاں وہ ہماری زندگی کی افزائش کر رہا ہے۔ چاند ادھر کیوں ہے؟ اگر آپ جبر و قدر کے سسٹم پہ غور کرنا چاہو تو آپ کو یہ حیرت ہوگی کہ بڑی احتیاط سے نسلِ انسان کی بقاء کے لیے، محبت کے لیے اس کو بچانے اور زندگی دینے کے لیے یہ پروردگار عالم کا Over concern تھا۔ مگر سب سے بڑا جو کنسرن ایک عجیب و غریب عادت میں ہے' جو قرآن کی پہلی آیت ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ربوبیت میں، رزق میں، مال و اموال میں، بقائے حیات میں اللہ کے ہاں نہ کوئی اپنا بندہ ہے نہ کوئی غیر بندہ ہے۔ سبھی اس کے ہیں۔ وہ بقائے حیات کے سامان سب کو مہیا کر رہا ہے۔ وہ ناراض نہیں ہوتا۔ اب دیکھو، قرآن حکیم کیا کہتے ہیں کہ ہم نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ دیا ہے۔ نیچے وہ Explain کرتا ہے، اس لیے کہ وہ ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ ان کو زندگی کے اسباب مہیا کرتے ہیں۔ اس معاشرے میں کیا ہو سکتا ہے جس میں اگر ایک عورت مرد کو پال رہی ہے تو یہ قوامیت پلٹ جائے گی۔ یہ سلسلہ ہٹ جائے گا کہ جو مہربانی ایک Excessive کوالٹی سے نکلتی ہے اس کا خلاصہ

Marfat.com

اللہ نے یہ کیا کہ ایک بات کے عوض اس نے ہمیں ایک Fragmentation سے بچا لیا۔خواتین وحضرات! غور کرنا وہ ایک بات کیا تھی۔ میں نے ایسا صاحبِ انصاف نہیں دیکھا۔وہ ایک بات یہ تھی کہ پیدا ہونے میں ہمارا اختیار نہیں تھا۔اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ بلا اور یہ مصیبت میں نے دیکھنی ہے تو بھلا میں پیدا کیوں ہوتا۔اگر میرے پاس چوائس ہوتی اور مجھے زندگی دکھائی جاتی اور مجھے کہا جاتا کہ ہلاکت و بربادی، یہ تردد، یہ مصیبت، یہ قضا سب تیرے پیدا ہونے کے ساتھ ہے تو شاعر کی طرح میں بھی کہتا:

مرا اے کاش کہ مادر نہ زادے

اے کاش مجھے ماں نہ جنتی۔ میں اس مصیبت میں نہ پڑتا۔پھر خداوند کریم نے وہ چاہا مگر چاہا تو اسے پتہ تھا کہ میں انسانوں کو زندگی کا چوائس نہیں دے رہا' اس نے ایک بات کہی۔اس کے بدلے اس نے آپ کے لیے ایک عجیب وغریب بات کردی: ''کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ'' (سورۃ انعام:12) ہم نے یہ عہد کرلیا کہ اس کے بدلے میں ہم تمام انسانوں پر رحم کریں گے۔تمام ذی حیات پہ رحم کریں گے۔ہم کتنی بھی بُرائیوں کے مالک ہوں، ہم کتنی بھی بڑی غلطیوں کے مرتکب ہوں، ہم کبھی بھی دامنِ رحمتِ پروردگار کی کسی نکڑ' کارنر کو کبھی Fill up نہیں کر سکتے ہیں۔یہ وہ کرم تھا جو یقیناً کسی Experimental مخلوق پہ نہیں کیا جا سکتا۔پھر جب آپ نے رحم دیکھنا ہو تو آپ یقیناً زمین سے اس کی مثال ڈھونڈیں گے۔خداوند کریم کو اندازہ تھا کہ میں ان کو کیسے بتاؤں کہ میں اتنا رحمان و رحیم ہوں۔سیرت ابن ہشام میں ہے ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کچھ مال بانٹ رہے تھے۔تو بدو اس طرح گرتے پڑتے تھے کہ آپ ﷺ کو دھکیل رہے تھے۔حضور پیچھے ہٹتے ہٹتے ایک کانٹے دار جھاڑیوں میں گر گئے۔پھر وہ اپنی چادر کو ان جھاڑیوں سے اتارتے تھے جو کانٹوں میں الجھی ہوئی تھی اور ساتھ کہتے جاتے تھے کہ کاش ان کو معلوم ہو کہ میں ان پہ کتنا مہربان ہوں۔

اللہ بھی تو بتانا چاہتا تھا کہ میں تم پر کتنا مہربان و رحیم ہوں تو خداوند کریم نے آپ کے

Marfat.com

ہاں سے ایک ایسے انسان کو پیدا کیا، جس کی پوری زندگی صرف اور صرف رحمت کی رِدا میں لپٹی ہوئی تھی۔ جس کو دیکھ کر ہم قسم کھا سکتے ہیں کہ اللہ کا رسول رحیم و کریم ہے، رؤف ہے اس سے زیادہ مہربان ذات اس سے زیادہ کریمانہ نفس انسان زمین پر نہیں پیدا ہوا۔ جب یہ دو چیزیں ہمارے سامنے ہوں، رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں، اگر رسول اللہ اتنے مہربان ورحیم وکریم کے بندے ہو کر اتنے مہربان ہیں تو خدا کتنا مہربان ہوگا۔ اس لیے یہ Experimentation نہیں ہے He has a very special concern with us۔ کیا وہ Experimentation کر سکتا ہے جو آسمان پہ بیٹھا ہوا یہ کہے: ''یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ'' (یٰس :30) اے لوگو! تمہیں میرے پاس آنے کی آرزو ہے، میں نے تمہیں عقل دی، اسباب دیے، سمجھنے کی صلاحیت دی، اس لیے کہ تم اپنے رب کو پہچان کر اس کے قریب آ سکو۔ پھر بھی تم بھاگے جاتے ہو۔ تم کچھ بھی نہیں سنتے ہو۔ تم ان پتھروں کی آغوش میں جا کے گرتے ہو۔ حالاتِ نفس کے قیدی ہو۔ یقیناً یہ Experimentation نہیں ہے۔ I can peep into the heart of God. I can understand جو علامات اللہ نے زمین پہ رکھی ہیں بندوں کے ذریعے کہ خدا کا کنسرن انتہائی مشفقانہ اور مہربانہ ہے: ''وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً'' (سورة البقرة:30)

ڈاکٹر عبدالجلیل: ایک سوال کے جواب کا ایک پہلو وہ بھی ہے جو ہم نے مئی ۱۹۹۹ میں پروفیسر صاحب سے سنا تھا کہ دراصل خدا تنہا تھا اور اس کے اردگرد جو کچھ بھی تھا وہ تابع فرمان تھا۔ کسی کے پاس کوئی انتخاب نہ تھا۔ تو خدا نے چاہا کہ میں ایک ایسی تخلیق کروں جو سوچ کے، سمجھ کے، عقل کے استعمال سے مجھ تک پہنچے۔ تو تخلیقِ انسان کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ایک چھپے ہوئے خزانے نے کوئی معترف چاہا۔

سوال: عقل واقعتاً اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہے لیکن اگر یہ انسان کی رہنمائی کے لیے کافی ہے تو پھر انبیاء ورسل کی ضرورت کیا تھی؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: عقل کے لیے۔ چونکہ اعلیٰ ترین پیکرانِ عقل وہی تھے۔ عقل نے یہاں کہیں قیام تو پانا تھا۔ خداوند کریم نے اپنے پیغمبرانِ وقت کو سب سے بہترین درجہء عقل عطا فرمایا اور سب سے بہترین درجہء عقل....... ابھی پچھلے لیکچر میں مَیں نے آپ کو Explain کیا کہ ہم کائنات کی کسی تھیوری پہ مستقل نہیں رہ سکتے، کسی نظریے کو نہیں اپنا سکتے۔ صرف ایک اللہ ہے اور اللہ کی وہ ذات جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے آشنا فرمایا کہ جب ہم خدا کی طرف سے دیکھتے ہیں اس مینوئل آف یونیورس کو دیکھتے ہیں جو قرآن حکیم میں ہے تو ہمیں ہر چیز کی وضاحت مل جاتی ہے اور کوئی ایسا خفیہ نکتہ نہیں رہ جاتا جسے Explain نہ کیا گیا ہو۔ ابھی دنیا شاید آدھے رستے میں ہو۔ ابھی دنیا نے اپنے آپ کو سمجھا نہ ہو۔ ابھی اپنے آخری مقام کو دیکھا نہ ہو مگر ایک بات حقیقت ہے، قرآن اپنے آخری مرحلے سے آگے گزر چکا ہے۔ قرآن قیامت بیان کر چکا ہے۔ آپ کا انجام دے چکا ہے بلکہ اس انجام سے آگے کے مقامات کی نشاندہی کر چکا ہے۔ تو ہمارے پاس ایک ایسا نظریہء پروردگار ہے، عقل کے ذریعے ہوشمندی کے ذریعے فہمِ قرآن کے ذریعے تدبر کے ذریعے کہ ہم اللہ کے رسولوں سے وہ پیام لے کر اگر اس کو اچھی طرح سمجھیں تو ہم یقیناً اس کائنات کی گتھی کو سلجھا سکتے ہیں۔

سوال: 'How to digest and accept the feeling of being no-body? اور ان سے کیسے نبٹا جا سکتا ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: بڑا اچھا سوال ہے۔ تمام دنیا میں حقیقت پسندی کو بڑی اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جو حقیقت پسند نہیں ہوتے ان کے بارے میں ہمارا خیال ہوتا ہے یہ مجنون ہیں، غبی ہیں پاگل ہیں بے شعور ہیں۔ شاعر ہوں گے، بہت اچھا لفظ دے دیتے ہیں۔ میں خود بھی رہا ہوں تھوڑی دیر، قافیہ و ردیف کی کشمکش میں رہا ہوں۔ شاید اس قسم کے لوگ ہوں گے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ سب سے بڑی حقیقت پسندی یہ ہے کہ انسان اپنے مقام کو تکبرات کے ترازو میں نہ تولے اور اپنی حقیقت پہچانے۔ میرا یقین ہے کہ جب انسان اپنی حقیقت پا لیتا ہے تو ابدالآباد تک

Marfat.com

اسے کوئی ذہنی جسمانی کوفت نہیں ہوتی۔ یہ کریڈٹ ہے جو ہم سب کو سمجھنا چاہیے۔ اور اقبالؒ نے اس شعر میں بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ نازپروردہ مخلوق ہیں تو خدا کے بندے کہہ سکتے ہیں کہ

مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

باوجود اس کے کہ میں مخلوق ہوں مگر جس انداز سے مجھے Build کیا گیا، جس طریقے سے مجھے آگے بڑھایا گیا، جو مجھے عزت بخشی تو اقبال کہتا ہے کہ

مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

کہ میں اپنی بندگی کے مقام پر اتنا نازاں ہوں کہ اگر خدا مجھے اپنا تفاخر بھی عطا فرمائے تو میں بندہ ہونا پسند کرتا ہوں۔ اور آپ کے محبوب، عالی مقام اور مرشدِ عقل و فہم، سرکارِ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، ایک دن کوفت ہو رہی تھی۔ گھر فاقے سے تھا۔ دو تین دن گزر گئے تھے۔ پہاڑ پہ چڑھے اور ایک گلہ کیا۔ فرمایا کہ لوگوں کے، اہلِ کفر کے در و دیوار سونے چاندی کے ہیں، کیا آلِ محمد ﷺ کے لیے ایک وقت کا کھانا بھی نہیں۔ تو آسمان میں تڑاکا سا ہوا' شور پڑا، جبرائیلِ امیں فوراً اترے۔ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپ کی اس بات سے تو آسمانوں کا دل لرز گیا ہے۔ آپ حکم کیجیے خدا نے آپ کو چوائس دیا ہے۔ یا نبیء بادشاہ بن جائیں یا نبیء عبد بن جائیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں' اور جب جبرائیل یہ بات کہہ رہے تھے تو انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کرتے جا رہے تھے۔ مگر حضورؐ کو پتہ تھا کہ انہوں نے کیا مانگنا ہے۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا میں نبیء عبد کی حیثیت سے خوش ہوں، میں نبیء بادشاہ نہیں ہونا چاہتا۔ مگر اللہ نے وہ ایسی دعا قبول کی کہ وہ عبد بھی ہوئے اور بادشاہِ زمان و مکاں بھی ہوئے۔

سوال: روزِ قیامت جب شیطان کے Followers زیادہ ہوں گے تو کیا وہ اپنا دعویٰ جیت جائے گا۔ اللہ کو یہ کیسے گوارا ہو گا کہ شیطان اپنے کام میں اتنا کامیاب ہو جائے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: اگر آپ غور کیجیے تو دعویٰ جس وقت اسٹیبلش ہوا ہے اس وقت

Marfat.com

ایک فردِ واحد پہ ہوا ہے' یعنی آدم پر۔ نہ شیطان کو پتہ تھا' صرف اللہ کو پتہ تھا کہ اس کی ذرّیت سے کون سے لوگ آنے والے ہیں کون سے نہیں۔ تو دعویٰ کی حیثیت اس Singular human being سے مختص ہوگی جو اس وقت موجود تھا اور وہ آدم علیہ السلام تھے۔ اور جب بہکاوٴں کے باوجود آدمؑ پلٹ گئے اور خدا سے مدد چاہی۔ جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کی کہ توبہ کا انسٹیوشن شیطان کا نہیں ہے، بندے کا نہیں ہے، خدا کا ہے۔ اس نے خود انسان کے لیے یہ انسٹیوشن create کیا ہے اور اس کی ضمانت ہے کہ وہ ہر صورت آپ کو بخشے گا۔ جب اس نے بخش دیا تو آدمؑ یہ Battle جیت گئے۔ آپ کو پتہ ہے فرض کفایہ کس کو کہتے ہیں کہ اگر پوری امت میں سے ایک شخص بھی وہ ادا کر دے تو پوری امت کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بنی آدم میں ایک فرد بھی اللہ کی حمایت میں اور خدا کی محبت میں سرخرو ہو جائے گا تو وہ دعویٰ کی ایک سچائی ہوگی۔ دیکھیے خدا نے اس میں بھی فرق رکھا۔ جب شیطان نے کہا کہ اے پروردگار! میں ان کے دائیں سے آوٴں گا، بائیں سے آوٴں گا، اوپر سے آوٴں گا نیچے سے آوٴں گا ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ تو فرمایا میں نے تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے جہنم میں مقامات لکھ دیے ہیں۔ مگر یہ ایک بات سن لو تُو اس بندے کو کبھی گمراہ نہیں کر سکے گا جس کے دل میں ایک ذرّہ برابر بھی میرے لیے اخلاص ہوگا۔ بات یہ ہے کہ Anybody who accepts God اس کو ایک ذرہ اخلاص صرف پیدا کرنا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سوال: متشابہات پر جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ہمیں کچھ نہیں بتایا تو جو آپ نے غور و فکر کیا ہے اس کا سورس آف نالج کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: (اس کا سورس آف نالج) اللہ اور اس کے رسولؐ ہیں۔ فرینکلی یہ نہیں کہ نہیں بتایا۔ متشابہات کی بنیادی سورس اللہ ہی ہے اور اس کے رسول ﷺ ہی ہیں۔ اس

Marfat.com

لیے کہ میری پوری اس ریسرچ کا جو بنیادی مآخذ تھا وہ ایک حدیثِ رسول تھا۔ ہوسکتا ہے، میں آپ کو ایک میتھڈولوجی بتاؤں، دو چار واقعات میں اگر آپ بھی تجسس کرتے تو شاید پا ہی لیتے۔ یہ علیحدہ بات ہے ایک بندہ Specilized effects کو جا رہا ہوتا ہے ایک General effects کو جا رہا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ کے رسول ﷺ شبِ قدر کی ساعت بتانے کے لیے نکلے تو مسجد میں دیکھا کہ اصحاب آپس میں لڑ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اب اسے ڈھونڈو۔ ذرا سی زُود رنجی کے باعث جو مسلمانوں میں ہوئی' خدا کے رسول ﷺ نے اس ساعت کا اعلان واپس لے لیا' شبِ قدر کی جو علامات وہ یقیناً بتانے نکلے تھے۔ آپ یہ کہنے نکلے تھے میں تمہیں بتاؤں شبِ قدر کون سی رات ہوتی ہے؟ وہ اعلان اس لیے واپس لے لیا کہ مسجد میں دو مسلمان آپس میں تلخ کلام تھے۔ اب دیکھیے ہوسکتا ہے اس واقعے کو پڑھ کے آپ چھوڑ دیں۔ مگر مجھے بڑا تجسس تھا کہ آخر وہ کون سی ساعت ہوسکتی ہے۔ تھی تو تھی ناں۔ تھی تو بتانے نکلے تھے۔ وہ ساعت تھی ناں۔ یہ تو نہیں وہ فرض کیا گیا، کچھ نہ کچھ اس پہ سوچا جاسکتا ہے۔ تو میں اس پہ سوچتا رہا کہ وہ ساعت کون سی ہوسکتی تھی اور میں دعا بھی مانگتا رہا کہ کوئی مجھے Clue مل جائے۔ بظاہر تو دس دن ہیں، دس دن میں کوئی ساعت ضرور ہوگی جو حضور ﷺ بتانے نکلے ہوں گے۔ اتفاق سے میں نے پھر اور اس کے ساتھ منسلکہ حدیث پڑھی کہ جبرائیل کا دن جمعرات ہے اور اللہ کا دن جمعہ کا ہے۔ پھر میں نے قرآن کی آیت پڑھی تو پتہ لگا: ''تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ''(سورۃ القدر) کہ آسمان سے ملائکہ روح اترتے ہیں اور روح حضرتِ جبرائیل کا لقب ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ تمام جو بکھرے بکھرے اشارات تھے Collect ہونے شروع ہوگئے اور وہ اس طرح ہوئے کہ چونکہ جبرائیل اترتے ہیں آسمان اول پر جہاں اللہ خود ہوتے ہیں۔ تو اللہ کا دن جمعہ کا ہے، جبرائیل کا دن جمعرات کا ہے. شاید کسی بھی ان دس دنوں میں یہ ساعتِ کریم بڑی مشکل سے آتی ہوگی کہ جمعرات بھی ہو جمعہ بھی ہو اور اس کی درمیانی شب، شبِ قدر کی ہونی چاہیے۔ اور کوئی بات ہو نہیں سکتی۔ جب آپ ترجیحات کے lesson میں ہوتے ہو، آپ کو پتہ ہوتا ہے کہ Priorites کدھر کدھر جا رہی

Marfat.com

ہیں۔ مثلاً اگر جمعرات ایسی آ جائے، جس کی شام ہو اور اگلا دن جمعہ کا ہو' جبرائیلِ امین بھی ہوں گے اللہ کا دن بھی ہو گا وہ رات بھی بیچ میں ہو گی This is just my estimate اب سوال یہ پیدا ہوا اگر یہ رات نہ آئی آخری عشرے میں پھر ہم کیا کریں گے؟ پھر آپ یقین جانیے کہ پھر قول فیصل ہے کہ وہ ستائیسویں رمضان ہو گی۔ جس میں قرآن پورا ہوا۔ جس دن یہ قرآن اترا تھا اس دن وہی رات تھی جو ستائیس رمضان، جمعرات اور جمعہ کے درمیان تھی۔ اسی طرح جب متشابہات میں مَیں غور کر رہا تھا تو ایک حدیث میرے سامنے آئی اور حدیث یہ تھی' مسندِ اہلِ بیت میں یہ حدیث تھی کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا: کہ اے علیؓ یہ کیا بات ہے کہ بعض لوگ اتنے نیک نہیں ہوتے، اچھے نہیں ہوتے مگر ہمارے دل ان کو کھینچتے ہیں اور بعض لوگ بڑے مقدس بڑے پاکباز بڑے نیک ہوتے ہیں مگر ہمارے دل نہیں ان کو جاتے۔ تو حضرت علیؓ نے کہا امیر المومنین یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جنود ارواح کے مرتّب ہوئے جب ارواح کے لشکر بنائے گئے تو اللہ نے کچھ ارواح کی کچھ سے انسیت ٹھہرا دی اور کچھ کی کچھ سے مخالفت ٹھہرا دی۔ ایک چیز تو بڑی واضح ہو گئی کہ ارواح آنے سے پہلے ہی Promising animosity بھی رکھتے ہیں اور ایک پرامسنگ موافقت بھی رکھتے ہیں۔ اب سوال یہ کہ وہ اسماء کون سے ہو سکتے ہیں جن کی آپس میں مخاصمت یا محبت ہوتی ہے؟ دیکھیں ہم ارواح کو روحوں کی حیثیت سے نہیں پہچانتے۔ ہم ان کو اسماء کی حیثیت سے پہچانتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اکرم ہے تو میں تو اس کی روح کی شناخت نہیں رکھتا مگر نام تو جانتا ہوں کہ اس روح کا نام اکرم ہے۔ اس بدن کا روح کا نام اکرم ہے۔ اسی طرح اگر میں کسی دوسرے شخص کو دیکھتا ہوں اس کا نام ''ف'' سے شروع ہوتا ہے تو میں اس کی روح کو...... روح تو نظر نہیں آتی، اتنی باریک chip ہے کہ ہزاروں اور کروڑوں درجہ کی اگر بڑی دوربین ہو تو بھی نظر نہ آئے۔ مگر اس کا ایک نام ضرور ہے۔ تو پھر میں نے خیال کیا' آپ کو پروسیجر بتا رہا ہوں اس پہ زیادہ غور نہ کیجیے گا۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ نے کچھ اسماء کے گروپس بنائے ہوئے ہیں۔ آپ جانتے

Marfat.com

ہوناں حروفِ مقطعات ''الف لام میم''، ''حم''، ''عسق''، ''کھیعص''، ''ال ر''، ''ال م ر''۔ تو ایک بات تو کنفرمڈ ہے ناں کہ جو اسماء قرآن میں آئے ہیں ان میں مغائرت نہیں ہو سکتی۔ ان میں کوئی چیلنج نہیں ہوسکتا۔ جو گروپ اللہ نے بنائے ہیں یہ موانست کے گروپ ہیں۔ یہ دوستی کے گروپ ہیں۔ So that was the beginning کہ حروفِ متشابہات کے اس علم کو میں نے اس بنیادی رُول پہ آگے بڑھانا شروع کیا۔ باقی آپ سے بھی خدا کچھ ڈیمانڈ کرتا ہے۔ وہ Observation ڈیمانڈ کر رہا ہے وہ انڈرسٹینڈنگ ڈیمانڈ کر رہا ہے۔ دیکھیں آپ سوچیں گے کس قسم کی یہ فیصلہ کن بات تھی کہ جب اللہ نے کہا میں نے نفسِ انسان کی شکل میں اپنا سب سے بڑا مخالف پیدا کیا ہے۔ اللہ اور نفس میں دشمنی ہوگئی ناں، ہوگئی ناں مخالفت۔ اللہ کے سامنے تو نفس کچھ بھی نہیں مگر جب انسانوں میں 'الف' اور 'نون' سامنے آئیں گے تو لڑ پڑیں گے۔ (مسکراتے ہوئے) شکر ہے میرے اور اعظم صاحب کے اسماء ایسے نہیں، ہمارے درمیان کوئی ایسی مخالفت پائی نہیں جاتی۔ اسماء کی موانست اور مخالفت کا یہ معاملہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا علم ہے جو خالی انسانوں پہ نہیں ہے، یہ شہروں پر ایک قطرے سے دوسرے قطرے پر، ملاپ پر، ہر ایک پر حاوی ہے How can we possibly understand? کیونکہ انسان بہر حال اتنا ویل انفارمڈ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسماء کے ملنے جلنے سے جو Maximum possiblities پیدا ہوتی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں، ایک کامن ذہن میں اس کی گرفت نہیں آ سکتی۔ All we can do without any stupid claim which people usually do ہم صرف یہ کر سکتے ہیں کہ ہم ممکنہ حد تک اس علم کی اتھاہ گہرائیوں میں سے شاید ایک ذرۂ نایاب اٹھالیں، اور اس کی بھی روشنی اتنی زیادہ ہوگی کہ میرا خیال ہے کائنات میں اجالا ہو جائے گا۔ متشابہات کے یہ رُولز ہیں۔ اس سے آگے شاید کچھ نہیں۔

سوال: آپ ذکر کے لیے اکثر اسمائے حسنٰی کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا ہر شخص کے لیے مختلف اسماء ضروری ہوتے ہیں اور کیا ایک خاص تعداد ضروری ہے؟ مثلاً اگر 70 دفعہ بتایا گیا ہو

Marfat.com

تو 69 دفعہ بیکار ہو گیا یا 75 دفعہ غلط ہو جائے گا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: نہیں صاحب! ایسا نہیں ہے۔ اسماء میں آپ ایک دفعہ پڑھو تو بھی ثواب ہے، دس مرتبہ پڑھو تو بھی ثواب ہے۔ حضرت ابودرداءؓ کی حدیث ہے کہ جس نے تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر ایک دفعہ سورۃ حشر کی تلاوت کی: "هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (22) هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (23) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ "(سورۃ الحشر) تو حضرت ابودرداءؓ کی حدیث ہے کہ ستر ہزار ملائکہ دن سے رات تک آپ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اب نہ ہم ملائک دیکھتے ہیں نہ ہمیں پتہ وہ کہاں ہوتے ہیں، کدھر سے آتے ہیں، کس بازو چلتے ہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے مگر علاماتی طور پر یہ انکشافات ہمیں سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ ہر اسمِ الٰہی کے پیچھے ملائکہ اس اسم کی خدمت میں براجمان ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس کی تلاوت کرتا ہے تو وہ فوائد اس کو ملتے ہیں مگر یہاں میں آپ کو وارن کروں کہ ملائکہ کو کوئی قوت میں نہیں لے سکتا۔ یہ کہ ملائکہ کی تسخیر نہیں ہے۔ کوئی ایسی تسخیر نہیں ہے مگر تسبیح اور تلاوت ایک مقدم عادت ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ کے بے شمار ملائکہ کو خدا آپ کی خدمت کی اجازت دیتا ہے۔ خدا ان کو آپ کی محبت کی اجازت دیتا ہے اور وہ آپ کے نگران ہوتے ہیں' آپ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح علوم سفلی میں جیسے عملِ حاضرات ہوتا ہے' جنات کا عمل ہوتا ہے اور اس کے لیے آپ کو بہت ساری اذیت اور Concentration اٹھانی پڑتی ہے، جب تک آپ کی دماغی گرفت سلامت رہتی ہے وہ آپ کا ساتھ دیتے ہیں مگر جونہی آپ کی دماغی صلاحیت متاثر ہوئی، وہیں آپ کی زندگی برباد کر کے نکل جاتے ہیں۔ اس لیے علومِ حاضرات کے دعویٰ بڑے لوگ کرتے ہیں But in my life, I have seen so

Marfat.com

many peopleان میں مَیں نے شاید ایک آدھ میں بھی سچائی نہیں دیکھی ۔ دیکھیں آپ کی سوسائٹی میں کچھ لفظ رائج ہو جاتے ہیں' یہ سفلی عمل ہے، یہ علوی عمل ہے۔ یہ ساری Fradulant چیزیں ہیں' یعنی آپ کے ذہن میں ایک دم سے کوئی کہے کہ سفلی عمل ہے تو آپ کے ذہن میں ایک جھٹکا لگتا ہے۔ آپ کی اپنی فکر مندی ہی سفلی عمل بن جاتی ہے۔آپ کی کوفت آپ کی پریشانیHabitually mind is obsessionalوہ عادت پکڑتا ہے، ترتیب پاتا ہے۔ آپ اسی کو دہرانا شروع کر دو گے کہ مجھ پر جادو ہوا ہے، مجھ پر تعویذ ہوا ہے۔ تمام خواتین اسی طرح کرتی ہیںEven today تمام مرد بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اگر کام چھوٹ گیا تو سفلی عمل ہے۔ کسی نے تعویذ کیا، کوئی جن ہے، کوئی چیز بھی آپ کی ذرا سی نقصان میں چلی جائے تو آپ بجائے خدا کی مرضی کے، جنات، بھوت پریت اور تعویذوں کا اثر بتاتے ہیں۔ یہی اَصلی جادو ہے۔شیطان یہی آپ سے چاہتا ہے کہ آپ حاکمیتِ پروردگار کو تقسیم کر دو۔آپ اللہ کی مرضی اور اس کے بتائے ہوئے کاموں کی جگہ اپنی غلطیوں کو اور اس غلط انڈرسٹینڈنگ کو وجود دو کہ یہ سارا فلاں کا اثر ہے، فلاں کا اثر ہے۔ وہ اللہ جو کہتا ہے: ''وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ'' (سورۃ البقرۃ: ۲۴۵) میں ہی قبض کرتا ہوں رزق کو، میں ہی کشادگی دیتا ہوں۔ وہ اللہ جو کہتا ہے میں ہی مرض دیتا ہوں، میں ہی شفا دیتا ہوں۔ میں ہی سانس دیتا ہوں، میں ہی سانس کھینچتا ہوں، بتاؤ آپ ساری کی ساری قوتیں تعویذ والوں کو دے دو تو خدائی کہاں جائے گی۔کون سا آپ کا ایمان ہے؟ کون سا آپ کا یقین ہے؟ میری بات آپ توجہ سے سن لو کہ اس قسم کی باتوں کو صرف ایک یقین کے ساتھ بدلا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی اس قسم کی کوئی بات آپ کو بتائے' اس قسم کا احمقانہ شعور آپ کو دے تو آپ ایک جملہ بول دو، صرف ایک جملہ کہ: ''آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ'' کہ میں تمہاری باتوں پہ یقین نہیں رکھتا، میں تو اللہ اور اس کے رسولؐ پہ ایمان لایا ہوں۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سے بچ جاؤ گے۔ باقی رہا سوال گننے کا تو گنتی نہیں ہوتی۔ جو تین سو مَیں لکھتا ہوں یہ اس لیے لکھتا ہوں کہ ہم عادت کے قیدی ہیں۔ ابھی تمباکو نوشی کے متعلق سوال پوچھا گیا تھا' سگریٹ

Marfat.com

عادت بن گئی ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں ایک عادت کی وجہ سے پیتا جاتا ہوں' کبھی دل نہیں بھی ہوتا۔ انسان عادت کا قیدی ہے۔ اسی طرح جب آپ اس کو تھوڑا عادت دے دو گے پھر آپ کی ذات اور نفس اور آپ کا وجود اس تسبیح کو ترک نہیں کرے گا۔ صرف اس لیے یہ تعداد مقرر کی جاتی ہے۔ اگر یہ تعداد مقرر نہ ہو تو پھر آپ ایک دن میں ہزار مرتبہ پڑھیں گے اور دوسرے دن بالکل ہی بھول جاؤ گے۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو سب سے بہتر عمل کون سا لگتا تھا؟ فرمایا: تھوڑا مگر متواتر۔

سوال: اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے، واحد ہے، لاشریک ہے۔ جب دیکھا ہی نہیں تو گواہی کیسی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دیکھنے پہ کب گواہی ہوتی ہے؟ ہوا کو دیکھتے ہو آپ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ بے شمار چیزوں کو نہیں دیکھتے۔ آپ اس وائرس کو دیکھتے ہو جو کینسر Cause کرتا ہے۔ مگر اس کے Effect کو مانتے ہو۔ آپ جانتے ہو کہ جب گرد و غبار اُڑتا ہے، جب اس میں آلائش شامل ہو جائے تو آپ کہتے ہو آج ہوا بڑی تیز چل رہی ہے، آج آندھی آرہی ہے'

کبھی نرم نرم چلتی ہے سحر گاہ نسیم آہستہ خیزد
کہ تاز برگِ گل شبنم نہ رے زرد

کبھی ایسی صبح کی ہوا چلتی ہے کہ پھول کی پتیوں سے قطرہ بھی نہیں گرنے دیتی' ایسی نرمی سے چلتی ہے تو اثرات سے بہت ساری چیزیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ہمیں تو شاید اپنا بھی یقین نہیں ہوتا کہ ہم موجود ہیں کہ نہیں۔ ہم بھی شاید اپنے اثرات سے پہچانے جاتے ہیں۔ کہ جب کوئی دوسرا میری آواز سن لیتا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ میں ہوں۔ جب وہ کان پھیر کے چلا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں، میری تو اس نے پرواہ ہی نہیں کی' مجھے تو اس نے دیکھا ہی نہیں۔ تو دیکھنے سے کوئی بات طے نہیں ہوتی۔ ہم ہر چیز کے اثرات سے اس کو پہچانتے ہیں۔ اللہ اس چیز سے پہچانا جاتا ہے جو وہ کرتا ہے۔ Allah that who does like a God۔ اگر ایک اڑن تشتری اُوپر آجائے اور

Marfat.com

آواز آئے: اَنَـا رَبُّ الْـعَـالَمِيْن آپ کہتے ہو چل چل کام کر اپنا۔ ایک لوہے کی چھوٹی سی طشتری ہی تو ہے۔ میں نہیں اس کو خدا مانتا۔ وہ آگے سے جواب دے مانتے ہو کہ نہیں ورنہ تمہیں کرشمہ کر کے بتاؤں۔ تو آپ کہتے ہو، کیا دکھائے گا ہمیں؟ وہ کہتا ہے میں تم سب کو مار دیتا ہوں اور پھر سب کو زندہ کرتا ہوں، اپنے گواہ چن لو۔ دس بندے آپ علیحدہ کر دیتے ہو۔ پھر اڑن طشتری سے ایک شعلہ سا لپکتا ہے، ایک کروڑ بندہ مر جاتا ہے، اب آپ کو پکا یقین ہو جائے گا کہ خدا ہے۔ پھر جب دوبارہ زندہ کرے گا تو آپ کے پاس اس کو نہ ماننے کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔ حالانکہ وہ آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ یہی حال بنواسرائیل کے ساتھ ہوا تھا' یاد ہے آپ کو؟ نہیں مانتے ہم تیرے خدا کو' سامنے کیوں نہیں آجاتا: ''فَـاَخَـذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ''(سورۃ البقرۃ:55) اس نے کہا اچھا! ان کو ایک آسمانی بجلی اچک کے لے گئی۔ تب وہ حضرت موسیٰ کے پاؤں پہ گرے، کیسا پیغمبر ہے تُو۔ تُو جانتا تھا کہ اللہ ہے، ہمیں مروا دیا، دیکھو، ہمارے بھائی بند مرے پڑے ہوئے ہیں پلیز ان کو واپس لاؤ: ''ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ''(سورۃ البقرۃ :56) پھر ہم نے تمہیں موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر کرنے والے بنو۔ So it's vision, it's not necessary that you should see at Him to believe

ڈاکٹر عبدالجلیل: پروفیسر صاحب ہی کے الفاظ میں کہ God is not known by the person He keeps, He is known by the functions He keeps

سوال: عقل کا معیارِ علم کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: Well دیکھو عقل کا ایک معیار دنیا والوں نے قائم کیا ہوا ہے کہ More your brain cells is open, you are capable of knowing more اور پھر انہوں نے آئن سٹائن کے برین سیل کھول کے دیکھے، پتہ لگا دو لاکھ استعمال

Marfat.com

ہوئے۔ فی الحال اسی کو ہم عظیم جینئیس ماننے کے چکر میں ہیں۔ مگر سیلز یا دماغ کی استعداد فیزیکل ہے اور اگر واقعی دماغ کھلتا ہے تو صرف اللہ کے ساتھ کھلتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں بھی دماغ رکتا ہے وہاں ایک بت خانہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تمام Religion میں، فلاسفی میں، ہسٹری میں لوگ کہیں نہ کہیں جا کے رک جاتے ہیں۔ جب آدمی اس پیٹرن پہ جا کے رک جاتا ہے اس کا ایک Cadre ہے اس کے جملے سے نکلتا ہے، اندازِ زندگی سے نکلتا ہے۔ یعنی یہ آپ دیکھو گے کہ آپ یہ توقع نہیں کر سکتے کہ ایک اَن پڑھ آپ کو ایک اچھا شعر سنائے۔ بہت رٹا لگانا پڑے گا، دس سال مشق کرنی پڑے گی۔ آپ توقع نہیں کرتے کہ ایک میٹرک کا طالبعلم، ایم ایس سی کے فارمولے آپ کو پڑھائے۔ تو جتنی برین کی استعداد ہوتی ہے وہ آگے بڑھتی جاتی ہے۔ ہوا یہ کہ آپ نے پی۔ ایچ۔ ڈی کر لی۔ اب پتہ لگا کہ آپ بڑے پڑھے لکھے ہو عالم ہو دانشور ہو۔ مگر اس کے بعد آپ کی تعلیم رک گئی۔ بہت حد ہوا تو دو چار آپ نے مقالے لکھ کر بتایا کہ میں پی ایچ۔ ڈی ہوں۔ ایک بڑے اچھے فلاسفر نے لکھا کہ دنیا میں عظیم ترین ترقی Continuous کبھی بھی نہیں ہوئی۔ یہ نہیں ہے کہ ایک اصلاح آ گئی ہے اس کے اگلے دن دوسری آ جائے۔ بلکہ آپ گریویٹی اور ریلیٹیوٹی میں وقت کا فرق دیکھیں تو آپ کو لگے گا کہ دنیا میں آیا کیا ہے۔ دو چار فارمولوں کے سواء جو ابھی تک انسان نے ڈسکور کیا اور آیا کیا ہے؟ اس لیے صرف ایک صورت ہے کہ آپ کسی ایسے صاحبِ علم کے پاس رہیں کہ جس کا علم ختم نہ ہو اور آپ کی تربیتِ علم ختم نہ ہو۔ آپ ذرا غور کرو وہ صاحبِ علم کون ہے جو ایک اُمّی کو پہلا سبق پڑھنے کا دیتا ہے۔ اگر آپ نے قرآن پہ غور کیا ہو، خدا کو دیکھا ہو، اپنے اللہ کو دیکھا ہو تو He is not more interested in anything than آپ کو تعلیم دے کہ: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ آپ حیران نہیں ہوتے یہ کس قسم کا مذہب ہے، کس قسم کا اللہ ہے، کس قسم کا پیغمبر ہے کہ پہلا lesson یہ نہیں ہے کھاؤ کیسے، پیو کیسے، کپڑا کیسے پہننا۔ پہلا قرآن کا سبق ہی اس بات پہ ہے کہ "پڑھ"۔ دانشور بن ہم نے تمہیں قلم سے لکھنا سکھایا۔ ہم نے تمہیں وہ بات سکھائی ہے جو تم

Marfat.com

جانتے نہیں تھے۔ تو وہ کیسا پروردگار ہوگا جس کے ساتھ آپ کی وابستگی ہے کہ جو اپنے محبوب ترین بندے کو، پہلے ہاتھ جو advise issue کر رہا ہے وہ کوئی کھانے پینے کی نہیں کر رہا، عبادت کی نہیں کر رہا۔ بلکہ پہلے ہاتھ کہہ رہا ہے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورۃ العلق) شاید اسی وجہ سے آپ ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہو۔

یہ اصول ہے اور علم بڑھتا ہے صاحبِ علم کے ساتھ اور اللہ سے بڑھ کے علم والا کوئی نہیں ہے۔ وہ خالقِ عقل ہے اور خالقِ علم ہے۔ اس لیے جو لوگ خدا کے ساتھ ہوتے ہیں وہ سب سے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ اسی لیے قرآن میں اس نے کہا: فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النحل: ۴۳) اگر کوئی بات نہیں پتہ تو آئیں بائیں شائیں نہ کرو، ادھر ادھر نہ جاؤ بلکہ اہلِ ذکر سے جا کے پوچھو۔ مگر اہلِ ذکر کی بنیادی تعریف یہ ہے کہ: اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ آل عمران: ۱۹۱) کہ وہ اللہ کو اٹھتے بیٹھتے یاد بھی کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیقات پہ غور بھی کرتے ہیں۔ تو اللہ کے عالم جو ہیں وہ پریکٹیکل ایجوکیشن بھی رکھتے ہیں۔ اب یہ تو کوئی تُک نہیں ہے کہ آپ اللہ کے لیے اچھی بھلی پی۔ ایچ۔ ڈی کی کلاس ختم کر کے بھاگتے پھرو۔ آپ اپنی تعلیم کا نقصان You are not pleasing God when you are not learning یہ بات سن لیجیے you are not pleasing God یہ کوئی تماشا نہیں لگا ہوا۔ خدا تو یہی کہے گا آپ سے کہ بھئی ادھر آ کے جو پڑھنا ہے، جو تمہیں انفس و آفاق کی آیات پڑھا رہا تھا وہ تم نے کیوں نہیں پڑھیں۔ اگر تمہیں علم حاصل کرنا تھا، جب وہ اپنے لیے بات کرنے کی اہلیت کا ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (سورۃ نحل: 125) میرے بارے میں زیادہ فالتو بات نہ کرنا جب تک کہ تمہیں تعلیم میں مرتبہ حاصل نہ ہو جائے۔ جب تک تمہیں حکمتِ عالیہ کا سبق نہ مل جائے اس وقت تک میرے بارے میں بات نہ کرنا۔ خدا کے بارے میں بات کرنا آسان

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ اس کے آثار و شواہد کو ڈھونڈنا آسان نہیں ہوتا۔ یہ بات تو آپ مانو گے ناں کہ علم میں اس سے بڑا کوئی نہیں۔ مگر جب ہم عام علمی مراتب کے ایک نارمل پی ایچ ڈی سے بات کرنے سے ہچکچاتے ہیں، ایک Specialist of medicine کا خوف ہمیں اس لیے ہوتا ہے کہ He knows more than us تو اتنے بڑے عالم کے حضور جاتے ہوئے آپ کو خوف نہیں آتا کہ آپ بے علمی سے نہ جائیں۔ آدابِ علم کے بغیر خدا کی شناخت نہیں ہوتی۔ بڑے بھولے اور نادان ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ چند اعمالِ ظاہرہ سے ہم اللہ کو قائل کریں گے It never happens کیونکہ اس معاملے میں وہ بڑا نازک مزاج ہے۔ اس نے کہا اے رسول ﷺ ان سے کہہ دو میں علم سے دیتا ہوں، میں علم کے بغیر نہیں دیتا۔ یہ کون سی بات ہوئی کہ مجھے کہا جائے یہ دنیا کا علم ہے، یہ دین کا علم ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو اللہ کی نہیں ہے؟ سائنسز اللہ کی نہیں ہیں؟ کیا باقی کام اللہ کے نہیں ہیں؟ کیا زمین اللہ کی نہیں ہے؟ آسمان اللہ کے نہیں ہیں؟ کیا جغرافیہ پڑھنا اللہ کا علم نہیں ہے؟ کیا انفس و آفاق دیکھنا اللہ کا علم نہیں ہے؟ کیا کاسمالوجی کا مطالعہ اللہ کا علم نہیں ہے؟ یہ کہاں کی تک ہے کہ یہ دنیا کا علم ہے اور یہ خدا کا علم ہے۔ جب وہ خود کہہ رہا ہے کہ: وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہ زمین و آسمان کی تخلیقات کے علم کے بغیر تم خدا کی شناخت پوری نہیں کر سکتے۔ تو کاسمالوجسٹ ہوا ناں اللہ کا طالبعلم۔ He is looking for God, he is trying to know the truth وہ دہلیزِ کائنات پہ دستک دے رہا ہے۔ وہ درِ مولیٰ کریم کو جاننے کی کوشش کر رہا ہے' چاہے مانے نہ مانے۔ یہی میں نے آپ کو پچھلے لیکچر میں کہا کہ عجیب بات ہے اگر اس کا تمردِ عقل حائل نہ ہو۔ عقل ہے' اگر اس کی عقل کا غرور حائل نہ ہو تو یہ بہترین انسان ہے جو اللہ کو پا سکتا ہے۔ آپ علم کی طرف جاتے ہی نہیں۔ آپ جس مرشدِ گرامی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ تو آپ کو بتاتا ہے یہ آیت جلالی ہے یہ جمالی ہے۔ اس کے پڑھنے سے پیٹ پھول جاتا ہے اس کے پڑھنے سے آگ پھیل جاتی ہے۔ وہ تو آپ کو ان ڈھکوسلوں میں الجھائے رکھتا ہے How can he be free? How

Marfat.com

can you be free? سو سب سے پہلی بات جو علم عطا کرتا ہے وہ فریڈم ہے۔سوچنے کی آزادی عطا کرتا ہے۔اللہ کرے آپ کشادہ دلی سے سوچیں، کشادہ ذہن سے سوچیں۔انشاءاللہ آپ کو شعورِ ذاتِ خداوند ضرور نصیب ہوگا۔

سوال: کیا قرآن کے مطابق تفکر کرنا بھی ذکر ہے؟

جواب: یقیناً تفکر بھی ذکر ہے۔یہ جو آیت میں نے آپ کو پڑھ کے سنائی ہے کہ خداوند کریم کسی کی عقل کو پورا ہی نہیں سمجھتا جب تک دو پہلو نہ ہوں: ذکر اور فکر''اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج''(سورۃ آل عمران: ۱۹۱) تو اس آیت میں دو ہی چیزوں کا ذکر ہے۔ایک صاحب میرے بڑے اچھے دوست تھے،انہوں نے مجھے ایک واقعہ سنایا۔وہ ایک پیر کے،مرشد کے پاس گئے، پتہ نہیں انہوں نے پوچھا کہ زمین کا مدار کیسا ہے یا اس کی حرکت کیسی ہے تو پیر صاحب نے مرشد گرامی نے کہا بھئی کمال کی باتیں کرتے ہو، یہ مجھے کیوں پوچھنے آئے ہو۔مجھے تو کچھ نہیں پتہ۔پھر اس نے کہا ٹھیک ہے جی مجھے پتہ ہے۔چونکہ قرآن میں دو چیزیں ہیں، ایک ذکر ایک فکر۔مجھ میں ایک کی کمی تھی اور ایک کی کمی آپ میں ہے۔اس لیے میرا خیال ہے میں ذکر کروں گا تو پورا عالم ہو جاؤں گا۔اس لیے مجھے آپ کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کو تو کبھی زمین اور مدار کا پتہ ہی نہیں چلے گا۔میرا خیال ہے وہ کافی سیانے بندے تھے اور یہی آپ کو بھی سوچنا چاہیے کہ کم علم سے بہتر علم والا کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتا۔البتہ وہ کہتے ہیں کہ شطرنج میں ہمیشہ اچھا کھلاڑی بُرے کھلاڑی سے Suffer کرتا ہے۔اِس کو آتی نہیں، اُس کی ضائع ہو جاتی ہے۔

سوال: احادیث کے مطابق تقدیر، اللہ کے طے شدہ فیصلے ہیں۔اُدھر قرآنِ حکیم یہ کہتا ہے کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے، وضاحت کریں؟

جواب: بڑا سادہ سا سوال ہے، بہت مرتبہ میں جبر و قدر پہ بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔اصول یہ ہے، اگر میرے یہ بھائی جو ہیں، میرے دوست جو ہیں اگر وہ غور کریں۔اللہ کیا چیز آپ پہ چھوڑتے

Marfat.com

ہیں؟ اگر یہ سوچیں اس کو ذرا Negatively سوچیں۔ کیا اللہ رزق آپ پہ چھوڑ دے؟ کیا اللہ پہاڑ آپ پہ چھوڑ دے؟ زمینوں میں کاشتکاری آپ پہ چھوڑ دے؟ جو اس نے مقدارِ رزق جہاں رکھی ہے، جس کو آپ ڈھونڈ کے حاصل کرتے ہو۔ یہ کہیں باہر سے نہیں آئی۔ خدا نے Create کی اور آپ کو اس تک پہنچنے کا رستہ دے دیا۔ رستے کو (مقدر) کہتے ہیں۔ یعنی دیکھو خداوند کریم نے قرآن میں کہا: ''وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا'' (سورۃ ھود :6) ایسا کوئی ذی حیات نہیں ہے: ''اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا'' جس کا رزق اللہ پہ نہیں ہے: ''وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا'' اور اُس کو پتہ ہے تم نے کہاں کہاں قدم رکھنا ہے، کہاں کہاں جانا ہے، کہاں بیٹھنا ہے، کس ذریعے سے تمہاری تلاش اپنے مقصد کے قریب ہوگی۔ کہاں Failure ہو گی: ''کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ'' بہت آسان ہو جائے اگر آپ یہ سمجھیں کہ Before sending a kind of creation on earth He made it possible for that particular creation کہ وہ اس کی زندگی کے بقا کے سارے سامان بیچ میں رکھ دیتا۔ اسی لیے پروردگار نے فرمایا کہ میں نے دو دن لگائے زمین بنانے میں اور دو دن لگائے اس میں اشیائے ضرورتِ انسان رکھنے میں۔ آپ ان کو Manoeuver کر رہے ہو۔ وہ شخص جو بیٹھا ہوا یہ کہتا ہے کہ میں نے لائف سیل بنا لیا ہے' Agreed! he has done so مگر اس نے وہ اجزائے تخلیق نہیں بنائے جن سے لائف سیل بنا۔ اس میں اس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ He has not created anything, he has worked a combination اور بالآخر اس نے لائف کا ایک سیل تخلیق کر لیا۔ اسی طرح ہم یہ سوچیں گے کہ خدا یہ کیسے کرتا ہے؟ اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے: کہ ہوتا وہی کچھ ہے مگر اللہ جب کسی سے کام کروانا چاہتا ہے تو اس کا Drive motive اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ''مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا'' (سورۃ ھود: 56) تمام ذی حیات کو ماتھے سے تھاما ہوا ہے۔ یہ ریموٹ کنٹرول اس کے پاس ہے، جب چاہے، جو کام لینا ہو، اس سے کروا

Marfat.com

لیتا ہے۔صرف آپ پر موقوف نہیں۔کوئی بچھو نہیں کاٹ سکتا، کوئی سانپ نہیں ڈس سکتا، کوئی مکھی آپ کے ناک پہ نہیں بیٹھ سکتی اگر اس کا Drive Motive اللہ کے پاس نہ ہو۔یہ ایک Dull مخلوقات ہیں اس لیے ان چیزوں میں آپ قید ہو۔آزاد ایک چیز میں ہو، صرف ایک سوال میں، مختصر سا سوال ہے۔تمام علم و حکمت، روزگار، زندگی سب کچھ دینے کے بعد ایک سوال: ''اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا'' (الدھر: ۳) تمام کچھ دینے کے بعد ایک سوال میں آزادی بخشی ہے۔کیا اپنے inner surroundings سے اور external surroundings سے آپ یہ سبق سیکھ پائے ہو کہ تمہارا رب ہے کہ نہیں ہے۔دورانِ زندگی یہ سوال نہیں پوچھتا، آپ کی حرکات میں مداخلت نہیں کرتا مگر جب آپ قبر کے سرہانے جاتے ہو تو آپ کے امتحان کے جواب کا وقت آجاتا ہے And the first ever question which is asked from a human being is ''مَــنۡ رَبُّک'' تمہارا رب کون ہے؟ یہی خدا کا ایک سوال ہے۔

سوال: You said, our every decision is controlled by Allah میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ جب کوئی شخص خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے تو کیا یہ فیصلہ بھی اللہ کنٹرول کرتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: وہ اس فیصلے کی Negation کرتا ہے جس کا اختیار اللہ نے اسے دیا ہے۔وہ حالات وواقعات واعتبارات میں تو وہی کچھ کرتا ہے مگر جو ایک سنگل سوال ہے جس کی وجہ سے اللہ نے اسے آزادی دی ہے، جس کی وجہ سے شاید سٹیفن مسلمان ہوا، جس کی وجہ سے اتنے سارے لوگ ویسٹ میں مسلمان ہوتے ہیں، اس میں ان کو آزادی دی ہے۔اگر وہ ان ساری چیزوں اوران حالات کے باوجود ان کو وہ اختیار اور چوائس نہ دے تو وہ یہ غلطی کبھی کر ہی نہیں سکتے کہ وہ اللہ کو نہ مان لیں۔خداوندِ کریم باقی تمام آزادیاں دیتا ہے' اس نے لکھ کے رکھا ہوا ہے' صرف یہ ایک آزادی انسان کو حاصل ہے کہ دیکھو، پرکھو، سوچو، سمجھو، یا اعترافِ پروردگار کرو یا انکار کردو۔

Marfat.com

سوال: Would the Metaphysics of Miracles will ever be understood by the human or its not possible?

پروفیسر احمد رفیق اختر: جی کیوں نہیں، بلکہ مختصراً میری انڈرسٹینڈنگ یہ ہے کہ I am not saying that you should take it as that way، میری انڈرسٹینڈنگ یہ ہے کہ Miracle میں اور سائیٹفک پراگریس مین ایک فرق ہے، اگر لوگ خدا کے ساتھ ہوتے اور خدا کے نمائندوں کے ساتھ ہوتے تو یقیناً ان پہ Miracle آسان ہوتے اور ہر آدمی معجزاتی فکر کا اور علم کا مالک ہوتا۔ We have choosen the hard way میں اسے مختصراً کہوں گا کہ ہماری جو پراگریس ہے، ہم جو کچھ بھی سیکھ رہے ہیں، سمجھ رہے ہیں This is the hard way of learning اگر ہم خدا کی بندگی کرتے اور اس کے توسط سے پڑھتے (تو یقیناً دنیا و آخرت کی براءت پا لیتے)۔ اب اتفاق دیکھئے کہ رُول یہ بن گیا ہے کہ اب خدا کے ساتھ نہ ہم نے سوچنا ہے، نہ ہم نے پڑھنا ہے، نہ محنت کرنی ہے، صرف ہم نے دشت کی سیاحی کرنی ہے۔ اور دوسری طرف وہ بندہ جو خدا کو نہیں مانتا، وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ریسرچ کرنی ہے، محنت کرنی ہے، اپنی Integrity قائم کرنی ہے، اپنے آپ کو اس دنیا میں ایک نام دینا ہے، منوانا ہے۔ تو رویے دونوں کے خراب ہو گئے۔ اس لیے مسلمانوں میں کچھ سائنٹفک سکالرشپ پیدا نہیں ہوئی اور ادھر خدا رسیدگی پیدا نہیں ہوئی۔ میں نے بہت پہلے کہا کہ اگر کوئی مسلمان، خدا کے اعتبار کے ساتھ ساتھ اگر وہ ریسرچ کرے تو میں 100% یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر فلیمنگ کو بارہ برس کے بعد اس نے پینسلین دی تو اپنے بندے کو اللہ تین سال کے بعد دے دے گا۔ کیونکہ اس نے کہا: ''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ'' (سورۃ الاسراء :60) اس میں تخصیص نہیں رکھی۔ بنی آدم کو مِن جملہ حیثیتِ آدمیت کے اس نے کرامت بخشی ہے۔ یہ کرامت جو ہے، صرف اس میں فرق ہے تو یہی ہے کہ کوئی خدا کے تصور سے محنت کرتا ہے، خدا کے خیال سے آگے بڑھتا ہے اور کوئی خدا کے بغیر آگے بڑھتا ہے۔

Marfat.com

سوال: اسلام نے مرد کو چار عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ پاکستانی خواتین کو دوسری شادی پر کیوں اعتراض ہے، وہ اللہ کے حکم کو، کیوں قبول نہیں کرتیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: بڑی ایک سادہ سی وجہ یہ ہے، کہ مسلمان عورتوں کا خیال یہ ہے کہ یہ نالائق جو ایک بیوی سے انصاف نہیں کر سکے، چار کا بیڑا غرق کر دیں گے۔ اس لیے اس سے پہلے کہ آپ چار کرو، آپ کو معاشرے میں Establish کرنا پڑتا ہے کہ آپ پہلی بیوی کے ساتھ انصاف کرو اور اتنا انصاف کرو کہ وہ آپ کی زیادتی بھول جائے۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: لیکن انصاف کی وضاحت کر دیں جی، آپ کا مطلب کیا ہے؟ بالکل انصاف تو ہونے سے رہا، تھوڑا بہت فرق تو ہوگا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: دیکھو بات یہ ہے، آپ اپنی Possession کو چھوڑتے تو آپ خدا کے ولی ہوتے، آپ اللہ کے دوست ہوتے، آپ اپنی possessions کو خوشی سے چھوڑتے تو پھر آپ عورت سے گلہ کرتے۔ آپ کا اپنا حال یہ ہے کہ آپ ایک معمولی سی عادت کو بھی نہیں ترک کر سکتے تو وہ بیچارے کیسے کریں گے۔ میں اس وقت ان کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: آپ کا مطلب ہے کہ اپنی بیویوں کے لیے ولایت کی دعا کی جائے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: جی جی، میرا خیال ہے میں نے بعض خواتین کو دیکھا ہے وہ ٹیکنیکلی آپ سے زیادہ میچور ہوتی ہیں They understand and they are more practical than man, they keep on watching جہاں تک ممکن ہو دل کو وہ موڑ لیتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دیکھتی ہیں کہ beyond control چلا گیا، وہ مان جاتی ہیں۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے پریکٹیکلی کہہ رہا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

سوال: سٹیج پر آپ کے ساتھ جو حضرات براجمان ہیں انہوں نے اللہ کے لیے اور پاکستان کے لیے کیا کیا ہے؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: Well, This is a question جو شاید کافی اگنورنس سے پیدا ہوا اس لیے کہ The first condition, you don't know anybody who is sitting on the stage. سیکنڈلی' میرا خیال یہ ہے کہ اس قسم کا سوال وہ شخص پوچھ سکتا ہے کہ جس نے اپنی ذہانت ومحنت اور خدمت کو خدا یا کسی ملک کی خدمت کے لیے صرف کیا ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون صاحب ہیں، اب ان کو کون بتائے گا کہ ایک سٹیج پہ دو چار لوگ ہیں، کہ میں نے خدا کے لیے کیا کیا ہے یا ڈاکٹر صاحب نے خدا کے لیے کیا کیا ہے یا ہارون صاحب نے خدا کے لیے کیا کیا ہے، مگر ایک جنرل بات جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے بھی لوگ اس سٹیج پہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا Prime motive ایک ہے، اب ظاہر ہے کہ جب وہ Prime motive سے ہٹتے ہیں تو ان کے چھوٹے چھوٹے کام ہوسکتا ہے آپ کو Annoy کریں مگر مجھے ان احباب کے بارے میں ایک بات پتہ ہے کہ ان کی Top priority اللہ ہے اور کوئی نہیں ہے۔

سوال: ابن عربی کی کتاب ''فتوحاتِ مکیہ'' میں نبی کریم ﷺ کی ایک دلچسپ حدیث بیان کی گئی ہے، آپ نے فرمایا: دنیا میں ایک لاکھ آدم تشریف لائے اور ہم ان میں سے آخری آدم کی اولاد ہیں، اس کی وضاحت کر دیجیے؟

پرفیسر احمد رفیق اختر: یہ آپ کو جواب اینتھروپالوجی دے گی۔ کیا اب اس فسٹ سیل کو جو پہلی Creation کے وقت تھا جیسے اب ایسا ہے، وہ سنگل سیل جو تھا، جسے آدم آگے ملٹی پلائی کر گیا، کیا اس کو آدمؑ کہیں گے۔ Technically, yes he was Adam کیا آپ قرآن کی اس آیت سے agree کریں گے: ''هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ''(سورۃ الدھر: ۱) کہ ایک وقت تھا زمانے میں انسان کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا۔ ہم جس انسان کو جانتے ہیں وہ 88 ہزار سال پہلے موجود تھا۔ ہمارے پاس اس کی کوئی ہسٹری نہیں، وہ کس حال میں تھا، کیسے تھا۔ ہم پہلے انسان کی شناخت کرتے ہیں Primate سے

Marfat.com

جوکم ازکم نو کروڑ سال پہلے موجود تھا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان کا وجود تو شاید ایک بلین ائیرز تک جاتا ہو،اس عرصے میں ہم کتنوں سے شناسا ہیں۔کتنے لوگوں کو آدم اور انسان کی حیثیت سے جانتے ہیں۔اسی طرح جنابِ علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا تھا کہ آدمؑ سے پہلے کیا تھا؟ فرمایا آدمؑ۔اس سے پہلے کیا تھا؟ فرمایا آدمؑ۔تو ہم جو اس وقت ایک Better form of human being میں ہیں،مگر ہم سے پہلے پتہ نہیں کتنے ادوار گزرے ہیں اور کتنے عجیب و غریب انسان گزرے ہیں۔ڈیویلپمنٹ سٹیج پر کبھی آپ نے ضائع ہوتے ہوئے بچے کو دیکھا ہو تو آپ کو پتہ لگتا ہے یہ مَیں ہوں۔یہ انسان ہے۔یہ بنی آدم ہے۔آپ کو لگتا ہے یہ تو اس قسم کی نہ شکل رکھتا ہے نہ صورت رکھتا ہے،یہ تو بڑی عجیب وغریب سی چیز ہے۔کیا اب چھوٹے سے Midget کو، جو بطنِ مادر میں وجود پاتا ہے، انسان کی حیثیت سے آپ اس کو انسان کہو گے But he is really a human being جب کسی خاتون کی First pregnancy ہو،تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ بنی آدم پیدا ہو رہا ہے۔مگر آپ سب کہتے ہو کہ ہو رہا ہے۔یہ وہ Different stages ہیں جن سے انسان گزر کر اس وقت کی تکمیل میں آیا ہوا ہے اور اس معاملے میں particularly بہت سارے مقامات میں، محی الدین ابن عربیؒ سے میرا شدید اختلاف ہے۔مگر اس معاملے میں وہ غلط نہیں کہتا، مگر ریفرنس کی شاید مجھے اس کی صداقت نہیں ملتی۔اگر وہ یہ کہے کہ میں کہتا ہوں، تو میرا خیال ہے کہ تصدیق کی جاسکتی ہے۔مگر حدیث کی شکل میں مَیں نے یہ حدیث کبھی نہیں دیکھی۔آپ میں سے کسی نے دیکھی ہو؟ میرا خیال ہے کہ میں نے یہ حدیث نہیں دیکھی۔یہاں وہ غلط بات ہے۔مگر ابن عربی اگر کہہ رہا ہے تو بات اس کی Justifiable ہے، ٹیکنیکل ہے سائنٹیفک ہے۔

سوال: کیا ٹی وی پر آنے والے پیروں کا کوئی روحانی مقام ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دیکھو جی اگر میں قطب الاقطاب ہوتا اور میری گرفت عالم روحانیت پہ ہوتی، اور میں روحانی لوگوں کو مختلف مقامات appoint کرتا تو میں ان کا بھی درجہ بتا

Marfat.com

دیتا۔ مصیبت یہ ہے ہمارے پاس جو سٹینڈر رہے' ابھی میں نے آپ کو اتنے سارے سٹینڈرڈ بتائے مثلاً Empiricist ہیں Skeptical standards ہیں۔ معاف کیجیے گا میں نے ان کی کتاب بھی پڑھی ہے مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جسے میں روحانیت کہہ سکوں It's a tale of many cities, tale of many people اصل میں روحانیت'....... میں آپ کو سٹینڈرڈ بتاتا ہوں' روحانیت ایک ایسا مقام ہے جو جسمانی نہیں ذہنی ہوتا ہے It's a knowledge of outgrowth یہ بڑھوتری ہے۔ انسان کی نارمل عقل سے آگے جانے کو روحانیت کہتے ہیں۔ یہ میٹا فزکس سے بھی آگے جاتی ہے' میٹا فزکس اس کے مقابلے میں کوئی شے نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جب آپ نے خدا کو جاننا اور ماننا ہوتا ہے تو آپ اپنے فزیکل سائنسز سے بہت آگے جاتے ہو۔ اس لیے میں نے ان کی علامات میں سے کوئی ایسی چیز نہیں پائی۔ جب انسان اگر میٹرک کا بندہ ہے تو اس کا ہر جملہ اس معیار کا ہوگا۔ پی ایچ ڈی کا ہے تو اُس معیار کا اسی ڈگری کا ہوگا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مجھے اس کتاب میں کسی ولایت کا معیار محسوس نہیں ہوا۔ کچھ دعاوی ہیں جو محلِ نظر ہیں اس لیے کہ کوئی صوفی کسی قسم کا دعویٰ کشف نہیں کرتا۔ سوائے ایک آدھ صوفی کے اور اس کے بارے میں بھی یہ کہا گیا کہ اس نے تب دعویٰ کیا جب خدا نے اسے اجازت دی۔ وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔ باقی کوئی صوفی دعویٰ کہاں کر سکتا ہے یار! جو اللہ کو جانتا ہے اللہ کو مانتا ہے وہ کہے مجھ میں یہ ہے، میں وہ ہوں (یہ نہیں ہوسکتا) اس قسم کے دعوے خدا کے بندوں کو بہت Cheap لگتے ہیں۔ یہ سٹینڈرڈ نہیں ہے' اس نالج کا جس نالج کی خاطر بڑے لوگ آرزو کرتے ہیں۔

سوال: ہارون الرشید صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ انہوں نے سال پہلے اپنے کالم میں لکھا تھا کہ نواز شریف اور زرداری کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہے جس کی تفصیل میں موقع آنے پر لکھوں گا وہ موقع کب آئیگا؟

ہارون الرشید: ابھی آپ کو کوئی Doubt ہے؟ یہ تو پروفیسر صاحب نے کہا سیاست پر

Marfat.com

بات نہیں کرنی چاہیے۔اب بھی اگر کسی کو Doubt ہے تو تعجب ہے۔یعنی یہ جو الیکشن کمیشن کی تشکیل ہے اس سے یہ بات واضح نہیں ہوگئی ہے اور اگر نہیں ہوئی ہے تو اگلے تین چار ہفتوں میں ہر آدمی کو پتہ چل جائے گا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: محتاط طرزِ بیان ہے، کالم میں اتنے محتاط نہیں ہوتے، وہ پڑھ لیجیے گا (ہال میں قہقہہ)۔

سوال: ہارون صاحب کے کالم آج کل نظر نہیں آ رہے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: (روزنامہ) دنیا میں ہیں' دنیا سے باہر نہیں ہیں۔اب اگر آپ پڑھنا چاہو تو ہارون صاحب Locality سے نکل گئے ہیں، دنیا میں چلے گئے ہیں (ہال میں قہقہہ)۔

سوال: گناہ اسراف اور خسارہ ہے۔انسان جب توبہ کرتا ہے تو کیا وہ خسارہ جو ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر ہوتا ہے Recover ہو جاتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: I told you کہ توبہ خدا کا انسٹیٹیوشن ہے۔اس کی گارنٹی اللہ کی ذات ہے، قرآن ہے، کتاب ہے۔اللہ کہتا ہے کہ میں نے ہی اِلقا کیے ہیں کلماتِ توبہ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے جب وہ ایک بات خود اپنی طرف سے آپ کو دے، پھر اس کا انکار کیسے کر سکتا ہے؟ اللہ ہی نے آپ کو کلمات دیے، توبہ دی انسٹیٹیوشن دیا۔اللہ ہی معاف کرنے والا ہے۔اس پہ شک و شبہ مجھے تو درجہء کفر لگتا ہے۔یہ تو ظاہر ہے کہ سب کا خسارہ اللہ ہی پورا کرنے والا ہے۔حضرتِ آدمؑ کا خسارہ پورا ہوا' ہمارا بھی ہو جائے گا۔ایک بات آپ کو بتا دوں کی خدا نے گناہ کی بخشش کا کوئی معیار رکھا ہی نہیں ہے: "قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً" (سورۃ الزمر :53) یہ لاء ہمیں بتاتا ہے کہ اس لفظ جَمِیْعاً میں کسی قسم کا پرابلم اللہ کو نہیں ہے' کوئی تخصیص نہیں ہے۔کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی شرعی تقسیم ضرور موجود ہے مگر بخشش کے معیار سے ان میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔کیونکہ لفظِ جَمِیْعاً ہے: "اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً" یہ اللہ کا ایک ایسا رُول اور قانون ہے کہ اس میں کوئی تخصیص نہیں پائی

Marfat.com

جاتی۔اس لیے میرا خیال ہے کہ ہر خسارہ پورا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: بلکہ قرآن کی ایک آیت ہے کہ اگر تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔معاف کرنا تو دُور کی بات ہے، وہ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔

پروفیسر صاحب: ماشاءاللہ

ڈاکٹر عبدالجلیل: اور میں اس پہ سوچ کے پریشان ہوا کرتا تھا کہ گناہ نیکیوں میں کیسے بدل جائیں گے؟ تو گناہ کی جو پوری ٹیکنالوجی ہے اس کے سمجھ آنے سے آپ کو آئندہ گناہ سے تحفظ حاصل ہوگا اور اس ٹیکنالوجی کو جاننے سے آپ جو لوگوں کو محفوظ رکھیں گے، آپ کا وہ عمل جو ہے ایسے ہی ہے جیسے شراب پینے والا کسی دوسرے کو شراب پینا شروع کرنے سے روک دے اور اس کے پاس وہ علم ہو، اس کو بچانے کا طریقہ معلوم ہو تو وہ اپنے گناہ سے ایسے توبہ کرے کہ گناہ کی پوری ٹیکنالوجی کو سمجھتا ہوا اس سے حفاظت اور سیفٹی کے ساتھ نکل آئے، تو خدا کہتا ہے ایسی توبہ کے بعد اگر تم ساتھ اللہ کے رستے میں خرچ کرو گے تو میں ان گناہوں کو نیکیوں کا ذریعہ بنا دوں گا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: آپ تائید کریں گے ناں کہ ڈاکٹر صاحب کو حق ہے میری نائبیّت کا۔سیکنڈ ہو سکتے ہیں ناں ماشاءاللہ۔

ہارون الرشید: ایک گواہ تو موجود ہے

سوال: کیا حضرتِ خضرؑ انسان تھے، نبی یا فرشتہ؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: حضرتِ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام اسرائیلی تھے۔یہودیوں میں سے تھے اور اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی تھے۔پھر ان کو ابدال میں شریک کیا گیا۔ابدال اولیاء اللہ کی وہ شاخ ہے جو بدن کے تصرف کو بھی قابو رکھتے ہیں اور متحرک لوگ ہوتے ہیں۔رجال الغیب میں سے ہوتے ہیں۔اس کی تصدیق کہ خضرؑ کیا تھے، ہمیں بحتہ الاسرار میں سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے اس قول سے ملتی ہے کہ ایک دفعہ وہ وعظ فرما رہے تھے، تو اچانک اپنے مقام سے بلند ہوئے اور

Marfat.com

آواز دی کہ اے اسرائیلی! اس محمدی کی بات سن جا۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ بعد میں شیخ بقا ابن بطوع نے پوچھا کہ جناب یہ کون تھے؟ آپ کیوں اُٹھے؟ فرمایا: خضرؑ گزر رہے تھے اور میں نے چاہا کہ اس کو اپنی عبادت کے ناز سے اِدھر موڑوں، اور کہا کہ میرے بھی بات سن جا، تجھے پتہ لگے گا کہ محمدی کیسے ہوتے ہیں۔ اس سے کم از کم ایک بات تو ثابت ہوئی کہ حضرتِ خضرؑ اسرائیلی تھے اور یہودی النسل تھے اور اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے لوگ اکثر پوچھتے ہیں کہ خضر ہمیں ملے، خضرؑ کو ہم نے دیکھا، کیا خضرؑ زندہ ہیں؟ میرے خیال میں یہ زیادہ valid question ہے، جس کا میں اس لیے آپ کو پہلے سے جواب دے رہا ہوں کہ خضر زندہ نہیں ہیں۔ اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی ایک مستند ترین حدیث ہے۔ ایک دفعہ حضورِ گرامی مرتبت ﷺ نے فرمایا: کہ آج کے سو برس کے اندر جتنے لوگ اس دنیا میں موجود ہیں وہ فوت ہو جائیں گے، مر جائیں گے۔ اس کے بعد دیکھا گیا کہ تمام وہ لوگ، وہ جنات، وہ جتنی مخلوق بھی تھی سو سال کے اندر رخصت ہوگئی۔ حالانکہ جنات کی بڑی عمر ہوتی ہے۔ پندرہ سو سے تین ہزار برس تک جیتے ہیں۔ مگر اس حدیث کے مطابق، ہمیں سٹینڈرڈ دیکھنا ہوتا ہے کہ سچ کیا ہے۔ اب جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں جگہ صحابی جن نظر آئے، وہ غلط کہہ رہے ہوتے ہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے۔ جتنے اصحاب تھے جنات میں وہ بھی سو سال کے عرصے میں وفات پا چکے تھے۔ اس لیے خضرؑ بھی زندہ نہیں ہیں۔

سوال: کیا رجال الغیب کو اس سے استثناء ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: رجال الغیب اصل میں خضرؑ ہی کی طرح کے جو بعد میں آئے ہوں گے، بڑے بڑے نیک لوگ ہوں گے۔ اُن میں ملائکہ بھی ہیں ان میں جنات بھی ہیں انسان بھی ہیں۔ اور یہ فضاؤں میں ہر وقت موجود رہتے ہیں' بیابانوں میں ہوتے ہیں۔ جب کوئی انسان مشکل میں پڑ جائے اور یہ حدیث جو ہے نواب صدیق حسن خان آف بھوپال لائے ہیں جو اہلِ الحدیث کے ہندوستان کے اجرا کرنے والے ہیں اور سردار ہیں۔ نواب صاحب نے کہا کہ میں اس حدیث کا

Marfat.com

گواہ ہوں کہ جب ایک دفعہ میری بہلی یعنی وہ چھکڑا جو تھا، دریائے نرگدا کی ریت میں پھنس گیا۔ مجھے حدیث یاد تھی، میں اسے چھوڑ کر کنارے تک آیا اور میں نے رخ پھیر لیا اور کہا "اَعِینُونِیْ یا عِبَادَاللّٰہِ" کہ اے اللہ کے بندو! اگر تم اردگرد ہو تو میری مدد کرو۔ جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو میری وہ بہلی جو تھی وہ ساحل پہ کھڑی تھی۔ اور انہوں نے شہادت دی کہ میں اس حدیث پہ اپنی پرسنل شہادت ریکارڈ کرتا ہوں کہ رجال الغیب موجود ہیں اور وہ گمراہوں کو رستہ بھی دکھاتے ہیں، بھٹکے ہوئے کو Lead بھی کرتے ہیں، مصیبتوں میں الجھے ہوئے لوگوں کو مدد بھی دیتے ہیں۔ یہ اللہ کا مددگار گروہ ہے۔ اللہ کہتا ہے، مَیں، میرے ملائکہ اور میرے مومنین اور ان کے بعد آنے والے، یہ سب میرا گروہ ہیں اور ان سے محبت رکھنا کوئی جرم نہیں ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا کہ خدا تک پہنچنے میں تکبرِ ذات بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ تکبرِ ذات کا علاج کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: اگر آپ قرآن کی وہ آیت پڑھیں جس میں پیغمبروں کی تعریف کی گئی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ خداوند کریم فرماتے ہیں کہ میرے پیغمبروں میں دو بڑی صفات ہیں۔ چونکہ پیغمبر کے بارے میں ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی کسی اور قسم کا المیہ ہو تو ہو، کوئی پیغمبر جو ہے تکبرِ ذات کا مالک نہیں ہوتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر وہ تکبرِ ذات کا مالک نہیں ہے تو کن صفات کی وجہ سے نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں اشارۃً خداوند کریم جو بہت ساری تسبیحات نقل کرتا ہے، کبھی آپ نے غور کیا کہ اللہ بار بار آخر میں اپنا نام لکھ دیتا ہے۔ میں نے ایک دن کہا اسے کہ آپ ہر مرتبہ اپنی تعریف میں لگے رہتے ہو۔ جب دیکھو آخر میں لکھا ہوا ہے: "وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ" (سورۃ التغابن: 18) تو آپ کو ضرورت پڑ گئی تھی، ہر ایک آیت کے بعد اپنی تعریف کر دی۔ پھر ایک دن مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ اپنی تعریف نہیں کرتا۔ اس کو اپنی تعریف سے کیا غرض ہے۔ وہ جانتا ہے جو وہ ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ دراصل ایسی آیات میں کچھ اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اب دیکھیے وہ کہتا

Marfat.com

ہے: وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ (سورۃ النساء) تمام جانیں بخلِ جان پہ جمع کی گئی ہیں۔یعنی کسی کو بخلِ جان سے رہائی نہیں ہے survival سے نہیں ہے۔ آگے وہ کہتا ہے جیسے شہید ہوتے ہیں، کہ جو خدا کے رستے میں اپنی جان تک دیتے ہیں اس میں کیا صفت ہوتی ہے۔ تو اس کے بعد اس کے اسماء آتے ہیں: ''وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ'' (سورۃ التغابن :18) بخلِ جان کا اگر کوئی توڑ موجود ہے، شکر میں ہے اور حلیمی میں ہے۔ایک اپنے کزن ہی تھے، وہ کہتے میں اپنی بخیلی سے بڑا تنگ ہوں۔ میں نے کہا یار! یہ تسبیح پڑھ لے۔ دو چار مہینے گزر گئے، میں نے کہا کچھ فرق پڑا؟ کہنے لگا: جی کس مصیبت وچ پادتا جے، ہن ہر ویلے پیسے ہی خرچ ہندے رہندے نیں۔ ہمیں اچھی طرح پتہ ہے کہ پیغمبروں میں تکبرِ ذات نہیں ہوتا۔ اب دیکھیے ان کی صفات کیا ہیں۔قرآن ان کے بارے میں، سب پیغمبروں کے بارے میں ایک بات کہتا ہے: ''نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ'' (ص :44) بڑا اچھا بندہ تھا۔ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ (سورۃ توبہ: ۱۱۴) وہ توبہ کرنے والا تھا، حلیم الطبع تھا۔ یعنی جو متکبر ہے وہ حلیم الطبع نہیں ہو سکتا اور ''اَوَّاب'' نہیں ہو سکتا۔ میں تھوڑا سا آپ کو ''اَوَّابِیت'' کلیئر کر دوں، ہم بھی کبھی کبھی اللہ سے رجوع کرتے ہیں۔ بھئی سارے کرتے ہیں casually کرتے ہیں مگر اللہ کے رسولوں کا یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ ہر عمل ہر جملے ہر خیال پر رجوع کرتے ہیں۔ تو ان کو ہم ''اَوَّاب'' کہیں گے۔ اگر آپ نے تکبرِ ذات سے پناہ مانگنی ہو تو دو کام کرنے پڑیں گے۔ ایک تو حلیم الطبع ہو جاؤ اور دوسرا، خدا کو زیادہ رجوع کرو تو اس تکبرِ ذات سے نجات ہو جائے گی۔

سوال: کیا آپ اب بھی عمران خان کو سپورٹ کرتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دیکھو جی، ایک غلط فہمی ہے آپکو۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ ہمارے لوگوں کا کسی فرد پہ آسرا نہیں ہوتا۔ نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔ میں آپ کی طرح نہیں سوچ سکتا۔ اگر عمران خان کی ساری عادتیں بدل جائیں، وہ مجھ سے بھی چلا جائے، روپوش ہو جائے ا doesn't care if he doesn't care کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مگر اس کی جو ایک واحد

Marfat.com

صفت ہو گی اس میں مَیں اس سے انصاف برتوں گا۔اور جب یہ معاملات پیش آ رہے تھے ا
only used to say کہ he is the only third option۔جب معاملات
اتنے گھمبیر ہوں، حالات اتنے مشکل ہوں، مجھے زرداری صاحب سے کوئی مخالفت نہیں۔ہم لوگ
تو قضاء وقدر کے عادی ہوتے ہیں۔ہمیں کیا، کوئی بُرا یا اچھا ہے، ہمیں پتہ ہے کہ پروردگارِ عالم کے
سامنے یہ سارے کے سارے معمولی سی حیثیتیں رکھتے ہیں۔زمان و مکاں میں یہ سب جو ہیں، اپنی
غارت گری کو ترک کر کے زیرِ زمین چلے جائیں گے۔ہمیں ان کی کوئی پروا نہیں۔مگر جب
Existent ٹائم میں، جب ہم غور کرتے ہیں تو (یہ ان سے کوئی تعلق بھی نہیں رکھتا۔اگر نواز
شریف نہ ہوتو کوئی تعلق نہ رکھتا) ایک اصول کی بات تھی کہ ایک طرف ہم مسلسل انڈسٹریل گروہ
دیکھتے چلے آتے ہیں، ایک طرف ہم مسلسل لینڈ مافیا دیکھتے چلے آتے ہیں۔ The lower
middle class وہ کدھر ہے؟ وہ کہاں ہیں جو ایجوکیشن حاصل کرتے ہیں، جو پڑھتے لکھتے
ہیں اور جو ملک کے دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔وہ سکڑتے جاتے ہیں ان کی کوئی شنوائی نہیں
ہوتی۔اور بہت سارے، میرے اپنے ساتھ I have seen hundred
thousand those people جو بہت sincere پاکستانی
تھے، brilliant تھے، outstanding تھے، مگر ان میں سے کسی کو موقع نہیں ملا ملک کی خدمت
کا اور All we are trying to do is to create a third option ایک
تیسرا آپشن ہے، میں نے پہلے بھی کہا تھا choice is yours۔آپ چاہو، اس تھرڈ آپشن کو
اختیار کرو۔میرے نزدیک اگر خان صاحب کی ساری بھی عادتیں بری ہو جائیں تو I will
certainly say, He will maintain one bad habit, that is
honesty مجھے یقین ہے، میں نے پہلے دن جب اس کو یہاں introduce کیا تھا And a
session was there میں نے کہا تھا یار مجھے کپتان پر ایک گمان ہے کہ یہ میچ فکس نہیں
کرے گا۔بس That's all۔ارے آپ ہیرو کیوں بنا لیتے ہو۔آپ خدا کے بندوں کو خدا

Marfat.com

کیوں بنا لیتے ہو۔ وہ ہم میں سے ہے He is one of us, he may work for us ہم میں سے کچھ لوگ خدمتِ خلق کرتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ خلق کو رسوا بھی کرتے ہیں۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس روز ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

یہ تو معاشرہ ہے، انسانوں کا معاشرہ ہے مگر بحران یہ ہے کہ Maximum number of those people, whom you pick and choose, they work against you ہماری کمزوری کا یہ عالم ہے کہ ہم سوچتے سمجھتے ہوئے بھی اپنے سر سے یہ بلائے انسان جو مسلط ہو جاتی ہے، دُور نہیں کر سکتے۔ I would say you should choose carefully چاہے جس کو مرضی choose کرو۔ But I am telling you, I only ensure you one of his quality, he is honest, he may work honestly وہ میچ فکس نہیں کرے گا پھر آگے ہو سکتا ہے اس کی اہلیت کسی سے کم ہو، تجربہ کم ہو، اس کے کچھ ایسے راز آپ کو نہ پتہ ہوں جو دنیا کو پتہ ہوں We don't care انگلینڈ میں چیمبرلین کی حکومت تھی؛ جنگِ عظیم آ گئی۔ جب جنگِ عظیم آ گئی، انگریز قوم بڑی سیانی تھی ٹاپ بنیے ہیں' ان کو پتہ لگ گیا کہ یہ نالائق حکمران ہمیں جنگ نہیں جتا سکتے۔ They went for Charchal انہوں نے چرچل کو حکمران بنا دیا۔ اور حکمران بنا کے جنگ جیت لی۔ جب جنگ جیت لی تو انہوں نے کہا یہ نالائق اب ہمیں بھوکا مارے گا اس کو اتار دو۔ انہوں نے چرچل کو اتار دیا۔ انہوں نے Heroic stance میں نہیں سوچا۔ You need somebody to run your show, you have to choose, you have to pick صفات دیکھ کے تعین کرو کہ تمہارے مطلب کی کیا چیز ہے اور آپ نے اسے کیسے حاصل کرنا ہے۔ نواز شریف ہے تو اس کو چن لو، اگر کسی محترم، میرے ہمسایے میں

Marfat.com

(راجہ اشرف) ہے تو وہ چن لو (قہقہہ)۔ نہیں اچھا، وہ آپ کی مرضی۔ بھئی میں تو ہمسائیگی کا احترام کرتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس آگئے تو میں ان سے ضرور اچھی بات کروں گا، ووٹ تو میرا خیال ہے مشکل سے ہی دینا ہوتا ہے۔

سوال: Is genetic tempering possible in the future?

ڈاکٹر عبدالجلیل: مجھے نہیں معلوم Genetic tempering سے آپکا کیا مطلب ہے؟ اگر آپ کا مطلب ہے Genetic manipulation تو manipulation already ہو رہی ہے اور different لیول پہ ہو رہی ہے۔ Honestly میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کیا پوچھ رہے ہیں مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں جین تھراپی ایک Genetic manipulation ہے، اس کے بعد اس میں ہم ٹریٹ منٹ بھی کر سکتے ہیں، Diagnostics بہت آگے چلے گئے ہیں جینٹکس کی جو ریسرچ ہے، جو اس میں ایڈوانسمنٹ ہوئی ہیں۔ اگر آپ سوچ رہے ہیں کہ ہم Genetic manipulation سے کوئی سُپر مین بنا لیں گے تو یہ کہنا 'ایسا نہیں ہوگا' ایک سٹوڈنٹ کی حیثیت سے غلط بات ہوگی۔ It is a possibility کہ Genetic Manipulation اس سٹیج تک جا پہنچے کہ ہم ہزار سال تک جینے کے قابل ہو جائیں اور اس کا ایویڈنس موجود ہے کیونکہ چوہے کی ایک قسم ہے، ایک ایسا جین Detect کر لیا گیا جو کہ ایج کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس جین کی Manipulation سے، آگے پیچھے کرنے سے، ایک خاص انداز میں چھیڑ چھاڑ کرنے سے، اس چوہے کی عمر میں اضافہ ممکن ہے۔ پھر ایسے جین بھی ڈسکور ہو گئے ہیں جو مختلف Diseases کنٹرول کرتے ہیں۔ اگر ان جینز کے Expression کو بڑھا دیا جائے یا کم کر دیا جائے تو بیماریوں سے روکا جا سکتا ہے۔ اس طرح directly, Indirectly انسان کی عمر میں genetic manipulation سے اضافہ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ ایجنگ کا جو پروسس ہے اس پہ بہت کام ہو رہا ہے بلکہ ایک برٹش سائنٹسٹ کی ایک تازہ سٹیٹ منٹ آئی تھی کہ اگر اگلے پندرہ سالوں میں کوئی Miraculous قسم کی ڈسکوریز نہ ہوئیں تو I will be

Marfat.com

اور وہ ڈسکوریز یہ ہوں گی کہ آپ کے چہرے کی جلد کی شگفتگی کو برقرار رکھنے کے surprised۔ لیے بڑے ہی تیر بہ حدف نسخے آ جائیں گے۔ اور آپ کے سر سے بالوں کو جھڑنے سے روکنے کے لیے بڑے آسان طریقے دریافت ہو جائیں گے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: ہارون صاحب مبارک ہو۔ (ہال میں قہقہہ)

ڈاکٹر عبدالجلیل: اس کے علاوہ اور بہت سارے معاملات ہیں جن کی تفصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا، آپ کی لُٹی ہوئی یا گزری ہوئی یا چھینی ہوئی یا ضائع کردہ جوانیاں لوٹ آئیں، اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہونے کو ہیں۔ اگلے دس پندرہ سالوں میں آپ بہت ساری چیزیں دیکھیں گے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہوگا کہ There will be many dimensions of genetic manipulations in the future

پروفیسر احمد رفیق اختر: میں تھوڑا سا ہیلپ کر دوں کہ دو سائنسز ایٹ اے ٹائم بڑے بڑے leaps لے رہی ہیں۔ ان میں نینو ٹیکنالوجی اور یہ (جینیٹک سائنس) ہے۔ جیسے میں نے آپ سے کہا تھا کہ Michio Kaku کا یہ قول ہے کہ ہم اپنے ہاتھ کے برگر کو بچے میں بدل سکتے ہیں۔ اگر یہ دونوں سائنسز اتفاق کر گئیں اور فرق یہ ہے کہ شاید ہمیں کوئی Major replicator چاہیے۔ ایک ایسا ہتھیار جو ہمیں اس 'نینوز' کی ملٹی پلیکیشن کے قابل کر دے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جیسے کسی میجر ایجاد کی وجہ سے پچھلا سارا زمانہ افسردگی اور فرسودگی کا شکار ہو جاتا ہے، شاید آئندہ دس بیس برسوں میں، ایسی ایجادات ان دونوں سائنسز کی طرف سے آئیں کہ ہم زمانہ قدیم میں شمار ہو جائیں گے، جو اس وقت لوگ موجود ہیں۔ اور Time may change their sense or dimensions may change ابھی کل ہی میں ایک شخص سے پوچھ رہا تھا کہ اگر Transferences possible through nano technology اور اگر وجود کی ٹرانسفرنس ممکن ہوگئی تو کیا ہم فضاؤں سے گزرتے ہوئے اتنے Quickly سفر کریں گے جیسے تختِ سباء نے سفر کیا تھا۔ تو کیا انسان کو گزرتے ہوئے اس

Marfat.com

کے ذہن پہ خارجی اثرات کا اثر ہوگا کہ نہیں؟ ابھی تک ان سوالوں کے جواب نہیں ملے ہیں But within a few more years, I guess they think in fifty years, but I could be very early اور بہت بڑی بڑی ایسی چینجز آجائیں گی کہ ہم واقعی اس زمانے کو پرانا زمانہ کہنے کے قابل ہوجائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: اور یہ بھی ہے کہ ہومن برین کے فنکشن پہ بہت کام ہو رہا ہے کہ کیسے ہم اپنی کنسن ٹریشن فوکس کر سکتے ہیں۔ وہ کام جو کرتے ہوئے ہمیں بہت وقت لگتا ہے، وہی کام ہم بڑے مختصر وقت میں بھی کر پائیں گے، جیسے ہمارا کمپیوٹر جو کیلکولیشن کرتا ہے، کہتے ہیں کہ ایک سوپر کمپیوٹر جو کیلکولیشن ایک گھنٹے میں کرتا ہے' ہیومن ریس نے اس کیلکولیشن میں کئی دہائیاں لی ہیں۔ تو ہوسکتا ہے کہ ہم اپنا مائنڈ بھی اتنا Trained کرلیں کہ ہم بڑی تیزی سے کیلکولیٹ کرنے لگیں۔ اور بہت ساری ترقیاں جیسے آپ خواب میں دیکھتے ہیں، فلمیں دیکھتے ہیں، وہ سارا کچھ آپ کو حقیقت نظر آئے۔ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، چاند کو شیشے میں دیکھنا، کسی زمانے میں انسان کا چاند پر جانے کا خواب' وہ تو معمولی سی بات ہوگی۔ تو ہر دور کا انسان کبھی کبھی یہ گمان کرتا ہے کہ شاید میرے عہد میں علم اپنے کمال کو پہنچ گیا لیکن یہ ہماری نرگسیت کی دلیل ہوتی ہے۔ آنے والے دور ثابت کرتے رہتے ہیں کہ ترقی ہر دور میں ہوتی رہے گی اور جیسا کہ پروفیسر صاحب نے ایک فلسفی کا اشارہ دیا' John Rawls انہوں نے کہا تھا کہ: سائنسز کی جو ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے وہ ایسے Waves میں آتی ہے۔ ایک Platitude ہوتا ہے سلسلہ چلتا رہتا ہے پھر suddenly ایک ڈسکوری آتی ہے جو کہ Snake ladder fashion کی طرح ہوتی ہے۔ یہ Snake نیچے لے کے نہیں جاتا، خلا کے اعتبار سے جاتا ہوگا، مادی اعتبار سے یہ ladder اوپر لے کے جاتے ہیں۔ ایک Exponential rise ہوتی ہے پھر ایک Static state آجاتی ہے۔ تقریباً بہت ساری مینپولیشنز ہونے کی امید ہے۔

سوال: اقبال نے جو ''آدابِ خودآگہی'' کا ذکر کیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: یہ تو ایک شاعرانہ ٹرمینالوجی ہے لیکن اس کو بہت خوبصورت انداز میں بہت پہلے، جیسے حضرت عیسیٰؑ سے قول منسوب ہے کہ Know thyself and you shall know thy God جیسے بہت مشہور متصوفانہ مکالمات: وَمَنْ عَرَفَہ نَفْسَہُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہ، ۔آدابِ خود آگہی سے مراد knowledge of the self ہے۔ایک ایسی خود آگاہی جو انسان کو ہمیشہ ایک conscious state میں رکھتی ہے، اپنا نگران خود کر دیتی ہے اور اگر اس کے مقاصد میں خدا کی شناخت اور جان پہچان ہے تو طالب اپنے اوپر کڑی نظر رکھتا ہے۔اور اس سلسلے میں آپ کو یاد ہو گا کہ زمانہ Medieval ages میں جیسے محاسبی کا سکول تھا تو اس کو احتساب کا سکول ہی اس لیے کہتے تھے کہ خود آگہی کے آداب میں سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ مسلسل اپنے سیلف کی نگرانی کرو اور اس سے کوئی مروّت نہ برتو اور شاید یہیں کہیں میری یہ بات بھی درج ہو کہ ''راہ تصوف میں سب سے بڑا المیہ اپنے سیلف سے ہمدردی رکھنا ہے''۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: اور یہی بات جب ہم نے بڑا عرصہ پہلے پروفیسر صاحب سے سنی تھی، ان دو باتوں کے بعد کہ حضرتِ عیسیٰؑ کا قول know thyself and you shall know thy God اور جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے خدا کو پہچانا۔اس کے بعد پروفیسر ایک حدیث بھی سنایا کرتے ہیں کہ اللہ جب کسی کو اپنا علم دینا چاہتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے اوپر کھول دیتا ہے۔

سوال: گیارھویں شریف کے ختم کی کوئی روایت موجود ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دیکھو برصغیر کے بہت لوگوں کو پتہ ہے کہ گیارھویں شریف کی as such کوئی ڈیٹ مقرر نہیں ہوتی۔چاند کی گیارھویں سے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عرس بھی مشہور ہے مگر ان کی ڈیٹ آف برتھ کنفرم نہیں ہے۔مگر زیادہ تر گیارھویں شریف کو ایک کرامتِ شیخ کی وجہ سے منایا جاتا ہے کہ ایک بیوہ نے دعا کی کہ میرا بیٹا گم ہو گیا اور میں اکیلی ہوں اور میرا کوئی والی وارث نہیں، میں نے تو ہر صورت اپنے بیٹے کو لے کے جانا ہے۔دراصل وہ ایک برات کے ساتھ

Marfat.com

تھا اور دریائے دجلہ یا فرات میں ڈوب گیا تھا۔ وہ حضرتِ شیخ کو نہ چھوڑتی تھی۔ وہ دعا کرنے گئی پھر دیکھا کہ وہ دریا سے نکل رہا ہے۔ مگر جہاں تک ان کی جو پائیدار تاریخیں ہیں، ان میں اس واقعے کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ یہ بہت Out of range بات ہے جو شاید اتنی آسانی سے مانی نہیں جاسکتی۔ Most probably یہ جو گیارھویں شریف ہے، جناب شیخ کے اہم واقعہ میں بھی، date of birth جس کا ابھی تعین نہیں ہو پایا، اسی کی سالگرہ کے طور پہ منایا جاتا ہے۔ اگر اس کو اخلاقاً منایا جائے جیسے باقی لوگوں کی سالگرہ مناتے ہیں، قائداعظم کی بھی مناتے ہیں اور جیسے میلاد بھی ہوتا ہے، تو اگر اس کو نارمل رکھا گیا تو کوئی حرج نہیں ہے مگر اگر اس کو غلو کے ساتھ منایا جائے تو پھر اس کی سینس بھی کوئی نہیں ہے۔

سوال: حال ہی میں ایک لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز نے اپنی کتاب میں پاکستان اور کارگل کے حوالے سے باتیں کی ہیں اور صدر مشرف کے دور کا ایک تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ آپ کے بارے میں بھی انہوں نے کچھ باتیں کی ہیں، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: میرا خیال ہے جنرل صاحب پہ شاید ریٹائرمنٹ کے After effects ہیں، کوئی سائیکوسومیٹیک اثرات ہیں۔ میرے ساتھ ان کی صرف دو ملاقاتیں ہوئیں one lasted from five to six hours اور دوسری اس سے کم درجے کی تھی۔ کسی نے ذکر کیا، میں نے پڑھی نہیں ہے۔ وہ دو باتیں کچھ اس قسم کی ہیں کہ شاید میری زندگی میں کسی سے بہت کم ہوئی ہیں، اور ان سے اس قسم کی کوئی بات ہوئی نہیں۔ اب ایک ملاقات میں بندہ کیا کر سکتا ہے کہ جنرل صاحب آگئے تو میں نے یہ تو نہیں کوئی خدا کا شکر ادا کیا کہ مملکت خداداد کا کوئی والی وارث آ گیا ہے، میں اس کی غلامی میں چلا گیا It's impossible بلکہ I guided him to the way of God۔ جہاں تک میرا خیال ہے General Sahib was okay. بلکہ انہوں نے مجھے کہا کہ میں تسبیح ریگولرلی کرتا ہوں اور ایک دفعہ یہ بھی کہا کہ مجھے میرا ابا کہتا ہے کہ تُو تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ میرا تو خیال ہے میرے پاس ان کا جو

Marfat.com

ریکارڈ ہے ٹھیک ہی ہے I don't know, how there it was corrupted مگر ایک بات ضرور ہے جو میں آپ کو بھی cautious کردوں کہ between us it is always mentioned کہ یہ بلال قطب صاحب کے ساتھ ان کی کوئی ڈیل ہوئی' پھر ان کے ساتھ کوئی گڑبڑ بھی ہوئی ہے۔ بلال صاحب نے ان کے ساتھ کوئی غلط بات بھی کی اور اس کی وجہ سے اتنی شکر رنجی ہوئی کہ انہوں نے کہا بلال ہی نہیں ایہدا استادوی ایہو جیا اے (بلال ہی نہیں اس کا استاد بھی ایسا ہی ہے)۔اب دیکھو میں تو ٹھیک ہی کہتا ہوں مجھے بلال کے استاد ہونے کی شرمندگی میں کوئی عذر نہیں ہے۔

ہارون الرشید: وہ پوری جو کتاب ہے میں نے پڑھی ہے' صبح اتفاق سے جلدی آنکھ کھل گئی اور دو گھنٹے میں پڑھتا رہا۔ میں نے اپنے بڑے بھائی سے کہا آپ کے جوانی کا ایک واقعہ ہے ایک صاحب بار بار اپنا دو گھوڑا بوسکی کا کرتا دکھا رہے تھے۔اور کہتے تھے یہ دو گھوڑا بوسکی کا کرتا ہے تو آپ نے ان سے کہا تھا اللہ نے تجھے دو گھوڑا بوسکی کا کرتا دیا، ایک گھوڑے جتنی عقل بھی دیتا۔60 صفحے میں نے پڑھ ڈالے سویرے سویرے اور ایک جملہ اس میں نکلا نہیں ۔ایک جملہ ساٹھ صفحے میں وزڈم کا نہیں نکلا ۔وہ ایک کتاب ایسی ہے جو بازگشت ہے گزرے ہوئے دنوں کا Nostalgia ہے۔کہیں وہ معافی مانگتے ہیں، کہیں وہ justify کرتے ہیں اور ہر وہ شخص جو زندگی میں انہیں ملا ہے وہ اس پہ رائے دیتے ہیں اور رائے بالکل سرسری ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب کے ریکارڈ میں وہ بڑے زبردست آدمی ہیں۔وہ ایک بالکل غیر ذہین آدمی ہیں' نوکری پیشہ آدمی ہیں اور کچھ انہیں پتہ نہیں ہے۔تاریخ کا شعور ہے نہ سیاسی حرکیات کا شعور ہے۔ اور انہوں نے وضاحت پیش کی ہے۔جن کاغذوں پہ وہ چھپی ہے، اتنی قیمت بھی اس کی نہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے ایک دوست کے 800 روپے اس پہ خرچ ہو گئے۔

سوال: آپ کو کیا پڑی تھی کہ آج ڈاکٹر ذاکر نائیک اور غامدی صاحب کو بھی ہدفِ تنقید بنا ڈالا؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: تعلیمی بات ہے۔ پرسنل نہیں تعلیمی بات ہے۔ In and around us there are many wrong views and methods of education دیکھو، بات یہ ہوتی ہے ہم سب خدا کے نام پہ گفتگو کرتے ہیں۔ ایک جیسی کرتے ہیں کیونکہ معاملات ایک جیسے ہیں۔ بعض اوقات کوئی گفتگو کرنے والا اس رینج کو کراس کرتا ہے جہاں شاید خدا کی حاکمیت اور رسول اللہ ﷺ کے مقاماتِ ذاتیہ اور رسالت پہ اثر انداز ہوتی ہے۔ سُو اس ذات گرامی کا میں دفاع نہیں کر سکتا۔ ایک عجیب بات ہے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی ہوگا، غامدی تو بیچارہ ایک معمولی سا میری طرح کا انسان ہی ہے، مگر جو بڑے سے بڑا عالم بھی اگر یہ کہے گا (اگر واقعاتِ قرآن پہ شک کرے گا) دیکھئے اعتراض ہوتا ہے کہ جی وہاں ابابیلیں نہیں آئی تھیں، انہوں نے پتھر نہیں برسائے تھے یا کوئی اور عالم اٹھ کے کہتا ہے کہ جی نیل نہیں پھٹا تھا یہ visual تھا یا اس قسم کا کوئی اور لفظ' جیسے پرویز بہت پہلے کہہ گیا تو مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ Whom do they believe? میں آپ سے بھی سوال کرتا ہوں کہ ''کیا نیل کا علیحدہ کرنا کائنات بنانے سے بڑا مسئلہ ہے''؟ کیا انسان بنانے سے بڑا مسئلہ ہے؟ میں اس لیے کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو اتنی سادی سی عقل نہیں ہے کہ بجائے اس کے یہ اپنی عقل پہ شبہ کریں، اپنے علم پہ شبہ کریں اور اپنے آپ کو set-right کریں، خدا کے اوپر رائے زنی کرنا کہ He can't probably send skylarks to Abrha's Lashkar, that was very funny۔ دیکھو اس پہ ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ میں خدا کو نہیں مانتا اور مجھے یہ بات ہضم نہیں ہوتی۔ ہم اسے Respectfully لیں گے پھر اسے convince کریں گے۔ مگر اگر کوئی خدا کو مانتا ہے اور پھر اس کے اس واقعہ پہ جو Hundred thousand times record ہو چکا ہے، اس پہ ایک شاعر کا پورا قصیدہ موجود تھا، جس نے Detail سے اپنے ایک سویٹ ہارٹ کو قصیدہ لکھ کے بھیجا کہ یہ ہوا تھا اور اس وقت میں وہاں موجود تھا اور اس کے باوجود اگر انہیں یہ شبہ لگے کہ وہ پتھروں کی، سنگریزوں کی بارش نہیں تھی تو میرا نہیں خیال میں

Marfat.com

اسے علمیت کے کسی مقام پہ فِٹ کر سکتا ہوں۔ Similarly with same other man۔

ڈاکٹر عبدالجلیل: ایک بڑا علمی نکتہ ہے کہ علم میں رعایت نہیں ہو سکتی اور بدبختی اور بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ مذہب میں ہم ایسی رعایت دیتے ہیں اور کسی سائنس میں نہیں دیتے۔ اگر آج سے تیس سال پہلے جسے "فادر آف سرجری" کہا جاتا ہے، پروفیسر بیرلڈ، اس کی کچھ کتابیں کچھ Audits ہیں جن کے ساتھ ہم totally disagree کرتے ہیں اور تمام discussion میں یہ صاف کہا جاتا ہے کہ He was absolutely wrong اس کے Audit funny تھے، آج کے دور میں اس کے Treatement unexpectable تھے۔ اس سے پروفیسر بیرلڈ کا قد کم نہیں ہو جاتا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اس پروفیسر کے احترام میں یہ نہ بتائیں کہ وہ غلط تھا۔ تو علم میں رعایت علم کے ساتھ زیادتی ہے، آپ کے ساتھ زیادتی ہے۔ لیکن مریدین اور چاہنے والے یہ زیادتی کرتے ہیں کہ وہ عقیدے کی عینک پہن لیتے ہیں۔ وہ اس بندے کے عیب کے پیچھے نہیں ہوتے، وہ اس بندے کی شخصیت کے پیچھے ہوتے ہیں۔ میں آپ کو سچ بتاؤں کہ اگر کوئی پروفیسر صاحب کی سب سے بڑی کوالٹی پوچھے تو ایز اے سٹوڈنٹ مجھے جو چیز اپیل کرتی ہے کہ I can contradict with him ابھی پرسوں اکٹھے آ رہے تھے تو میں کہہ رہا تھا آپ تو پاکستان اور پاکستانیوں کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہیں جبکہ ہم تھارولی کرپٹ ہیں اور یہ اس بات کو ڈیفینڈ کر رہے تھے۔ He was not upset اس سے ان کے قد وقامت میں تو کوئی فرق نہیں پڑ گیا، لیکن میری انڈرسٹینڈنگ تو ڈیویلپ ہو گی ناں۔ یہ Counter argument دیں گے، میں ڈِسکس کروں گا۔ اس طرح پھر تو ساری ریسرچ بند کر دینی چاہیے۔ آج جو نتائج مل گئے ہیں ان کے نتیجے اور احترام میں سارے ریسرچ کلاس بند ہو جائیں۔ وہ سوچنا چھوڑ دیں کیونکہ آج کے عہد کے جو قدآور مفکر ہیں ان کی کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ تو یہ وہی بت ہے ناں۔ میں تو پروفیسر صاحب کا بت نہیں پالے ہوئے ہوں۔ میں تو

Marfat.com

غامدی کا بت نہیں پال سکتا تو آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟ اگر ایک صاحب آپ کو کہیں کہ جی جس کو آپ پسند کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ کوئی بھی غلط ہو سکتا ہے، صحیح تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی ہیں۔ جن کا Source absolutely confirmed ہے۔ اس کے بعد اگر آپ کے پاس بہتر آرگومنٹ ہے تو آپ لے آیئے، آپ convince کر لیجیے لیکن محض اس بات پہ اعتراض کرنا کہ آپ نے غامدی یا ذاکر نائیک پہ تنقید کیوں کی ہے، I personally don't like to discuss personalites لیکن جہاں آئیڈیالوجی کی بات آجائے، رعایت اس لیے برتنا کہ کسی کا دل نہ دکھ جائے تو میرے نزدیک علم کی فوقیت کسی ایک فرد کے دل کے دکھنے سے زیادہ ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: Before we finish, I want to tell you آپ کہتے ہو کہ ٹیچرز میں فرق ہوتا ہے۔ ہم بڑی مشکل سے ایک فنکشن ایک سال میں ارینج کرتے ہیں۔ میں دو چار چیزوں پہ Compromise نہیں کرتا' میں کسی معمولی کھانے پہ نہیں کرتا، جب تک کوئی تھوڑا سا حسین سا منظر نہ ہو (شامیانوں کی طرف دیکھتے ہوئے) setting نہ ہو، میں سمجھتا ہوں کہ میں اللہ کے ساتھ بے ایمانی کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے مجھے اتنا کچھ بخشا دوستوں کی Cooperation دی تو ہم کسی اچھے ماحول میں بیٹھیں، اچھے خیمے میں بیٹھیں۔ سادہ سی بات ہے And we like it this way مگر ہمارے ابھی اتنے معاملات درست نہیں ہیں، جتنے آپ کے سوال و جواب ہیں، جتنی آپ کی انکوائریز ہیں، یہ نہیں کہ آپ ہی کی ہیں، بیرون ملک سے بھی آتے ہیں۔ We need a larger forum, bigger forum ہمیں کشادگی بھی چاہیے۔ مگر اللہ سے کوئی گلہ نہیں، مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے اگر ہم اس حال میں اپنے آپ کو maintain کر کے، ہم تھوڑا بہت تحصیل علم کر لیں تو اس کی بھی مجھے خوشی ہو گی۔ I am not worried کہ ہم کمزور ہیں یا بہتر ہیں مگر آپ کو یہ خیال ضرور ہونا چاہیے کہ ہمارا ٹائم limited ہوتا ہے اور بے شمار سوال ہوتے ہیں we do our best to answer,

Marfat.com

آج کا گلہ آپ ہارون the most prominent, the maximum number صاحب سے کر سکتے ہو کہ سیاست زیادہ آ گئی ورنہ ایسا نہیں ہوتا۔ But we gather all these question یہ میں آپ کو بتا دوں کہ ہم یہ سارے سوال جمع کر لیتے ہیں۔اور پھر کسی اور پرائیوٹ نشست میں ان سوالوں کے پھر ہم جواب دیتے ہیں، یہ ایک دستور سا بن گیا ہے مگر میری خواہش ہے انشااللہ تعالی العزیز We will be able to create better enviroment ہم آپ کو تین دن بلایا کریں گے، پکنک کے لیے،انجوائے منٹ کے لیے،خرید وفروخت کے لیے، بہت اچھے کھانوں کے لیے اور عقلی گفتگو کے لیے۔(مسکراتے ہوئے) ویسے تو کھانے کے بعد عقلی گفتگو نہیں ہو سکتی..........!

Marfat.com

خطا اور توبہ

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ

مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ

مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا

نَّصِیْرًا ٥

(الاسراء، ۱۷ : ۸۰)

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ

عَمَّا یَصِفُوْنَ٥

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ٥

وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ٥

(الصٰفٰت: ۱۸۰-۱۸۲)

خواتین و حضرات! لگتا ہے کہ ہر ل کا تمتعل خدا کے بندوں کی کوئی زیادہ محبوب جگہ نہیں ہے۔ جب ہم کبھی باہر جمع ہوتے ہیں تو عموماً جگہ کم لگتی ہے۔ آپ نے بڑی ہمت کی جو آپ یہاں تک پہنچے ہو اور میں آپ کے اس جذبہء اخلاص کی داد دیتا ہوں مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا

Marfat.com

بِاللہ ۔ میں نے اس موضوع پہ بڑا غور کیا تو مجھے بڑی سادہ سی ایک بات سمجھ میں آئی کہ اگر ساری زندگی، زمین و آسمان اور کائنات میں تخلیقِ انسان اور پیغمبروں کا آنا اور جانا، اس سارے افسانے کا ایک مختصر سادو لفظی سا انجام نکلا کہ سب سے پہلا کام جو انسان نے شعورِ ذات میں کیا وہ "خطا" تھا۔ اور سب سے پہلا کام جو پروردگار نے انسان کے حق میں کیا وہ "معاف" کرنا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے تو کوئی دوسری تیسری بات نظر ہی نہیں آئی کہ جس سے میں کہوں کہ انسان کی عبادت اس کی ریاضت اس کے ذکر و اذکار اس کی زمین پہ خلافت (شرفِ انسانیت کا باعث بنے) یہ تو بہت بعد کی بات ہے۔ بنیادی اور سب سے خوبصورت ترین بات جو بندے اور اللہ میاں کے درمیان طے پائی وہ انسان کا خطا کرنا اور پروردگار کا معاف فرمانا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیے گا کہ ایک خدا کے حضور میں خطا کرنا ہے ایک خدا کے حجاب میں خطا کرنا ہے۔ حضرت آدمؑ کی مجبوری دیکھئے کہ انہوں نے خدا کے حضور میں خطا کی اور ہمارا شاید سب سے بڑا Advantage یہ ہے کہ ہم خدا کے حجاب میں خطا کرتے ہیں۔ سیدِ ہجویرؒ سے کسی نے پوچھا کہ خدا ظاہر کیوں نہ ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر خدا ظاہر ہو جاتا تو ایمان جبر ہو جاتا ہے۔ وہ Apparently بغیر کسی شرط کے ہوتا اور اس کے علاوہ آپ پہ صرف عذاب ہوتا ہے۔ خدا کا حجاب میں جانا آپ کے لیے باعثِ مغفرت ہو گیا اور باعثِ بخشش ہو گیا۔ آپ کے پاس ایک عذرِ غیبت آ گیا کہ اللہ ہم نے آپ کو دیکھا تو نہیں تھا۔ ہم کو ڈھونڈنا پڑتا تھا۔ سوچنا پڑتا تھا۔ جب ہم دیکھ لیتے ڈھونڈ لیتے تب اگر خطا کرتے تو آپ ہمیں الزام دیتے۔ ۔ یہ تو عذرِ لنگ کیونکہ بڑوں نے تو اسی طرح کیا تھا۔ انہوں نے اللہ کے حضور ہی میں خطا کی تھی ۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت تھی ۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کے درمیان آسمانوں پر ایک مکالمہ سا ہو گیا۔ تو حضرت موسیٰؑ نے بزرگوں کو ہلکا سا طعنہ بھی بخش دیا اور کہا آپ نے کمال کیا کہ اللہ کے ہوتے ہوئے اتنی بڑی خطا کر دی ۔ حضرت آدمؑ نے جواب دیا میاں آپ کہاں سے پیدا ہوتے، اگر میرے مقدر میں یہ خطا نہ لکھی گئی ہوتی اور اگر تمام نسلِ انسان نے نہ آنا ہوتا۔ تو آپ سمجھتے ہو کہ میں نے خطا کی یا میرے مقدر میں یہ مجبوری لکھ دی گئی ۔ مجھے اس

Marfat.com

اقدام پہ مجبور کیا گیا۔ میرے خیال و عمل کو گرفت میں لیا گیا۔ اور میں خطا کر بیٹھا۔ ایک لطافت کی بات یہ ہے کہ قریباً قریباً تمام پیغمبروں سے کچھ نہ کچھ خطائیں سرزد ہوئی ہیں۔ پیغمبروں کی خطا کو ہم خطا نہیں کہتے۔ یعنی وہ اس طرح کی خطا نہیں ہوتی جیسی ہماری ہوتی ہے۔ ویسے بھی ایک بڑا پرانا محاورہ ہے کہ جو چھوٹے لوگوں کے ثواب ہوتے ہیں وہ بڑے لوگوں کے گناہ ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ آپ نے کسی مجبور کو سڑک پار پہنچانا ہے تو ایک عام آدمی اس کو Elated feel کرے گا' اتنا شاندار کام کیا کہ میرا خیال ہے دو چار سال اس کے تذکرے اس کی کتابِ زندگی کی زینت رہیں گے۔ اور وہ ہر ایک کو بتانا پسند کرے گا کہ یار آج مجھ سے بہت اچھا کام ہو گیا۔ آج میں نے ایک اندھے آدمی کو سڑک کے پار پہنچا دیا۔ مگر جو لوگ جانتے ہیں اور اس عمل کو اتنا غیر معمولی نہیں سمجھتے بلکہ اسے انسانیت کا شرف جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک معمولی سی بات ہے۔ ہماری ایک Cooperative understanding ہے۔ اس میں اتنی کیا خوبی کی بات ہے کہ ہم ایک اندھے آدمی کو پرے پہنچا دیں۔ تو وہ لوگ (جو خدا سے محبت رکھتے ہیں) ایسے معمولی کام کی تشہیر کو گناہ سمجھیں گے۔ ایسی انسانی ویلیو پہ افتخار کا اظہار ایک خطا بن جاتا ہے۔ یہ خطا کم از کم وہ لوگ نہیں کرتے جنہیں خدا سے اُنس و محبت ہوتی ہے۔ جب بڑے استاد ملتے ہیں تو کوئی نہ کوئی عجیب و غریب بات کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک بہت بڑے تصوف کے استاد حضرت جنیدؒ کے پاس آئے۔ حضرت جنیدؒ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت جنیدؒ نے کہا کہ بہت بڑے استاد آئے ہیں۔ ان کے استقبال کے لیے آپ اُٹھ کھڑے ہوں۔ تو اُن سے پوچھا گیا کہ حضرت! یہ فتوت کیا ہے یعنی جرات کیا ہے؟ مردانگی کیا ہے؟ خیر کا سب سے بڑا مقامِ عزت کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ جو خلق کا تیرے ذمہ ہے وہ مکمل ادا کر دے' جو خلق کے ذمے تمہارا ہے اسے بھول جاؤ۔ جو خلق کا تیرے ذمہ ہے اسے پورا ادا کر اور جو تیرا خلق کے ذمہ ہے اسے فروگذاشت کر بھول جا چھوڑ دے۔ حضرت جنیدؒ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ استاد نے ایسی بات کی ہے جو ثقل میں زمین و آسماں سے بھاری ہے۔ بھلا ایسا کون چاہے گا؟ کون کرے گا؟ کہنے میں آسان ہے مگر جب

Marfat.com

پریکٹس میں آتا ہے عمل میں آتا ہے تو ایک ہلکا سا کارِ خیر جو کسی کے لیے کرتے ہیں اگر اس کا صلہ ہمیں Proper نہ ملے تو ساری عمر ہم گلہ گزار ہوتے ہیں کہ دیکھو ہم نے اس سے اچھائی کی تھی اس نے ہمیں اچھائی لوٹائی نہیں۔ جو خیر خدا کے لیے ہو جو اچھائی خدا کے لیے ہو وہی سب سے بڑی ہوتی ہے۔ توبہ اور استغفار میں جو سب سے بڑا عمل ہے وہ رجعت کا ہے' واپس پلٹنے کا ہے۔ اگر آپ پیغمبرانِ قدس کو دیکھیں تو کہیں کہیں اس رجعت کے غلبے میں کچھ کمی آ گئی۔ قریباً قریباً تمام پیغمبر جب قیامت کے دن جمع ہوں گے۔ اور ان کو کہا جائے گا کہ شفاعت کے لیے آپ جائیں تو تمام ایک ہی عذر پیش کریں گے۔ ابراہیمؑ بھی عذر پیش کریں گے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کریں گے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کریں گے۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم سے ایک ایک خطا حضورِ یزداں ہو گئی ہے۔ اور ہم اس پہ شرمندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم شفاعت کے لیے نہیں جا سکتے۔ مگر اگر کسی سے شفاعت کرانی ہے تو وہ محمد رسول ﷺ ہیں۔ ان کے پاس چلے جاؤ۔ اللہ نے ان کو یہ اِذن بخشا ہے' شفاعت آپ ﷺ کے گھر کی میراث ہے۔ اس لیے آپ جاؤ اور وہاں سے شفاعت طلب کرو۔ حضرت نوحؑ پہ ذرا سی سرزنش آئی۔ دیکھیں ان کی خطا کیا سمجھی جائے گی؟ گناہ تو تصور سے بالا ہے۔ پیغمبرانِ عالی قدر محفوظ ہوتے ہیں۔ مگر ذرا سی خطا کیا سمجھی جائے گی؟ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے کنعان سے پلٹنے کی بات کہی۔ جب سیلاب چڑھا اور زمین و آسمان اس میں ڈوبنے شروع ہو گئے۔ جب بستیاں نظر سے اوجھل ہو گئیں۔ کنعان ایک پہاڑ کی چوٹی پہ تھا۔ آپ نے اسے لوٹایا تو اس نے کہا نہیں اے ابا حضور! میں نہیں آؤں گا۔ میں بڑی محفوظ جگہ پہ ہوں۔ سیلاب یہاں تک نہیں پہنچے گا۔ تو حضرت نوحؑ نے کہا بیٹا آج تو تجھے اللہ کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ پھر آپ نے کنعان کے لیے دعا کی تو اللہ کی طرف سے سرزنش آ گئی اور فرمایا کہ کنان تم میں سے نہیں ہے۔ حالانکہ وہ ان کا بیٹا تھا۔ مگر اللہ نے بڑی عجیب سی بات کی اور فرمایا کہ اے نوح! یہ تیرا بیٹا نہیں ہے۔ اس کی عادات و خصائل تیرے جیسے نہیں ہے۔ اس کی سوچ تیرے جیسی نہیں ہے۔ یہ تیری سوچ سے پلٹ گیا ہے۔ یہ الٹا پھر گیا ہے۔ اس کے لیے

Marfat.com

دعا نہ کر۔ یہ کارگر نہیں ہوگی۔ اللہ سے ڈر کہ تیرا Standard of judgement اولاد نہیں ہے۔ پیدائش پہ نہیں ہے۔ بلکہ تیرا Standard of judgement خدا ہے' اللہ ہے اور اسی کی مرضی کے موافق زندگی بسر کرنا ہے۔ تیرا بیٹا تم میں سے نہیں ۔حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں تو ان کو بھی ایک آدھی خطا یاد آتی ہے۔ پھر سب سے بڑی خطا جس کا فائدہ ہمیں آج تک بھی پہنچتا ہے وہ حضرت یونسؑ بن متی کی شکل میں ہے۔حضرت یونسؑ بن متی کو غصہ آ گیا۔ پیغمبرؑ کے لیے تمکین سے نکلنا اور سکینت سے نکلنا سب سے بڑی خطا ہے۔ ایک لمحہ کے لیے گلہ گزار ہوئے کہ یا اللہ آپ نے مجھے کہا تھا کہ تیری قوم کو عذاب سے مار دوں گا۔ میں نے سائبان کا عذاب ان پر نازل کرنا ہے۔ سرمئی سرخ بادل آسمان پر کھڑے تھے۔ اور ایک لمحے کی دیر تھی۔ وہ ایک لاکھ کا شہر تباہ ہو جاتا۔ پھر حضرت یونسؑ بددعا دے کے نکل آئے۔ بعد میں ان لوگوں نے آہ وزاری کی۔ اسی پیغمبر کے واسطے سے کھلے میدان میں بھیڑ بکریاں لے گئے بچے لے گئے۔ بہت چیخے چلائے اور دعا مانگی اے اللہ اسی پیغمبرؑ کے توسط سے اس عذاب کو ٹال دے۔ اللہ نے ٹال دیا۔ جب وہ عذاب ٹلا' کہیں سے حضرت یونسؑ کو بھی خبر ملی ۔ یونس آج بھی کوئی نام ہو تو بڑا غصے والا ہوتا ہے۔ تب تو ماشاء اللہ پیغمبرِ محترم کا غصہ تو بہت بلند ہوگا۔ انہوں نے کہا یہ کیا آپ نے مجھے Insult کروا دیا۔ میں ان کو عذاب کی خبر دے کے نکلا تھا۔ آپ نے ان کو بچا دیا۔ حضرت یونسؑ کے دل میں ایک گلہ سا آیا۔ تب وہ مصیبت شروع ہوئی۔ جس کے بارے میں خود قرآن کہتا ہے کہ بحرِ ظلمات میں گھیرے گئے ۔ اندھیروں میں ڈالے گئے ۔ تعفن میں ڈالے گئے ۔ بدبو میں ڈالے گئے ۔ زندگی اجیرن ہوگئی۔ ایک جملہ وہاں اللہ نے بڑا عجیب وغریب سا لکھ دیا۔ جب حضرت یونسؑ اس بلا میں تھے تو ایک جملہ بڑا عجیب وغریب قرآن میں لکھ دیا۔ کہ اگر یونسؑ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو قیامت کے دن بھی اسی مچھلی کے پیٹ سے اُٹھتا۔ عجیب وغریب بات کہ وہاں نماز پڑھی نہیں جا سکتی تھی۔ تعفن تھا۔ گندگی تھی۔ غلاظت تھی۔ سوائے تسبیح کے کوئی چیز سلامت نہیں تھی۔ اس لیے حضور ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ قیامت کے نزدیک جب رزق اتنا کم اور قلیل

Marfat.com

ہو جائے گا تو ایسے عالم میں لوگ کیا کھائیں گے؟ جیسے آج ہم دیکھتے ہیں اٹامک وارز ہوں گی۔ ہر جگہ اجڑی پڑی ہو گی۔ جو بھی کھاؤ گے وہ ایٹم بن کے اندر گرے گا۔ اموات ہوں گی اور کچھ بھی نہیں ہو گا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے نزدیک جب رزق اتنا کم اور قلیل ہو جائے گا تو ایسے عالم میں لوگ کیا کھائیں گے؟ فرمایا تسبیح۔ وہ اللہ کو یاد کریں گے اور خدا کسی نہ کسی طریقے سے ان کو رزق مہیا کرے گا۔ یہ اس بڑی جنگ کے بارے میں ہے اس بڑے المیے کے بارے میں ہے جو نسلِ انسانی کے بہت قریب ہے۔ ہم نے نہ دیکھا تو ہماری اولاد دیکھے گی مگر وہ المیہ بہت قریب ہے جس کے بارے میں یہ ارشاد ہے۔ عروجِ دجال بڑا قریب ہے۔ خروجِ دجال بڑا قریب ہے۔ اللہ نہ کرے' مگر کیا ہو سکتا ہے۔ زمانہ تو آ چکا ہے۔ اور ضرور کوئی نہ کوئی اس المیے کو دیکھے گا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر یونسؑ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو قیامت کے دن بھی اسی مچھلی کے پیٹ سے نکالتے۔ مگر کیا خوب اللہ کے کرم اپنے نبی پہ ہوتے ہیں اور کیا اس نبی علیہ سلام کی وجہ سے ہم پہ کرم ہوتا ہے کہ " لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ "(الانبیاء :87) حضرت یونسؑ نے اتنے خوبصورت انداز میں معافی مانگی اتنا دلکش انداز تھا۔ ہاتھ چھوڑ بیٹھے۔ ذہن خالی کر دیا۔ سب کچھ خدا کے سپرد کر دیا۔ میں نے دو دعائیں عجیب و غریب قرآن حکیم میں دیکھی ہے کہ فصاحت اور بلاغت کی جان اُن پہ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک حضرت یونسؑ کی اور ایک حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہے۔ تھکے ماندے ہارے ہوئے زندگی سے گزرے ہوئے' اجاڑ ویران جگہ پہ' آخر جاتے جاتے ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگائی نہ ہاتھ میں کچھ نہ خیال میں کچھ نہ جسم میں نہ وجود میں نہ جان میں' تنگ آ کے آپ نے ایک دعا مانگی تھی" رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ""(القصص : 24) اگر آپ دعا کے حسن پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا لہجہ اور کیا خوبصورتی ہے اس انداز میں' فرمایا" رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ""(القصص : 24) اے اللہ تعالیٰ! جو کچھ بھی عطا کر دے میں تو فقیر ہوں۔ میں تو فقیر ہوں۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں تو فقیر ہوں۔ اصل میں

Marfat.com

فقیر کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے --- "یہ نہیں کہ دس ہزار جیب میں پڑے ہوں پھر ہاتھ آگے" --- فقیر کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے کہ جو حضرت موسیٰ نے فرمایا اے پروردگار! میں تو بالکل ہی تہی ہاتھ ہوں۔ میرے پاس تو جرأتِ سوال ہی نہیں رہی۔ میرے پاس تو خیال ہی نہیں کہ مجھے کیا چاہیے کیا نہیں "رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ" "(القصص: 24) بڑی خوبصورت بات ہے کہ میں تو بالکل تہی دست ہوں۔ میرے پلے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ جو تو عطا کر دے فقیر اس پہ راضی ہے۔ جو بھی تو عطا کرے۔ اسی طرح دیکھئے میرے خیال میں توبہ اور استغفار کے ضمن میں حضرت یونسؑ کی اس دعا سے خوبصورت بات کوئی نہیں ہے " لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "(الانبیاء: 87) اسی تاریکی میں اس اندھیرے میں اس مکمل مایوسی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایک آواز دی۔ قریباً قریباً دونوں کا مطلب ایک ہی بنتا ہے۔ وہ جو حضرت موسیٰ نے مانگی اور یہ بھی، فرق صرف Situation کا بنتا ہے۔ فرمایا" لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "{الانبیاء: 87} کہ اے مالک وکریم میں مکمل تو نہیں ہوں۔ میں کوئی پرفیکٹ تھوڑا ہوں۔ پرفیکٹ تو آپ کی ذات ہے۔ مکمل تو آپ ہیں۔ خطا اور نسیان تو آپ کے ہاں وجود نہیں رکھتا۔ آپ ہی ایک ایسے ہو جس میں کسی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ میں تو ایسا نہیں ہوں۔ میں تو جو آپ نے بنایا ویسا ہوں۔ مجھ میں تو خطا آپ نے رکھی ہے۔ میرے باپ دادا میں رکھی ہے۔ میرے تو بزرگوں میں بچوں میں رکھی ہے۔ I am not a perfect one اور نہ ہی مجھے perfection کا دعویٰ ہے" لَآ اِلٰـــہَ اِلَّآ اَنْـــتَ سُبْــحٰــنَکَ " آپ پاک ہو ہر خطا سے۔ آپ مبرا ہو ہر زیاں سے۔ آپ ہی اللہ ہو۔ آپ ہی مالک ہو۔ آپ ہی پرفیکٹ ہو اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "{الانبیاء: 87} میں اندھیروں میں گھر گیا ہوں۔ یہاں جو ظلم کا لفظ ہے یہ اس معنی میں نہیں آتا جس معنوں میں ہم اسے ڈکشنری میں لیتے ہیں۔ یہ ان معنوں میں نہیں آتا۔ ظلم ان حدود میں آتا ہے جس کے Beyond آپ خطروں میں چلے جاتے ہیں۔ ایک پرامن ماحول سے ایک Safer atmosphere سے نکل کے

Marfat.com

جب آپ Dangerous ماحول میں چلے جاتے ہوتو ہم اسے ظلمات کہتے ہیں۔ ظلم یہاں اس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو ظالم اس معنوں میں گنتے ہیں کہ میں خطا اور نسیان کا حامل ہوں۔ مجھ میں آسکتی ہے مجھ سے ہوگئی ہے۔ اس لیے انہوں نے کہا اس لیے ان کی یہ جو دعا ہے " لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْـحٰـنَکَ اِنِّیْ کُنْـتُ مِنَ الظّٰـلِمِیْنَ "{الانبیاء:87} If I have to translate it in English I would say that oh my Lord God you are perfect I am not perfect and since I am not perfect I have made a mistake. I am sorry. سیدھی سادی سی بات ہے۔ سیدھا سادہ سا ترجمہ پیش کیا ہے۔ کیونکہ ظلمات کا لفظ اللہ تعالیٰ نے حدود اللہ سے نکل جانے پہ استعمال کیا ہے۔ مگر کبھی آپ نے سوچا کہ حضرت یونسؑ تو کسی حد سے نہیں نکلے تھے۔ وہ تو کسی حد سے نہیں نکلے تھے۔ مگر پیغمبروں کے Standard کتنے سخت ہوتے ہیں کہ ذرا سا گلہ ان کو حد سے نکال دیتا ہے۔ ذرا سی غلطی ذرا سا گلہ۔ یہ وہ حدود شرعی نہیں تھی جو ہم پہ لاگو ہے۔ جس کے بارے میں اللہ نے قرآن حکیم میں فرمایا" تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ " یہ اللہ کی حدود ہیں "فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ " اور جو اللہ کی حدود سے باہر نکلا "فَاُولٰٓـئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ "{البقرہ:229} وہ ظالموں میں سے ہے۔ جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھا وہ ظالموں میں سے ہے۔ مگر یہاں حضرت یونسؑ نے ان حدود سے کوئی واسطہ نہیں رکھا۔ نہ خدانخواستہ ان کے بارے میں اس قسم کا کوئی گمان ہو سکتا ہے۔ یہاں تو بات ہی بڑی عجیب سی تھی۔ ایک گلہ بھی اگر پیغمبرؑ کے دل میں ایک شکوہ ایک گلہ بھی اللہ کے پیغمبرؑ کے دل میں اللہ کے بارے میں آجائے تو وہ اپنے آپ کو حدود سے بڑھا ہوا سمجھتے ہیں۔ اسی لیے حضرت یونسؑ نے کہا " لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْـتَ سُبْـحٰـنَکَ اِنِّیْ کُنْـتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "{الانبیاء:87} انداز ایسا خوبصورت تھا جملہ اتنا مکمل تھا کہ اس اندازِ تخاطب پہ جان جاتی ہے۔ دیکھیں لکھنو اور دہلی کی زبان میں ہمیں بڑی پیچیدگیاں نظر آتی ہیں۔ کسی میں فصاحت کسی میں بلاغت' ایں جناب آں جناب

Marfat.com

میں ان کی باتیں چلتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں اُردوئے مُعلّی کی زبان ہے۔ مُقفّٰی ہے۔ مُسجّع ہے۔ اس میں بڑے آداب ہیں۔ اِدھر جو لکھنو کی زبان ہے اس کے طنطنے ہی نرالے ہیں۔ سناؤں آپ کو ایک دو مصرعے تاکہ آپ کو پتہ لگے۔ تھوڑا سا انداز ان کا علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔ استاد داغ تو کہتے ہیں زبان تو ہماری ہے۔ ہم ہی دہلی کے استاد ہیں۔ تو اصل میں جملوں کی جو Construtions آتی ہیں اس لحاظ سے کسی میں فصاحت زبان کی غالب ہوتی ہے اور کسی میں بلاغت۔ بلیغ اس جملے کو کہتے ہیں جو مختصراً ہو مگر معنی بڑے طویل ہوں۔ جس کو Explain کرتے ہوئے دن اور رات گزر جائیں۔ اور فصیح اس کو کہتے ہیں جو بولتے ہی سمجھ آجائے مگر نشست و برخاست خوبصورت ہو۔ جیسے استاد داغ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی زبان کی لطافت کے شعر کہتے ہیں کہ

رہ رہ کے وہ پچھتائیں کہ کیوں اس کو ستایا
تھم تھم کے میری آہ میں یارب اثر آیا

یہ لینگویج کے پیٹرن ہیں۔ دیکھیں ادھر سے آپ نے دیکھا ..... رہ رہ کے وہ پچھتائیں۔ ادھر وہ کہہ رہا ہے ..... تھم تھم کے۔ جب تھم تھم کے اثر آئے گا تو بیچارے رہ رہ کے ہی پچھتائیں گے۔ تو لینگویج کو اس طرح Connect کرنا ہی کمال ہے۔ دہلی والوں کو اپنی بلاغت پہ بڑا ناز تھا۔ اور لکھنو والوں کو اپنے مُقفّٰی اور مُسجّع انداز پہ بڑا ناز تھا۔ مگر جو لینگویج ہم پڑھ رہے ہیں جو Quranic Language ہے۔ اس میں کوئی چیز کم و بیش نہیں ہوتی۔ سب سے بڑا کمال اس کا ہے کہ ایک ہی آیت میں بلاغت ہوتی ہے۔ اسی آیت میں فصاحت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پہ جیسے حضرت یونسؑ کی دعا ہے " لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "{الانبیاء:87} السید السادات میں سے ایک صاحب کا قولِ مبارک ہے کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے۔ پھر اس ظاہر کا ایک ظاہر ہے۔ قرآن کا ایک باطن ہے۔ پھر اس باطن کا ایک باطن ہے۔ اصل میں کچھ آیات بڑی لوکل نظر آتی ہیں۔ جیسے ہمارے بڑے بڑے دانشور علماء کو بھی نظر

Marfat.com

آتی ہیں۔مگر دراصل وہ لوکل نہیں ہوتیں۔دیکھیں "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ "{البقرہ:179}ان آیات میں سے ہے کہ جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کی فصاحت اور بلاغت کی کوئی انتہا ہی نہیں "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ "{البقرہ:179}اے اہلِ عقل!اگر غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی ہے۔اب دیکھیں، بظاہر یہ لگتا ہے کہ قانونِ قصاص جو Built ہوا' ادلے کا بدلہ جو Built ہوا " اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ"{البقرۃ:178}اور"وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ اور وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ " {المائدہ:45}ادلے کا بدلہ ہے۔دانت کے بدلے دانت' کان کے بدلے کان' آنکھ کے بدلے آنکھ' جان کے بدلے جان' تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ قانونِ قصاص Present day قانون ہے ۔ اور یہاں تک بات ختم ہو جاتی ہے ۔ اگر ہم قانونِ قصاص کی Local interpretation کریں تو یہاں قانونِ قصاص ختم ہو جاتا ہے۔یہی پرنس ہمورابی (The first law giver) کے زمانے میں رائج تھا۔حضرت ادریسؑ نے اس بادشاہ کو گائیڈ کیا۔یہی قانون کتباتِ ہمورابی میں ہے۔یہی قانون بعینہٖ قرآنِ حکیم میں ہے۔نزولِ قرآن کے وقت یہ کتبات نمودار نہیں ہوئے تھے۔اس کے بعد آکے Modern Archeology نے یہ کتبے دریافت کیے تو پتہ لگا کہ یہ قرآن حکیم کی Ditto copy ہیں' جو پیغمبرؑ کے ذریعے اس بادشاہ کے پاس چلی گئی ہوں گی۔مگر اگر اس کے دوسرے معانی پہ غور کرو تو وہ اتنے بڑے ہیں کہ اس کی پوری اینتھر پالوجیکل ریفرنسز آتی ہیں کہ شروع میں جب انسان ایک دوسرے کو قتل کر رہا تھا' مار رہا تھا' تو ایک قبیلہ ایک دوسرے پورے قبیلے کو صرف اس لیے Wash کر دیتا تھا کہ اس کے ایک بندے کی ٹانگ ٹوٹی تھی یا کان کٹا تھا یا ناک کاٹی گئی تھی۔اور ہوتے ہوتے یہ عالم آ گیا کہ کسی بڑے جانور کو مارنے کے لیے بھی آدمیوں کی اتنی تعداد نہیں تھی کہ وہ مل جل کے اسے گرا سکتے۔جب یہ صورت حال آئی۔اور انسانوں کا خاتمہ قریب ہو گیا۔تو پروردگار کا یہ قانون وہاں لاگو ہوا "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ "{البقرہ:179}اگر تم نے اس طرح

Marfat.com

ادلہ بدلہ لینا شروع کر دیا تو اے نسلِ انسان! تم زمین سے ختم ہو جاؤ گے۔ تو اس میں کوئی دھیان کرو۔ کوئی قانون برتو۔ ایک آدمی کے بدلے ایک آدمی مارو۔ تب کے قانون سے چھ ارب نسلِ انسان یہاں بیٹھی ہے۔ ورنہ بہت پہلے یہ داستانِ شرفِ انسان ختم ہو گیا ہوتا۔

خواتین و حضرات! ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کلمات توبہ ہیں جو حضرت یونسؑ نے کہے اور کلمات توبہ اتنے خوبصورت تھے کہ اللہ نے عجیب و غریب سا انعام بخش دیا۔ نہ صرف یہ کہ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خطا معاف ہوئی۔ نہ صرف اس پہ رضامندی کا اظہار کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس رحمت و برکت کو زمین آسمان کے انجام تک پہنچا دیا۔ فرمایا اے یونسؑ جب آپ نے یہ کہا ہمیں اتنا پسند آیا کہ ہم نے نہ صرف آپ کو کرب و بلا سے نجات دی "وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ" {الانبیاء:88} اور جو بھی ایمان والا قیامت تک اس انداز اس لہجے میں ہم سے معافی مانگے گا اسی طرح ہم اس کو نجات دیں گے۔ بڑا سادہ سا نسخہ ہے مگر ہمارے پڑھنے کے انداز ہی بڑے عجیب و غریب سے ہیں۔ ہم ڈھیر سارا پانی پی رہے ہوتے ہیں۔ ہم پاکیزگی کے اعلیٰ ترین معیار جمع کر رہے ہوتے ہیں۔ سو پچاس اگر بتی نہ لگی ہو تو ہم پڑھ بھی نہیں سکتے۔ محلے سے پتہ نہیں کون کون سی شرفا خواتین بلائی جاتی ہیں۔ ان سے پڑھایا جاتا ہے۔ بہت ساری بیچاری عورتوں کو باہر نکال دیا جاتا ہے۔ تمہارا کان خراب ہے۔ تمہارا ناک خراب ہے۔ تب کہیں جا کے So-called جلالی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اب اندازہ کیجئے کہ استغفار کی یہ تسبیح جلالی کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ مارنے والی کیسے ہو سکتی ہے؟ جس ذکرِ الٰہی میں قیامت تک کے لیے اندازِ مغفرت آ رہا ہو۔ بچت آ رہی ہو۔ انسان کو نوید دی جا رہی ہو۔ خوشخبری دی جا رہی ہو کہ اگر اس انداز میں آپ نے اپنے پروردگار کو پکارا تو ہم قیامت تک ان لوگوں کو نجات بخشیں گے۔ اس کے ساتھ ہم کیا کرتے ہیں؟ اس کو جلالی کس نے بنایا؟ No body has ever understood بلکہ ایک خاتون نے تو کہا حضرت میرا تو پیٹ پھول گیا ہے۔ بھئی کیوں؟ کہ جی میری پھوپھی نے کہا تھا کہ جلالی تسبیح ہے یا اسے پانی میں بیٹھ کے پڑھو یا ساتھ ساتھ پانی پیتے رہو اور میں نے تو سو تسبیح میں سو

Marfat.com

گلاس پانی پی لیا۔ میرا تو پیٹ پھٹنے کو آ گیا۔ اس قسم کی اپروچز سے ہی یہ مذہب جو ہے کافی رُسوا سا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جگہ قائم ہیں اور ان کا دین ان کی اپروچز کو کوئی نقص نہیں پہنچا۔ مگر ہماری اپروچز جو خدا اور رسول ﷺ کی جانب Build ہوئی ہیں ان میں بہت کچھ Damage ہو گیا ہے۔ اور دنیا کے خوبصورت ترین نظریات کے حامل مذہب کو ہم نے ڈھکوسلوں میں بدل دیا ہے۔ استغفار کے بارے میں آخری بات میں پیغمبروں کے استغفار کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا میں ملوث رہنے کی وجہ سے زندگی کے ساتھ اشتراک کی وجہ سے کبھی کبھی میرے دل پہ بھی حجاب آ جاتا ہے۔ پھر میں اس کو دور کرنے کے لیے ستّر مرتبہ استغفار پڑھتا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ بڑے نارمل انسان تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو زندگی سے باہر نہیں دیکھا گیا۔ معاشرے سے باہر نہیں دیکھا گیا۔ حرا کا ایک چھوٹا سا Instance ضرور موجود ہے مگر غارِ حرا میں وہ اس لیے نہیں گئے تھے' بقول بہت سارے مبلغین کے وہاں کوئی مراقبہ فرما رہے تھے۔ نہیں ایسا نہیں تھا۔ بلکہ چونکہ پیغمبر خدا ﷺ بتوں کی رجسیت سے نفرت فرماتے تھے۔ آپ بتوں کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرتے تھے۔ عرب میں دو آدمی ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بتوں کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ ایک محمد ﷺ اور دوسرے افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا ابی بکر صدیقؓ۔ ابتدائے عرب میں صرف یہ ہی دو حضرات تھے۔ دونوں بڑے اچھے دوست تھے اور یہ دوستی بڑی خوبصورت تھی۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے گلہ پیدا ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ تھوڑے سے غلطی پہ تھے۔ انہوں نے جا کے حضرت عمرؓ سے معافی مانگ لی۔ انہوں نے کہا میں تو معاف نہیں کروں گا۔ حضرت عمرؓ کا پتہ ہے آپ کو عادت کیسی تھی۔ انہوں نے کہا میں تو نہیں کرتا۔ آپ نے پھر معذرت کی۔ پھر کہا میں تو نہیں مانتا ہوں۔ جب تیسری مرتبہ حضرت عمرؓ نے معاف نہیں کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ میری غلطی تھی۔ میں نے عمرؓ سے معذرت کی ہے۔ مگر عمر مجھے معاف ہی نہیں کرتے۔ تو سیدِ کائنات ﷺ کو اتنا غصہ آیا کہ آپ مسند شریف پہ طلوع ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے

Marfat.com

حضرت ابوبکر کی صفات گنوائیں اور آخر میں ایک جملہ بولا کہ اے لوگو! تم میرے دوست کو بھی نہیں چھوڑتے ہو۔ اے لوگو تم میرے دوست کو بھی نہیں چھوڑتے ہو۔ اے لوگو! تم میرے دوست کو بھی نہیں چھوڑتے ہو۔ آپ نے اتنی مرتبہ یہ فرمایا کہ حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل گرے اور سسکتے ہوئے آگے بڑھے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت ابوبکرؓ جو چاہیں کہیں، آئندہ میں اس قسم کی کسی خطا کا مرتکب نہیں ہوں گا۔ یہ اس عظیم دوستی کی ویلیو ہے۔ اس لیے قرآن حکیم نے بھی اس دوستی کو تسلیم کیا۔ اور یہ جو دو لفظ قرآن میں سیدنا ابی بکر صدیقؓ کے بارے میں آئے۔ اس کی حسرت تو پوری نسلِ انسان کو رہ جاتی ہے۔ پوری نسلِ انسان اگر چاہے تو خدا کے حضور ﷺ سے جو دو لفظ سیدنا ابی بکرؓ کے لیے آئے وہ القاب پھر کسی ابنِ آدم کے لیے نہ آئیں گے۔ کہ ''ثانی اثنین و صاحب فی الغار''۔ یہ دو Titles پھر زمین پہ کسی اور انسان کے لیے نہ آئیں گے۔ ''یہ جو اس کی طرح کے دوسرے ہیں''۔ نبی تو نہیں البتہ وہ جو دوسرے ہیں ان دو میں سے اور صاحب فی الغار غارِ ثور پر یہ لفظ بولے گئے کہ یہ جو دوسرے ہیں اس قسم کے۔ یہ ثانی اثنین بھی ہیں اور صاحب فی الغار بھی ہیں۔ اور جو مصاحب ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کے دوست ہیں۔ یہ اعزاز پھر قرآن حکیم نے کسی اور کو نہیں دیا۔ ہاں یہ ضرور فرمایا کہ تمام اصحابِ رسول ﷺ مجھ سے راضی ہوئے اور میں ان سے راضی ہوا۔ یہ کریڈٹ بھی اصحاب کے سوا زمین پہ کسی کو نہیں ملا۔ تو میں نبی کریم ﷺ کے کلمہء استغفار کی بات کر رہا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا میں Involvement کی وجہ سے کبھی کبھی میرے دل پہ بھی حجاب آجاتا ہے۔ پھر میں اس کو دور کرنے کے لیے ستّر مرتبہ استغفار پڑھتا ہوں۔ ستر مرتبہ گنتی کی تعداد ہے۔ اس سے مراد کثرت ہے کہ میں بھی اللہ کے حضور استغفار کرتا ہوں۔ آپ کو پتہ ہے تین بڑے استغفار جو آئے ہیں ان میں ایک استغفار کو سید الاستغفار کہتے ہیں ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ''۔ حضورِ گرامی مرتبت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے یہ استغفار پڑھا اور تین دفعہ پڑھا اس کے گناہ معاف ہوں گے، چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر

Marfat.com

ہوں۔ پھر فرمایا اس کے گناہ معاف ہوں گے چاہے وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ گناہ کبیرہ میں سے سب سے بڑا گناہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی جہاد سے بھاگ جائے۔ یہ جہاد وہ نہیں ہے جو اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف جاری ہو۔ یہ جہاد وہ نہیں ہے۔ صلاح الدین ایوبیؒ والا تو جہاد ہو سکتا ہے۔ کوئی سامنے تھا۔ کوئی لڑائی تھی۔ کوئی جنگ تھی۔ محمود آف غزنہ جہاد کر سکتا ہے۔ سلطان محمد غوری جہاد کر سکتا ہے۔ مگر یہ جہاد پتہ نہیں کونسا جاری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس کلمے ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' اس استغفار کا اتنا بڑا کرم ہے کہ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ہم میں بہت سارے لوگ ایسے اٹھے ہیں۔ جن کا خیال یہ ہے خدا کی کئی چیزوں پہ ان کی اجارہ داری ہے خاص کر بخشش پہ۔ آپ جو مرضی کہتے رہو، کہیں گے نہیں تُو تو بڑا بے وقوف ہے بڑا ظالم ہے۔ تو نے یہ کہا تو نہیں بخشا جائے گا۔ یاد رکھئے گا کہ حدیث قدسی اس پہ ناطق ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ ''جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو کہا کہ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تو نہیں بخشا جائے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ ضرور بخشا جائے گا جس کے بارے میں اس نے کہا''۔ یہ حدیثِ قدسی ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟ کیا تم اتھارٹی رکھتے ہو میرے گناہ ثواب پہ؟ تمہیں میں نے ڈیپارٹمنٹ دے دیا ہے؟ بخشش کا ڈیپارٹمنٹ اللہ کے اپنے پاس ہی ہے۔ سفارشات ضرور چلتی ہیں۔ اپنی امت کے لیے رسول ﷺ کرتے ہیں۔ باقی لوگ کرتے ہیں۔ مگر یہ کوئی نہیں ہے کہ ایک آدمی اُٹھ کے کہے کہ تو نہیں بخشا جائے گا۔ تجھے کوئی معاف نہیں کرے گا۔ میں حتمی طور پر یہ کہتا ہوں۔ اس قسم کی کوئی اتھارٹی زمین و آسمان میں کوئی شخص اللہ کے اوپر نہیں رکھتا کیونکہ یہ اس چیز کے بارے میں ایک سیکنڈری شے ہے جو اللہ نے اپنے اوپر لکھ لی ہے۔ اس نے اپنے اوپر بخشش اور کرم اور رحمت لکھا ہوا ہے۔ یہ رحمت کے ڈیپارٹمنٹ کا Main جزو ہے "کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ" {الانعام:54} میں نے لکھ دیا اے نسلِ انسان اور اے تمام مخلوقاتِ عالم میں نے تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ لکھ دیا ہے کہ میں تم پہ رحم کروں گا۔ اب رحم میں کونسا عذاب ہو سکتا ہے؟ کون

Marfat.com

ایسا سیانا ہے جو کہے کہ رحمت میں دوزخ بھی شامل ہوسکتی ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ایسا کوئی تصور نہیں۔ تو میں ویسے ہی سوچ میں رہتا تھا کہ اگر ہم گنہگاروں کو بائی چانس بھی جہنم سے گزرنا پڑا تو ہم تو مارے جائیں گے۔ وزیٹر کی حیثیت سے بھی اگر جانا پڑا....... دیکھو ناں اتنی تھوڑی سزا ہے کہ ہمیں کوئی وزٹ ہی کرادی جائے' اور جہنم دیکھ کر جو رہا سہا حوصلہ زندگی کا ہے پست ہو جائے۔ پھر میرے بیٹے نے مجھے بتایا کہ نہیں ابو ایسا نہیں ہے۔ یہ لکھا ہوا ہے۔ ایک حدیث ہے کہ جب کوئی اہلِ ایمان جہنم میں ڈالا جائے گا تو اسی وقت اس کی ایک پل میں موت ہو جائے گی۔ اگر کسی گنہگار مسلمان کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس کی فوری موت ہو جائے گی۔ اس کے جسم و جان بالکل اس طرح ہو جائیں گے جیسے سیخ پہ بھنا ہوا مرغ ہوتا ہے۔ اسی قسم کا ہو جائے گا۔ پھر اس کو وہاں سے نکال کے چشمہء آب حیات میں ڈال دیں گے۔ یہ آبِ حیات کا ایک چشمہ ہے جس میں زندگی پیدا کی جاتی ہے۔ اصل میں جو ہمارے ہاں زمین پر تصورات ہیں۔ جیسے سکندر اعظم آبِ حیات کی تلاش میں نکلا بڑی دور چلا گیا۔ بالآخر چشمہء آب حیات پہ پہنچا۔ اس نے ایک گھونٹ پینا چاہا تو آواز آئی کہ میری طرف بھی دیکھ لے۔ سکندر نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی چیز نظر نہ آئی پھر دوبارہ اس نے گھونٹ پینا چاہا۔ پھر آواز آئی یار میری طرف دیکھ لے میں اس شاخ پہ بیٹھا ہوا ہوں۔ سکندر نے شاخ پہ دیکھا تو ایک بالکل سڑا بجھا سا ہڈیوں کا استخوان تھا۔ اس نے کہا عرفِ عام میں مجھے ایک طوطا کہتے ہیں۔ مجھ سے غلطی ہو چکی ہے۔ میں اس چشمہء آب حیات سے ایک قطرہ پی چکا ہوں۔ اب میرا یہ حال دیکھتا ہے نہ ماس ہے' نام ونشان بھی نہیں ہے۔ تو چاہتا ہے تو بھی اس طرح باقی زندگی گزارے۔ تو سکندر نے اس وقت اس استخوان کے اجتماع کو دیکھا اور کہا توبہ توبہ I would never like to live such a life. اس نے کہا کہ ایسی Bone cracking لائف نہیں چاہتا۔ اس نے وہاں توبہ کی اور چشمہء آب حیات سے گزر گیا۔ تو یہ اصل میں آسمانوں سے آئے ہوئے اس انسٹیٹیوشن کی کہانی ہے۔ جس میں انسانوں کے استخوان ڈالے جائیں گے۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہ ان کیمکلز کی وجہ سے جو اس چشمہء حیات میں اللہ نے

Marfat.com

ڈالے ہوں گے۔ تروتازہ انسانوں کی طرح دوبارہ نمود پائیں گے۔ شکل پائیں گے۔ زندگی پائیں گے۔

خواتین وحضرات! میں کچھ بڑی دلچسپ باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں مگر حدیث کی مکمل ریفرنس ہونی چاہیے تاکہ ساتھ ساتھ آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خدا مغفرت سے کیا مراد لیتا ہے۔ ہمارے ہاں دو چار بڑے اصول ایسے قائم ہیں کہ ہم مغفرت کو Limit کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک قانون ہے جو میں آپ سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے ابھی تک یہ دیکھ لیا کہ 13.7 بلین سال سے یہ یونیورس قائم ہے۔ آج ہم نے کیلکولیٹ کیا ہوا ہے کہ 13.7 ارب سال سے یہ کائنات قائم ہے اور کوئی چھ ارب سال کے قریب ہماری Constellation کو ہو گئے ہیں۔ تقریباً پانچ ارب سال ہماری زمین کو ہو گئے ہیں۔ یہاں بہت سارے Mathematician موجود ہوں گے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ان اربوں میں اپنی زندگی کی بھی ایوریج نکالو۔ چھ بلین میں آپ اپنی زندگی کی ایوریج نکالو کہ آپ کی اس زندگی کے ستر سالوں کی ایوریج کیا بنتی ہے۔ تو شاید آپ ڈھونڈتے ڈھونڈتے بہت دور چلے جاؤ۔ مائنس پتہ نہیں کتنے لگاؤ۔ کتنے زیرو لگاؤ تب کہیں جا کے آپ کی ایوریج بنے گی۔ زندگی جو کائنات میں جاری وساری ہے اور جو زندگی آپ کے نصیب میں آئی ہے۔ جو انسٹیٹیوشن کائناتی ہے اور جو خطا و نسیان کا عنصر آپ کے نصیب میں آیا ہے اس کی کیا ایوریج ہو سکتی ہے؟ وہ اللہ جو اپنے آپ کو پروردگار عالم کہتا ہے مکمل اور Totality میں گنتا ہے۔ جس کائنات کے ایک ستارے میں 180 بلین گلیکسی ہیں۔ اور صرف ایک گلیکسی (اینڈرومیڈا گلیکسی) میں ایک کھرب ستارا ہے۔ ایک 180 بلین گلیکسیز میں صرف ایک گلیکسی اینڈرومیڈا میں ایک کھرب ستارے ہیں۔ اب اتنی بڑی وسعت جو Imagination سے بہت دور چلی جاتی ہے۔ اب اس میں ایک صاحب ہیں جو رحمت کو Proclaim کر رہے ہیں۔ ایک صاحب ایسے ہیں جو اپنے آپ کو کائنات کا مالک بھی کہتے ہیں۔ رب ذوالجلال والاکرام بھی کہتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو تمام تخلیقات کا مالک بھی سمجھتے

Marfat.com

ہیں۔ان کے ساتھ ایک انسٹی ٹیوشن وابستہ ہے۔جو بے حد وحساب سالوں سے آگے کا ہے۔بلین اورٹریلین گلیکسیز کے مالک سے بھی آگے کا ہے جو ہمارے تصور میں نہیں آتا۔بلکہ ایک سائنسدان نے کہا کہ تم ضرب دے کے دیکھ لو میں تو عاجز ہوں۔اس نے کہا کہ 10 کو 120 زیروز سے ضرب دے کے دیکھ لو۔تھوڑا سا اندازہ آپ کر لیجیے گا کبھی فرصت اوقات میں فی الحال گھنٹے دو گھنٹے میں یہ نہیں ہوگا۔وہ جو برین اس نے بنایا ہے اس کی ساخت کا ایک چھوٹا سا اندازہ یہ ہے کہ اگر آپ اس قسم کا کاغذ جو ہے (عام پیپر شیٹ دکھاتے ہوئے) اس قسم کا کاغذ زمین پہ رکھ کر اس قسم کا دوسرا کاغذ اس کے اوپر رکھو اور تیرہ بلین سال رکھتے چلے جاؤ تب کہیں جا کے Brain connections آپ کے دماغ کے --- ''اللہ کے نہیں'' --- آپ کے دماغ کے Brain connections پورے ہوں گے۔zero 18*36 یہ Connective links جو برین کے ہیں۔اب آپ اس سے اندازہ لگاؤ۔میں جو چاہتا ہوں وہ اندازہ ہے صرف چھوٹا سا اندازہ کہ خدا کی رحمت کتنی بے کراں ہوگی اور آپ کے گناہ کتنے بے شمار ہوں گے؟ ستر سال میں سے ویسے بچپن میں کوئی دس پندرہ گزر گئے۔دس پندرہ بے زاری کے نکل گئے۔سات آٹھ سال گناہوں کی عمر ہوگی۔سات آٹھ سال نہیں تو دس سال کہہ لو۔بڑی دلیری کی تو بیس سال کر لو گے۔اور وہ بیس سال کے جو گناہ ہیں اس کا اندازہ اس رحمتِ بے کراں سے کرو جہاں سے بخشش نکلنی ہے۔بخشش جہاں سے نکلنی ہے ذرا اس کا اندازہ کرو۔پھر بڑے دعوے بے شمار لوگ Out of guilt بھی یہ نہیں کہتے کہ یار اس سے توبہ کر لیں رجوع کر لیں۔معاف کروالیں۔اور اتنی معمولی ہے اس کے لیے بخشا اتنا معمولی ہے اس کے لیے کہ جبرائیل امین سے ایک دفعہ اللہ نے پوچھا وہ فلاں شخص ہے اس نے گناہ کیا ہے پھر اس نے کیا کیا۔انہوں نے کہا اے پروردگار اس نے توبہ کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے پوچھا اس کو پتہ ہے کوئی بخشنے والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو کہو میں نے معاف کر دیا۔دوبارہ پھر اس شخص نے گناہ کر دیا۔پھر جبرائیل نے کہا اللہ میاں اس نے تو ٹھیک نہیں کیا۔دوبارہ گناہ کر دیا تو اللہ نے کہا معافی کس سے مانگی ہے؟

Marfat.com

انہوں نے عرض کی اللہ آپ سے مانگی ہے' آپ کو بخشنے والا سمجھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا وہ سمجھتا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں! اے پروردگار عالم یہ تو سچ ہے۔ فرمایا اچھا پھر اس کو کہو کہ اسے میں نے معاف کر دیا ہے۔ تیسری مرتبہ پھر اس نے گناہ کیا۔ جبرائیل امین اب بڑی گرمی سردی میں آ گئے کہ یہ کیا یا اللہ نے دو مرتبہ معاف کیا۔ اس نے پھر گناہ کر دیا۔ وہ پھر حضورِ یزداں میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے اللہ اس نے پھر گناہ کر دیا ہے' پھر خطا کر دی ہے۔ اللہ نے الٹا اسے ہی پوچھا کہ اے جبرائیل اس کو پکا پتہ ہے کہ میں معاف کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا یا اللہ اسے پتہ ہے کہ تو ہی معاف کرنیوالا ہے۔ اللہ نے فرمایا جا اسے کہہ جو مرضی کرے میں نے معاف کر دیا۔ اور یہ مولوی کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ مستند ترین احادیث ہیں۔ یہ کوئی مولوی کی میراث نہیں ہے۔ یہ کسی ضدی قسم کے علامہ کی میراث نہیں ہے جو آپ کو اعمال کی وادی میں سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہاں عمل تو آپ کرو گے ہی' جس کے ساتھ کمٹ منٹ ہو گی اس کے ساتھ عمل کرو گے. Love labour is very sweet جس کے ساتھ محبت ہو جائے اس کی تو خدمت میں آپ ساری زندگی گزار دو گے۔ آپ اس کے لیے مر بھی جاؤ گے۔ اس وقت پتہ نہیں کیوں آپ کا تساہل غائب ہو جاتا ہے۔ جب تھوڑی سی محبت پیدا ہو جائے کسی کے ساتھ تو پاؤں میں بجلیاں آ جاتی ہیں۔ دماغ ہر وقت اس کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے۔ تو کسی بڑی پرانی کہاوت میں اہلِ عرب کے ایک مدبر نے کہا کہ Love is such a value which can not be replaced. اگر اسی کی کوئی ویلیو دوسری نکل آتی کوئی اور Replacement نکل آتی تو چلو جان چھوٹ جاتی۔ مگر یہ واحد ویلیو ہے جس کی Replacement ہی کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک منفرد سا جذبہ ہے جس میں پیدا ہو جائے تو آپ سوچ سکتے ہو کہ پتہ نہیں انسان میں کیا ہے. Honestly telling you یہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ جس انسان سے محبت ہو جائے اس کو آپ دے دلا تو کچھ نہیں سکتے' دل کرتا ہے اس کی خدمت کی جائے۔ یعنی محبت ایک ایسا جذبہ ہے کہ وہ ہر ظالم سے ظالم شخص کو مجبور کر دے گا کہ جس

Marfat.com

سے اسے محبت ہے اس کی خدمت کی جائے۔ آپ دیکھو اللہ سے ایسا اُنس کیوں نہیں ڈویلپ ہوتا۔ سب سے بہترین محبت تو صفاتی ہوتی ہے۔ ایسی صفات تو کسی اور میں ہیں ہی نہیں، مثلاً جس کا کوئی دوست نہیں اس کا اللہ دوست ہے۔ اللہ کے سوا کوئی قابلِ اعتماد دوست ہے ہی کوئی نہیں۔ آج کے گلے شکوے دیکھو۔ اِدھر سے اُدھر کر دیتی ہے دنیا' بگاڑ دیتی ہے۔ گلہ ہی سب سے بڑا ہے۔ ہم نے اتنا اُنس رکھا۔ اتنا پیار رکھا' اگلوں نے ہمیں کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ اگلوں نے یہ کر دیا۔ تو یہ وہ جذبہ ہے اگر آپ نے اس کا برابر کا صلہ لینا ہے تو صرف اللہ سے مل سکتا ہے۔ اس کے پاس کوئی ریٹرن کی کمی نہیں ہے۔ اور وہ کہتا کیا ہے؟ اب دیکھو ہمارے ہاں رسم بنی ہے کہ ڈرو' ڈرو' ڈرو۔ بھئی کہاں تک ڈرو؟ میں کیا ڈروں اللہ سے؟ وہ اتنا بڑا ہے کہ میں تو ایک معمولی سی پن چکی کے خوف سے پس جاتا ہوں۔ میں ایک پتھر کی ضرب سے ختم ہو جاتا ہوں۔ میں اس سے کتنا ڈر سکتا ہوں؟ رات کو ایک حادثہ پیش آ جائے' ایک سانپ بھی اگر کھڑکی کے سامنے نظر آ جائے تو میں خوف سے مرا جاتا ہوں۔ میں اللہ سے کتنا ڈر سکتا ہوں؟ کیا اللہ بھی ڈرانے کو کہتا ہے؟ No, no at all. بھئی وہ کہتا ہے کہ اس چیز سے ڈرو جو تمہیں مجھ سے دور کر دے۔ اللہ کا صحیح معنی میں خوف یہ ہے کہ اس چیز سے ڈرو جو تمہیں اللہ سے دور کر دے۔ پھر اپروچ کیا ہے؟ وہ تو اس نے بڑی سادہ سی بات کی ہے "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ "{ال عمران:92} مجھے محبت کرنا ہے۔ اب کوئی عورت اور کوئی مرد اس پہ اختلاف نہیں کر سکتا کہ محبت کرنے والا کوئی شیئرنگ نہیں چاہتا۔ ایسا نالائق ہوتا ہے۔ کوئی شیئرنگ نہیں چاہتا۔ نہ کوئی مرد چاہتا ہے شیئر کرنا' نہ کوئی خاتون چاہتی ہے شیئر کرنا۔ مگر جو شیئر کرے گا وہ اتنا بڑا اعالی ظرف ہوگا' اتنا بڑا اعالی ظرف ہوگا کہ وہ محبت کے اعلیٰ ترین مقامات تک چلا جائے گا۔ ہم اس کو Normal love affairs نہیں کہہ سکتے۔ جو برداشت کرے گا' جو سمجھے گا جو اس Possession کے Element کو اپنے سینے میں سمیٹ کے دوسروں کو Allowance دے گا وہ تو بڑا انسان بہت بڑا مفکر بڑا دانشور خدا کا بہت بڑا بندہ ہوگا۔ اس لیے آپ کو Mystics میں زیادہ Acceptance نظر آتی ہیں۔ اس

Marfat.com

لیے بڑے بڑے صوفیا کے بارے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ دوسروں کو ہر بندے کو قبول کیوں کر لیتے ہیں؟ یہ Sectarian کیوں نہیں ہوتے؟ یہ سب کو کیوں قبول کر لیتے ہیں۔ یہ Religious moratorium کیوں نہیں ہوتے؟۔ معین الدین اجمیری کے پاس سکھ کیوں آتے ہیں؟ ہندو کیوں آتا ہے؟ مسلمان کیوں آتا ہے؟ سنّی اور شیعہ کیوں آتے ہیں؟ بھئی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی Possession سے کچھ آگے بڑھ گئے ہیں۔ وہ خدا کی رحمتِ بے کراں کو دیکھتے ہیں۔ اگر وہاں سے Issuance اتنی کامن ہے' اتنی فراخ ہے تو پھر ہم کیسے کنجوس ہو سکتے ہیں۔ اس لیے یہ بڑے بڑے صوفیا جو اہلِ کفر کے بیچ میں بیٹھے ہیں وہ اپنے جبری طرزِ عمل سے کسی کو مسلمان نہیں کرتے۔ جیسے آپ کو پتہ ہے اقبال نے بھی کہا تھا کہ محبت فاتح عالم ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں کو آپ صحیح محبت کے مراکز تصور کر سکتے ہیں۔ اس لیے یہ مغفرت کی بھی مجالس رکھتے ہیں۔ یہ خدا کی بخشش کے کارندگان ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو قبول کرتے ہیں۔ وصول کرتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں عطا کرتے ہیں۔ کسی کو بدترین کفر و شرک سے اللہ کی رحمت کو لے کے آتے ہیں۔ خدا ان کا منتظر ہوتا ہے۔ خدا اس لیے ان کے درجات بلند کرتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کی رحمت پہ قدغن نہیں لگاتے' رکاوٹ نہیں لگاتے۔

اب آپ دیکھئے اللہ کو توبہ سے خوشی کتنی ہوتی ہے؟ یہ ویسے ہے لطیفہ سا مگر یہ الہیاتی لطیفوں میں سے ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے' یہ خوبصورت لطائف میں سے ہے۔ کہ اللہ بندے کی توبہ سے اتنی محبت رکھتا ہے۔ جیسے اس بدو کی طرح جو صحرا میں بڑی دور نکل جائے' کوئی چشمہ نہ ہو۔ اس کے اونٹ پہ پانی لدا تھا۔ خوراک تھی۔ سب کچھ تھا۔ پھر وہ گم ہو گیا۔ اس صحرا کی وسعتوں میں اونٹ اس کو چھوڑ کے بھاگ گیا۔ اب وہ پاگلوں کی طرح اُٹھا۔ اُٹھ کے اِدھر بھاگا' اُدھر بھاگا۔ نہ اونٹ ملا نہ پانی ملا۔ افلاس ملا۔ تھک ہار کے وہ سو گیا کہ اب موت کے سوا تو کوئی زندگی نہیں ہے۔ چلو مر ہی جاؤ۔ جب وہ تھوڑی دیر سو کے اُٹھا۔ ذرا آگے بڑی مزیدار بات ہے جب وہ تھوڑی دیر سو کے اُٹھا تو اس نے دیکھا کہ اس کا اونٹ اس کے پاس کھڑا تھا۔ پانی بھی تھا

Marfat.com

روٹی بھی سب کچھ تھا۔ تو وہ خوشی سے اتنا بوکھلا گیا کہ اس نے فوراً کہا اے اللہ میں تیرا مالک اور رب ہوں اور میں ہی تیرا پالنے والا ہوں اور میں ہی تیرا مہربان ہوں، یعنی بوکھلاہٹ میں فقرہ ہی بھول گیا۔ بجائے یہ کہنے کہ اے اللہ تو میرا رب ہے تو میرا مالک ہے تو مجھ پر رحم کرنے والا ہے۔ الٹا وہ یہ کہہ رہا تھا، اس کی خوشی کا یہ عالم ہو رہا تھا کہ اے اللہ میں تیرا پروردگار ہوں اور میں نے تجھ پہ بڑا رحم کیا ہے۔ یعنی جب یہ بوکھلاہٹ کا عالم ہوتا ہے تو خدا اتنا خوش ہوتا ہے، اتنا خوش ہوتا ہے بندے کی توبہ پہ۔ یہ بڑا غیر معمولی موازنہ ہے۔ اگر آپ غور کرو تو یہ بڑا غیر معمولی موازنہ ہے کہ عقل خبط ہو جاتی ہے۔ اللہ میاں کی نہیں، اس بندے کی جس کو اچانک اتنی بڑی خوشخبری ملے اس کی عقل خبط ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ پتہ نہیں کیا منہ سے اُوٹ پٹانگ کہتا پھرتا ہے۔ پھر جب اللہ کو اتنی بڑی خوشی ہوگی تو وہ کیا کرے گا۔ اندازہ لگا سکتے ہو وہ کیا کرے گا؟ وہ اپنی بے کراں رحمت کے خزانے اس گنہگار پہ لٹا دے گا۔ وہ یہ کرے گا جس کو تھوڑی سی دینی تھی۔ جب وہ ایک گنہگار کو ایک خطا کار کو دیکھے گا کہ اس نے مجھے رب مانا مجھے سچا جانا وہ دل سے مجھے محبت کر رہا ہے تو وہ اتنا خوش ہوگا۔ اتنا خوش ہوگا کہ وہ بے کراں رحمت کے خزانے اس پہ لٹا دے گا۔

اللہ میاں کی عادات سمجھنا آسان نہیں ہے کیونکہ اس کی عادات بڑی بڑی ہیں۔ ہمارے پاس اگر زیرو ہیں تو اس کے پاس ہنڈرڈ ہیں۔ دیکھئے جب اس نے اپنی رحمت کی مثال دینی تھی تو اس کے پاس تھا ہی کچھ نہیں۔ وہ کیا کرتا؟ اب زمین پہ اتر کے آ کے بتاتا کہ میں اتنا بڑا مہربان ہوں۔ تو جو چیز وہ مثال دینے کے لیے چنتا ہے اس کو بڑے غور سے دیکھنا چاہیے۔ وہ اپنی مثال دینے کے لیے کون سی ہستی کو چن رہا ہے۔ پھر اس نے کس کو چنا؟ ماں کو چنا۔ اس نے کہا! اے لوگو باقی تو کسی کو کم علم ہے یا نہیں ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانیں گے ان کو رسول گرامی مرتبت ﷺ کے رحم و کرم سے واسطہ نہیں پڑے گا۔ مگر ماں سے تو سب کو واسطہ پڑتا ہے۔ ماں کے بغیر پیدا بھی تو کوئی نہیں ہوتا۔ تو پھر اس نے جو اپنے رحم و کرم کی مثال دی وہ ماں کی دی کہ میں تم پہ سو ماؤں سے زیادہ مہربان ہوں۔ حضور ﷺ ایک دفعہ اُم طلحہ کے پاس تھے۔ مجھے

Marfat.com

Exactly نام یاد نہیں۔ تو وہ کھانا پکا رہی تھیں۔ ان کے بچے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دم سے آگ بھڑکی' تو وہ بھاگ کے گئیں اور جب ایک بچہ آگ کے قریب ہوا تو اسے بچایا۔ پھر انہوں نے عجیب سا سوال پوچھا' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں تو ایک ماں ہوں اور میں نے دیکھا میرا بچہ ذرا سا آگ کے قریب گیا ہے تو میں بھاگ کے گئی اور میں نے اس کو محفوظ رکھا' کیا اللہ اس قسم کی مہربانی رکھتا ہے؟ حضور ﷺ نے وہی مثال اُلٹا کے کہا کہ اگر تم ماں ہونے کی حیثیت سے اپنے ایک چھوٹے سے بچے کو آگ کی قربت سے بچانے کے لیے اتنی بے چین ہوگئی ہو تو اللہ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے جو سو ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہے (اسے کیسے گوارا ہوگا کہ اپنی مخلوق کو خواہ مخواہ آگ میں ڈالے)' یہاں سو کا صیغہ محاورتاً ہے' جسے ہم عجلت میں بول جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر لاکھوں کروڑوں ماؤں کے جذبوں کو اکٹھا کیا جائے تو خدا کے اس جذبہء ترحم' محبت' مغفرت' بخشش اور کرم تک نہیں جاتے Why not believe Him, why not love Him as you love your parents - your mothers your fathers. یہی وہ گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے چلو یار روز نہیں بار بار نہیں " فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ " حج کے موقع پہ اس نے کہا جب باقی عبادات کی رسم و رواج ختم ہو جائیں " فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ " مجھے اس طرح یاد کرو جیسے آباؤ اجداد کو کرتے ہو' جیسے دادا کو کرتے ہو۔ ہاں تھوڑا سا فرق ڈال دو "اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا " {البقرۃ:200} تھوڑا زیادہ کرو۔ جب تم تھوڑا زیادہ کرو گے تو مجھے یہ یقین ہو جائے گا کہ میں تمہیں تمہاری ماں سے زیادہ عزیز تر ہوں' باپ سے زیادہ عزیز تر ہوں۔ میں تمہیں دنیا کے ہر رشتے سے عزیز تر ہوں۔ یہ خدا کا Right ہے ناں' حق بنتا ہے اس کا۔ بھئی! ماں اللہ کے بغیر کچھ نہیں تھی۔ باپ اللہ کے بغیر کچھ نہیں تھا۔ نسلِ انسان اللہ کے بغیر کچھ نہیں تھی۔ رزق اللہ کے بغیر کوئی نہیں دے سکتا۔ عزت نہیں دے سکتا۔ توہین نہیں دے سکتا۔ جب کوئی بھی کوئی شے نہیں دے سکتا اور دینا ہی صرف اللہ نے ہے تو پھر اس کی Priority تو رکھو ناں۔ بخشش بھی اسی کی' کرم بھی اس کا' زندگی بھی اس کی' موت بھی

Marfat.com

اس کی، بعد الموت زندگی بھی اس کی۔ ارب ہا ارب سال کی مغفرت اور آسانی بھی اس کی، جنت الفردوس بھی اسی کی، بقائے حیات اسی سے، تو پھر Proper regard کیوں نہیں دیتے؟ کون سا برین ہے جو Pariorty کو اریخ نہ کرے۔ کون سا ایسا دماغ ہے جسے یہ ناز ہے کہ وہ بہتر سوچتا ہے اور وہ ایمان نہ رکھے۔ ہاں اگر خدا پہ ایمان نہ رکھو تو ٹھیک ہے، اگر آپ خدا پہ یقین نہ کرو تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ پھر تو آپ کی اپنی زندگی ہے، اپنا انداز ہے، پھر آپ کو انصاف کا گلہ نہیں۔ کسی چیز کا کوئی گلہ نہیں۔ بھئی ایک شخص میرے پاس آتا ہے، کہتا ہے جی اللہ انصاف نہیں کر رہا۔ میں کہتا ہوں تم اللہ کو مانتے ہو؟ اگر تم اللہ کو مانتے ہو تو پھر جا کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ کیوں نہیں کر رہا۔ اور اگر اللہ کو نہیں مانتے ہو تو تمہارا کیا حق ہے اللہ پہ طعنہ دینے کا؟ جس چیز کو تم مانتے نہیں ہو اس کو طعنہ کیسے دے سکتے ہو؟ اگر کوئی کافر ہے مشرک ہے ایک non believer ہے جو آپ کے پاس دلیل یہ لا رہا ہے کہ I don't believe in God, but He is not doing justice. One should say okay then just leave Him. چھوڑ دو اس کو، پھر بتاؤ کیوں نہیں انصاف ہو رہا؟ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو وہ شخص ہے جو اللہ پہ یقین رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ قضا و قدر کی وجہ سے معاملات چل رہے ہیں اور زمین انصاف کی جگہ نہیں بلکہ قیامت اور آخرت انصاف کی جگہ ہے۔ ایک وہ شخص ہے جو آپ سے آ کے کہتا ہے I don't believe in God. کیوں جی سری لنکا میں ہزاروں لوگ بھوکے مر گئے خدا ہوتا تو وہ بھوکے نہ مرتے۔ فلاں جگہ یہ ہو گیا اگر خدا ہوتا تو یہ نہ ہوتا۔ بھئی! ان سے کہو کہ You don't believe in God پھر وجہ بتاؤ کیا ہے؟ They have no right to say such a thing. ہاں اگر خدا پہ یقین ہے تو تم Reasons ڈھونڈنے کی کوشش کرو گے۔ اگر نہیں ہے تو You have no right to blame God, in any way in any case. اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ انسان کو پورے کے پورے خلوص کے ساتھ جس اللہ کو کمٹ کیا ہے، جس اللہ کو مانا ہے اس کا Regard کرنا چاہیے۔

Marfat.com

ایک اور بڑی مزے کی بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے بہت سارے علماء حاضر اور پاسٹ میں بھی ایسے گزرے جنہوں نے اتنی شدت سے اللہ کی رحمت کو جکڑ لیا تھا اور لگتا تھا کہ اللہ میاں نے پتہ نہیں ان کو کوئی ٹھیکہ دیا ہے' ان مُلاؤں کو کوئی Contract دے دیا ہے کہ انہوں نے خدا کی رحمت کے Process میں گیپ ڈال دیے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اس دنیا سے گزر جانے کے بعد ہمارے روابط ختم ہو گئے۔ تعلقات ختم ہو گئے۔ بچے ماں باپ کے کام نہیں آ سکتے' والدین بچوں کے کام نہیں آ سکتے۔ اور یہاں کا کوئی فعل اُدھر اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہاں کا کوئی فعل اِدھر اثر انداز نہیں ہوتا۔ This is kind of feeling which some dogmatic religious people are trying to create. اعمال پہ وہ اتنی گہری نظر رکھتے ہیں' ہر عمل کو وہ اتنا important کر دیتے ہیں کہ وہ نیاتِ انسانی کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ موت ایک Finality ہے' جو قطع کرنے والی ایسی لائن ڈال دیتی ہے کہ ان میں کوئی اتصال ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً ہم میں اور جہاں سے ہم چلے تھے' جو ہماری پہلی زندگی کی بنیاد کا وقت ہے' Billion years before یومِ میثاق جہاں سے ہم روانہ ہوئے' ان کا خیال یہ ہے کہ ہمارا میثاق سے کوئی تعلق نہیں اور ہمارا آگے جاتے ہوئے اپنے بچوں کے ساتھ یا بڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو براہ راست اس پہ دو چار احادیث سے تھوڑی سی آگاہی دے دوں۔ ایک حدیث ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اللہ جنت میں ایک بندے کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ وہ بیچارہ صبح اٹھتا ہے' اس کو کہا جاتا ہے کہ بھئی آپ اسلام آباد شفٹ کر جاؤ' اب بحریہ چھوڑ دو۔ وہ حیران ہو کے پوچھتا ہے کہ یا اللہ یہ کس چکر میں ہے؟ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا' میں نے کوئی کارِ خیر نہیں کیا۔ جنت میں کرنا بھی کیا ہے' سارے ایک جیسے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نہیں نہیں، آپ چلے جاؤ۔ آپ کو امراء کی سپیشل گلیکسی میں جگہ دے دی گئی ہے۔ تو وہ پھر پوچھتا ہے کہ اے اللہ میں نے ایسا کون سا کام کیا ہے کہ جس کی وجہ سے مجھے یہ اعزاز بخشا جا رہا ہے۔ اللہ فرماتا ہے بات سنو تیرے بیٹے نے تیرے

Marfat.com

پیچھے بہت مغفرت مانگی ہے۔ حدیث کے Exact لفظ یہ ہیں کہ اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا؟ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔ تیرے بیٹے نے تیرے لیے اتنا استغفار پڑھا، تیرے لیے اتنی مغفرت چاہی کہ اس کی وجہ سے جنت میں تیرا ایک درجہ بلند ہو گیا۔ اب دیکھیں مسئلہ یہ ہے کہ بہت سارے لوگ کہتے ہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اب جو مر گیا سو مر گیا۔ وہ تو بلکہ Prophet کو بھی محدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب دیکھیں کتنے شرطے کھڑے ہوتے ہیں۔ ادھر تو دعا مانگ ہی نہیں سکتے۔ تم ادھر مت جاؤ۔ ادھر نہ جاؤ۔ I don't blame them. کیونکہ ہم بھی ایسے ہی ہیں کہ اگر ہمیں زیادہ قریب جانے کی اجازت ملے تو شاید ہم مٹی بھی بیچ کھائیں گے۔ وہ ایک لحاظ سے تو بہت اچھے ہیں کہ ہماری ان چیرہ دستیوں کو روک دیتے ہیں۔ مگر ان کا ایٹی ٹیوٹ ہے، رجحان ہے، اس Prophet کے بارے میں جس کی دعائے مغفرت کے ہم آج بھی محتاج ہیں کل بھی محتاج ہیں قیامت کے دن بھی محتاج ہیں۔ اگر وہی زندگی نہیں پایا تو پھر کس کی زندگی ہوگی؟ اگر وہ زندگی نہیں پایا تو پھر شہید کون سا زندہ ہے؟ یعنی یہ کبھی ہوا کہ آپ ﷺ کی اُمت کا ایک معمولی سا بندہ تو درجۂ شہادت پہ متمکن ہو اور جس کے بارے میں قرآن یہ کہہ رہا ہو وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ " {البقرہ:154} بلکہ وہ زندہ ہیں، لازماً زندہ ہیں، تم نہیں جانتے ہو۔ یا سیدھا سادہ اعتراف کر لو۔ You "don't know the way he is living. بَلْ اَحْيَآءٌ " پھر خدا کو اکیفائی کرتا ہے "وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ" بھئی تمہیں میں نے اتنی عقل نہیں دی۔ تمہیں اس ڈائی مینشن میں جانے کی ابھی میں نے اجازت نہیں دی۔ یہ علم تمہیں آ جائے گا مگر ابھی نہیں۔ کبھی نہ کبھی تم ضرور آگاہ ہو جاؤ گے کہ کیسے شہید زندہ ہے بدن کیسے سلامت رہتے ہیں زمین خدا کے بندوں پہ ٹوٹ پھوٹ کرنے سے کیوں انکار کر دیتی ہے۔ یہ اللہ کے علوم کی ایک دوسری ڈائی مینشن ہے۔ تم اس ڈائی مینشن سے آگاہ نہیں ہو۔ مگر واہیات ہیں وہ علمائے اسلام جن کو اتنی عقل نہیں آتی کہ وہ اپنی کم علمی کا اعتراف اور اپنے عجز کا اظہار کریں۔ ان

Marfat.com

اصحاب رسول ﷺ کی طرح جیسے اللہ کے رسول نے ابوذرؓ سے پوچھا تھا' ابوذرؓ پتہ ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے انداز اتنے متکبرانہ ہو گئے ہیں کہ ہم یہ سوچنے سے انکاری ہیں کہ اگر ہم کم علم ہیں تو علم تلاش کریں۔ اور اگر ہمیں کسی بڑی سے بڑی چیز کا علم نہ ہو تو کم از کم اتنا تو کہہ دیں کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ ہم اتنا بھی کہنا پسند نہیں کرتے ۔ یہ تکبراتِ علمیہ ہمارے ماڈرن Pragmatic مولویوں کی طرف سے آئے ہیں۔ اس کی وجہ سے سارے کا سارا اسلام 80% ایک سائیڈ سے شفٹ ہو گیا ہے اور ہم صرف چند اعمال کے نکتہ پذیری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

دوسری حدیث سنیے جو میں نے آپ کو حدیث سنائی یہ مسند احمد میں سے تھی۔ دوسری سنیے یہ بیہقی کی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر میں مردہ ایسے ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والا ہوتا ہے۔ دریا میں ڈوبنے والا ویسے تو اس کو تنکے کا سہارا چاہیے۔ Aesop کی ٹیل اگر آپ نے پڑھی ہو تو میرا خیال ہے کہ اس کی پیروڈی یہ ہے کہ کسی نے سنا ہوا تھا کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ ایک شخص کو ڈوبتے دیکھا تو ایک دوسرا آدمی جلدی سے آیا اس نے تنکا اٹھایا اور دریا میں پھینک کے چلتا بنا۔ کسی نے کہا یار وہ ڈوب رہا ہے تو نے کیا کِیا؟ کہنے لگا محاورہ تو یہی کہتا ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مگر واقعی تنکے کا سہارا چاہیے ہوتا ہے۔ یہ جو ڈوبنے والا ہے' یہ کیفیت ہے' قبر میں اس کے اعمال اس کے سامنے ہیں' اس کی بیلنس شیٹ اس کے سامنے ہے۔ وہ خسارے میں جا رہا ہے' مسلسل خسارے میں جا رہا ہے اور وہ انسان بڑا پریشان ہے۔ اب وہ چاہتا کیا ہے؟ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے متعلقین باپ بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے۔ خواہش کرتا ہے کہ کوئی میرے لیے کچھ مانگ لے۔ کوئی اللہ سے میرے بخشش مانگ لے۔ کوئی میری خطاؤں میں کمی مانگ لے۔ وہ ہر وقت توقع کرتا ہے کہ میرے باہر والے میرے بچے

Marfat.com

میرے بھائی میرے ماں باپ میرے لیے کہیں سے مغفرت کی دعا مانگ لیں۔ جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز تر ہوتی ہے۔ یہ اختلاف شرعی نہیں ہے۔ یہ اختلاف اضداد ہے۔ جس نے کھانا نہیں کھلانا وہ فتویٰ ہی یہ دے گا کہ کھانا کھلانا منع ہے۔ مرنے کے بعد خبردار کوئی قل نہیں۔ دنوں پہ اختلاف تو بہانہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ شخص جو ساری عمر خود دوسروں سے کھاتا رہا وہ بھلا کھلائے گا کیسے؟ وہ کیسے کھلائے گا؟ اس کو تکلیف اگر کوئی ہو رہی ہے تو صرف یہ ہو رہی ہے کہ کم بخت یہ باقیوں کو کھلا گیا ہے میرا حصہ مجھ تک اس نے نہیں پہنچایا۔ اس لحاظ سے بریلوی تگڑے ہیں۔ وہ کچھ نہ کچھ کھانا کھلاتے بھی رہتے ہیں کچھ آپ کھا لیتے ہیں کچھ دوسروں کو کھلا دیتے ہیں۔ مگر انسٹیٹیوشن مُلا ءنہیں ہے۔ اگر ویسے بھی مجھے پتہ ہو کہ میرے باپ کو میری ماں کو میرے کسی کام سے اگر ثواب پہنچتا ہے تو وہ کھانا کھلانے سے پہنچتا ہے وہ دعا کرنے سے پہنچتا ہے Who amongst you will not do it? میں تو آپ کو بتانا صرف یہ چاہتا ہوں آٹھ حدیثیں ہیں، مسلسل مسلم شریف میں کہ حضرت سعدؓ بن عبادہ کی والدہ فوت ہوگئیں۔ وہ باہر تھے۔ جب وہ باہر سے واپس آئے تو ان کی ماں کو دفنایا جا چکا تھا۔ آپ بھاگتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر نہ تھا۔ میری والدہ فوت ہوگئی تھیں۔ تو اب میں اگر صدقہ اور خیرات کروں تو کیا ثواب ان کو پہنچے گا؟ فرمایا! نعم، جی ہاں۔ متعدد اور احادیث میں ہے کہ آپ مرنے والے کے لیے حج بھی کر سکتے ہیں۔ ایک شخص گیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ماں یا اپنے باپ (مجھے Exactly یاد نہیں) کے لیے نیّت کی تھی کہ میں اس کے لیے حج کروں گا، اب میں اگر حج کروں گا تو کیا ثواب اسے پہنچے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے باپ نے اگر کسی سے پیسے لیے ہوتے اور ادا نہ کیے ہوتے تو اس کے مرنے کے بعد اگر تُو ادا کر دیتا تو قرض اتر جاتا۔ دیکھو کتنی خوبصورت مثال دی ہے۔ اگر تیرے باپ نے کچھ قرض لیا اور اس کو پورا نہ کیا تو اس کی جگہ اگر تُو پورا کر دے تو بھی قرض اتر جائے گا۔ ثواب اس کو پہنچ جائے گا۔ اس کو صلہ مل جائے گا۔ اگر (قبر سے) باہر کیے ہوئے اعمال

Marfat.com

سے آپ کے آباؤ اجداد کی مغفرت ہو سکتی ہے، بخشش ہو سکتی ہے، ان پر کرم ہو سکتا ہے تو کون سا ایسا مسلمان ہے جو کنفیوز ہو جائے۔ Why should we be confused on these issues in religion. ورنہ خدا ماننے کا کیا فائدہ ہے؟ رسول ماننے کا کیا فائدہ ہے؟ اگر ہم خدا اور رسول ﷺ کی عطا کردہ باتوں پر ہی عمل نہیں رکھیں گے۔ پھر کیا ہوتا ہے ایک مولوی اٹھتا ہے یہ حدیث نہیں ٹھیک، یہ کمزور ہے۔ دیکھو وہ مسند احمد سے ہے اور ایک طرف امام احمد بن حنبل کے پیروکار کہتے ہیں کہ ان کے سوا کوئی امام ہی نہیں۔ ایک طرف کہتے ہیں وہ بڑے سخت گیر اور Rigid تھے۔ وہ انتہائی محتاط تھے۔ انہوں نے مسئلہء خلق قرآن پر سب سے زیادہ مضبوطی دکھائی۔ اپنی جان دے دی۔ مگر اپنی استقامت سے کبھی انہوں نے غفلت نہیں برتی۔ اب ایک طرف ہم احمدؒ بن حنبل کو حنابلہ کو شافعہ کو اتنا بڑا اخراجِ عقیدت دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف جب ہماری تھوڑی سی مرضی کے خلاف حدیث آ جائے تو کہتے ہیں حدیث ہی ٹھیک نہیں۔ یہ تو پھر صرف حدیث پہ مہربانی کر رہے ہیں ورنہ آج کل تو نئے اصحاب آ رہے ہیں۔ انہیں جو قرآن کی آیت پسند نہ آئے ایسے بھی Out locate کر دیتے ہیں۔ بیچاروں کا بس نہیں چلتا۔ کیونکہ ایسے پہلے بھی بڑے آئے۔ بڑی کوششیں کی گئیں کہ قرآنی آیات کو بدل دیں یا اس کو سائیڈ ٹریک کر دیں۔ خواہ اعتراض کی شکل کوئی بھی ہو۔ پرویز صاحب کے زمانے سے جو کام شروع ہوا وہ اب تک جاری ہے۔ اب سپیشلائیزڈ لوگ ہیں جو قرآن کے بارے میں بھی شبہ ڈالنے کو تیار ہیں کہ یہ وہ قرآن نہیں ہے۔ اس کی ترتیب ٹھیک نہیں، کوئی نہ کوئی بات تو کرنی ہے۔ مگر قرآن بیچارا اگر سلامت ہے تو صرف اپنے پروردگار کی وجہ سے جس نے اسے لکھا ہے۔ اس وجہ سے کہ "اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ" {الحجر:9} ہم نے اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اگر آپ جدید Tendencies دیکھیں پھر اللہ کی سچائی پہ یقین بڑھ جاتا ہے "وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا" {النساء:122} اس سے زیادہ سچی بات کسی کی نہیں ہے۔ کہ اگر ان مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن ہو جو آج بھی نظر آ رہے ہیں، پہلے بھی نظر آئے

Marfat.com

تھے تو خدا جانتا ہے کہ اس قرآن کا وہ حلیہ بنا ہوتا کہ آپ خواب و خیال میں رہتے۔ دو الزام جو پہلے کتابوں پہ لگے ہیں اس کتاب پہ بھی سچے ہوتے " لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا " {البقرہ:79} قرآن۔ تھوڑے تھوڑے پیسے کے لیے آیتیں بیچتے رہے۔ جو چیز نہیں پسند آئی " ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ " {البقرہ:75} اس میں تحریف کر دی۔ کسی کا لفظ اِدھر کر دیا۔ کسی کا فقرہ اُدھر کر دیا۔ اب زیادہ سے زیادہ اس کے معانی تک ہم بے ایمانی کر سکتے ہیں اور ہم اس کے الفاظ نہیں چینج کر سکتے۔ ہم اس کا زیر و زبر نہیں چینج کر سکتے۔ وہ قرآن جو اتنا اٹل ہے وہ استغفار کے بارے میں کیا کہتا ہے توبہ کے بارے میں کیا کہتا ہے بڑی سادہ سی " قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ " {الزمر:53} میرے بندوں کو کہہ دو تم نے اپنی جانوں پہ بڑے اسراف کیے۔ اسراف کا مطلب ہے فالتو خرچنا' ایک Emotion دیا تھا اپنے لیے نسل کے لیے فیملی کے لیے تم نے اسے بے جا خرچا۔ ابھی ہیر رانجھا کو دیکھ لو جو بے جا خرچ ہو گئے۔ ایک Emotion میں اتنی شدت بڑھی کہ باقی سارے کام جاتے رہے۔ وہ ہیر رانجھا تھا یا سوہنی ماہیوال تھے۔ اصل میں یہ ہوا کیا؟ اتنی شدت ہو گئی' اس ایک جذبے کو اتنی طاقت مل گئی' اتنی شدت مل گئی کہ باقی سارے جذبے مارے گئے۔ اور پھر انجام خسارے میں چلا گیا۔ Nobody succeeded to achieve, everybody died. جو بچ نکلے وہ بھی مارے گئے' جو نہ بچے وہ بھی مارے گئے۔ حالانکہ محبت کے انجام میں موت نہیں ہے۔ محبت ایک نیچرل جذبہ ہے مگر جب Excessive سی ہو گی' اتنی Excess بڑھ جائے کہ پوری کی پوری زندگی کے ادوار سمیٹ لے تو وہ پھر محبت نہیں رہتی۔ محبت Normalcy ہے جب اس سے آگے بڑھتی ہے تو Obsessional thought ہو جاتا ہے۔ اس میں ضد' شخصیت اور وجود سارا کچھ اسی کے ضمن میں چلا جاتا ہے۔ اس لیے ہم محبت کو نارمل اور اس سے زیادہ آگے بڑھتے ہوئے چیزوں کو جنون اور Obsessions کہتے ہیں۔

Marfat.com

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو

آپ کو ایک مصرع یاد ہوگا مجھے دونوں یاد ہیں۔شاعر کہتا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

یعنی اس دیوانگی تک پہنچے گا تو قیس کا کوئی شریک ہوگا' نارمل بندہ جنگل میں کیوں جائے گا' صحرا میں کیوں بھٹکے گا۔اسی لیے وہ کہتا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

اس لیے محبت والوں کو دیوانا کہا جاتا ہے۔ان فلم والوں کو نہیں یہ تو ہر روز نئے نئے دیوانے پیدا کرتے ہیں۔

بخشش مانگنا اتنا ضروری ہے کہ حضرت عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضورﷺ نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہء اعمال میں استغفار زیادہ ہے۔ جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ سید الاستغفار یہ ہے " اَستَغفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ عَلَیْہِ" Honestly telling you اعمال اپنی جگہ پہ ہیں مگر جب مجھے اپنے دن اور رات کے کام سمیٹنے ہوتے ہیں تو میں تین دفعہ شام کو تسبیح استغفار پڑھتا ہوں۔ویسے میں علیحدہ تسبیحات کے طور پر ضرور پڑھتا ہوں۔مگر وہ کہتے ہیں ناں کہ چلتے چلتے احتیاط کے طور پہ سب کچھ سمٹ جائے' تو مجھے جب سمیٹنا ہوتا ہے تو تین دفعہ صبح پڑھ لیتا ہوں اور تین دفعہ شام پڑھ لیتا ہوں۔کیونکہ اس پہ حدیث ناطق ہے' خواہ کوئی جہاد سے بھاگا ہوا ہو' بزدل ترین مسلمان ہو نکما گیا گزرا' تو بھی اس کو ایک دفعہ پڑھ لینے سے اس کا وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ پھر جب یہ کہا جائے کہ سید الاستغفار کو تین مرتبہ پڑھنے سے تمہارے گناہ چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف ہو جائیں گے۔(مسکراتے ہوئے) میں زیادہ سے زیادہ کراچی کے سمندر

Marfat.com

کی تھوڑی سی جھاگ کے برابر ہوں۔ سارے سمندروں کی جھاگ کے برابر تو نہیں ہوا۔ تو میں یہ دیکھتا ہوں کتنا آسان رکھا ہے اللہ نے' استغفار کی کتنی اہمیت ہے۔ استغفار کی اتنی اہمیت ہے کہ خود اللہ نے انسان کے دل میں توبہ کرنا ڈالا۔ یہ عجیب سی بات ہے آپ کو نہیں سمجھ آئے گی۔ ایک چیز ہے جو میں اپنے اندر سے نکالوں۔ میرے پاس تو لفظ ہی نہیں تھے۔ میرے پاس تو انداز ہی نہیں تھا۔ مصیبت کی بات یہ ہے کہ مجھے تو توبہ کرنی آتی نہیں تھی۔ مگر اللہ نے اپنے حضور سے مجھے یہ تحفہ دیا "فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ" {البقرہ:37} عجیب بات ہے کہ اتنی چھوٹی سے بات ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ میرے دل پہ اللہ نے کلمات توبہ القاء کیے۔ میں نے نہیں نکالے۔ توبہ میرا انسٹیٹیوشن نہیں تھا۔ اتفاق دیکھو کہ مجھے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ توبہ کس کو کہتے ہیں؟ مجھے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کیسے توبہ کو مانگتے ہیں؟ کیسے اس کو دل سے نکالتے ہیں؟ پھر اللہ میاں نے "فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ" {البقرہ:37} میرے دل پہ القاء کیے اللہ نے توبہ کے کلمات۔ ایسے اللہ پہ کون قربان نہ جایا جائے۔ مصیبت بھی ڈالے راستہ بھی دکھائے ایسے خدا سے کون نہ محبت کرے It's unimaginable, you can't imagine. کہ اس نے کیا کیا؟ غلطی ہوئی خطا ہوئی۔ انسان پریشان حال ہوا۔ زمین و آسمان کی تاریکیوں کا شکار ہوا۔ رستے لٹ گئے۔ منزلیں دور ہوگئیں۔ صحراؤں میں بے بسر رہا۔ اس موقع پر جب اس کا کچھ بھی نہیں تھا۔ کوئی بھی نہیں رہا تب "فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ" {البقرہ:37} ہم نے کلمات توبہ القاء کیے آدم کے دل پہ' بلاشبہ وہ توبہ قبول کرنیوالا اور بے حد وحساب رحم کرنے والا ہے۔ خدا سے اتنی دوری نہیں اچھی ہوتی۔ Try to think about Him, try to feel about Him. وہ آپ کے لیے کرتا کیا رہا ہے؟ اس نے کیوں آپ پہ تفاخر کیا؟ اس کا خیال یہ تھا کہ کوئی Sensible human being جب غور وفکر کرے گا' جب سوچے گا سمجھے گا تو میرے سوا کسی کو نہیں چاہے گا۔ پھر اس نے آپ کی محبتیں بند نہیں

Marfat.com

کیں۔ اوپر سے لوٹ کے آجاؤ پھر جو مرضی کرو۔ اوپر سے لوٹ آؤ ایک دفعہ۔ اپنی محبتوں کی فضیلتوں کا تعین کرلو۔ کس سے پہلے کس کو بعد۔ جب اپنی محبتوں کی فضیلتوں کا تعین کر لیتے ہو اور خدا کو ترجیحِ اول بنا لیتے ہو۔ تو پھر زمین و آسمان سے کسی سے آپ کا کوئی جھگڑا نہیں رہتا۔ No body is going to harm you. خدا نے لکھ دیا' قرآن میں لکھ دیا" وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ " {آل عمران:139} اگر تم میرے بارے میں سستی نہیں کرو گے تو تم غم بھی نہیں کرو گے۔ یہ سڑی بسی شکلیں مجھے پسند نہیں۔ یہ گلہ گزار شکلیں مجھے پسند نہیں۔ کون ہے جس کے ساتھ خدا ہو اور وہ گلہ گزار ہو؟ کون ہے جس کے ساتھ مطلق قوت موجود ہو اور وہ ہراساں ہو؟ کون ہے جس کا خدا سے واسطہ ہو پھر دنیا میں کسی متکبر کو سربسجود ہو؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتا ہے تم غموں میں اس لیے مبتلا ہو کہ تمہاری ترجیحات ہی نہیں ہیں۔ تمہیں پتہ ہی نہیں ہے کہ امن کس کے پاس ہے؟" اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ" کون ہے جو اضطراب میں مضطرب کی دعا سنتا ہے "وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ " کون ہے جو تمہاری برائی کی گرہیں کھولتا ہے "وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ " کون ہے جو تمہیں زمین میں عزتیں بخشتا ہے' معزز کرتا ہے" ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ" اللہ ہی تو ہے۔ اور کون ہے؟ کس کا خیال آئے گا تمہیں یہ اعزاز لیتے ہوئے۔" قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ " {النمل:62} اللہ ہی تو ہے' تم اسے یاد بہت کم کرتے ہو۔ وہ اللہ جو یہ کہتا ہے کہ اے انسان اگر تو ساری زمین اپنے گناہوں سے بھر دے اور زمین گناہ سے اتنی بھر جائے کہ آسمان کی چوٹیوں تک پہنچ جائیں تو پھر بھی اللہ کے کرم اور بخشش میں اتنی کمی نہیں کر سکے گا جتنا دریا میں انگلی ڈالنے سے پانی چھوتا ہے۔ آپ کو اللہ سے شکوہ کیا ہے' شکایت کیا ہے؟ آپ خدا کو اس طرح مانتے نہیں ہو۔ آپ نے دس ہزار تو بیچ میں ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ خدائی کی رسائی کے جو ایجنٹ ہیں جو اپنا حصہ آپ سے لے لیتے ہیں۔ ذہنی' مالی اور اخلاقی سارا حصہ لے لیتے ہیں۔ مگر منزل کی نشان دہی نہیں کرنے دیتے۔ آپ کو خدا تک پہنچنے کے سارے رستے انہوں نے بند کیے ہوتے ہیں۔ انسان کا دل بھی کیا شے ہے' کیا آپ کو کسی سے

Marfat.com

انس رکھنے کے لیے بھی کوئی تعلیم چاہیے ہوتی ہے۔ محبت کے لیے بھی کوئی آپ کو تعلیم چاہیے ہوتی ہے۔ یہ تو ایک فطری سا اخلاص ہے۔ شیطان نے کہا اے پروردگار عالم تو نے انسان بنا دیا۔ مجھ پہ فضیلت دے دی۔ مجھ سے اس کو بہتر سمجھا۔ اب مجھے اتنی اجازت اور زندگی بھی دے دی۔ اب میں ان کے دل کے رستے آؤں گا۔ کہا کہ میں ان کے دل کے رستے آؤں گا اور قیامت تک انہیں گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ نے کہا ہاں ....

وہ بے نیاز جسے آشنائے راز کرے

اللہ نے کہا ہاں کر لے تجھے اجازت ہے مگر ایک بات یاد رکھنا جس کے دل میں ذرا سا میرا اخلاص ہوا جس نے مجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت اور بخشش چاہی میں قیامت تک اس کی مغفرت کرتا رہوں گا۔

دو باتیں اچھی طرح سے سن لو۔ ایک شخص ملتا ہے کہتا ہے میں قضائے عمری دینا چاہتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے میں پچھلے فلاں وقفے کے روزے رکھنا چاہتا ہوں۔ کمال کے لوگ ہیں How do they doubt the judgement of God? اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس نے اللہ سے توبہ کی وہ ماں کے پیٹ سے تازہ جنا گیا۔ بھئی کمال کی بات ہے جب آپ کو اللہ اور رسول ﷺ وعدہ دے رہے ہیں کہ جب تم توبہ کرو گے تم اس طرح کے ہو جیسے نئے پیدا ہوئے ہو۔ تم پھر نئے کام کرو ناں' پچھلے تم نے کون سے حساب دینے ہیں۔ یہ وہی لوگوں کا کسب ہے۔ مدقوق ذہنوں کا کسب ہے۔ ان کو یقین نہیں آتا اللہ اتنا مہربان ہے۔ کیوں؟ یہ آپ اتنے مہربان نہیں ہوتے۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ لوگ اپنی طبیعتوں پہ اللہ کا گمان کرتے ہیں۔ میں بخیل ہوں تو اللہ کو بخیل سمجھوں گا معاذ اللہ استغفر اللہ۔ میں غصے والا ہوں تو اللہ کو غصے والا سمجھوں گا۔ میں یہ نہیں کرتا میں اپنی عادات کو اللہ تعالیٰ کی ان تمام اسماء عالیہ کی نوعیت سے سدھارنے کی کوشش کروں۔ اگر میں غضب والا ہوں تو میں اللہ کی رحمت کی تلاش کروں۔ اس رحمٰن و رحیم کی کیوں نہ تلاوت کروں۔ اگر میں بخیل ہوں تو شکور حلیم کی کیوں نہ

Marfat.com

تلاوت کروں۔لوگ اُلٹ چاہتے ہیں اللہ پر اپنے گمان کی چادر ڈال دیتے ہیں اور خدا کے بارے میں وہ بات کہتے ہیں جو اللہ کہتا ہے کہ ان کو اللہ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یہ بغیر علم طالب علم ہیں۔اور سب سے بڑے Aspect of Allmighty Allah کو خدا کے رحم و کرم کو جس نے قید کرنے کی کوشش کی اور جو اس کی بخشش پہ اجارہ دار ہوا اس سے بڑا گنہگار اللہ کے نزدیک کوئی نہیں ہے !Nobody else آخر میں ایک چھوٹا سا جملہ ضرور کہتا چلوں' بڑا مزیدار ہے' حضور ﷺ کی حدیثِ مبارک ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے مگر اللہ کو سب سے اچھا خطا کار وہ لگتا ہے جو اس کی مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے' جو توبہ کرتا ہے۔

و ما علينا الا البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

س: کیا خطا انسان کے مقدر میں ہے یا بائی چانس؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: Rules are different دیکھیں جیسے آپ پودا لگاتے ہو اور پھر کہا جاتا ہے کہ ہم نے 50,000 پودے لگائے، کسی جگہ آپ کہتے ہیں ایک لاکھ پودے لگائے۔ اسی طرح کسی جگہ ایک لاکھ انسان پیدا ہوتے ہیں تو جیسے ایک ٹوٹل رُول جو فطرت پہ حکمران ہے اس میں Average of losses ہوتی ہے، یعنی آپ نے 50,000 پودے لگائے ان میں سے پانچ ہزار اُگے اور باقی ختم ہو گئے۔ اسی طرح بہت سارے انسان پیدا ہوئے اُن میں سے پانچ ہزار ختم ہو گئے باقی بچ گئے۔ تو تمام تخلیقات پہ ایک رُول لگا ہوتا ہے جس کو ہم Law of average losses. کہتے ہیں۔ وہ ادھر بھی ہوں گے ادھر بھی ہوں گے۔ اس طرح انسان جو کہ پرفیکٹ نہیں ہے اور اس کی جو Average imperfection ہے اس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی خطا کا ہونا لازم ہوتا ہے۔ جیسے میں نے آپ کو آخری حدیث اس موضوع پہ سنائی کہ ہر انسان نے خطا کرنی ہوتی ہے۔ بعض خطائیں ایسی ہیں کہ جن کو ہم تجربے کا حصہ بناتے ہیں اور اس پہ کوئی تاسف نہیں کرتے۔ For example, if I can't run a machine and I try to run a machine جیسے میں ایک Burner جلا رہا ہوں تین مرتبہ ہاتھ جلاتا ہوں۔ مجھے کوئی سیانا آ کے کہتا ہے کہ You don't know the technique اس طرح آسانی سے جل جاتا ہے۔ پھر جب میں اسے جلا لیتا ہوں تو میں کہتا

Marfat.com

ہوں کہ یار میں کتنا بے وقوف تھا۔ پہلے میں کتنا احمق تھا۔ اور دراصل میں اپنے اس تجربے سے اس عمل کو مضبوط تر کر لیتا ہوں۔ ہمارے پریکٹیکل معاملات میں ہمارا تجربہ ہماری خطا کو Cover کر لیتا ہے۔ ہمارے تجربات ہماری خطاؤں کو Cover کر لیتے ہیں۔ ایک کام ہو جس کی اہلیت ہم میں نہ ہو، جس کی ہم میں قدرت نہ ہو، اس کو سیکھ کے پڑھ کے تجرباً اس کو Gain کر کے ایک بہتر اہلیت Gain کر لیتے ہیں۔ اسی طرح خطا کا ایک عنصر ہے جو انسان میں Inherent ہے مگر یہ سیکھنے کے لیے آتا ہے۔ خیالات میں بھی اسی قسم کی نوعیت وارد ہوتی ہے کہ ہم ایک خیال کو وصول کر کے حاصل کر کے اس کو پرکھ میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کے بار بار use کو دیکھتے ہیں۔ جیسے ایک پریکٹیکل عمل میں تجربہ کام آتا ہے۔ ہماری Emotions میں ہماری Feelings میں بھی یہ تجربات کام آتے ہیں اور ہولے ہولے آپ دیکھتے ہو کہ ایک بوڑھا آدمی کسی کے مرنے پہ آزردہ خاطر ہی نہیں ہوتا۔ اس کو اموات کا اتنا تجربہ ہو چکا ہوتا ہے، اتنے لوگ اس کے ہاتھ سے نکل گئے مر گئے، وہ اتنا عادی ہو گیا ہے ان ساری موتوں کا کہ جب اس کو اپنی عزیز ترین کی موت کی خبر بھی ملتی ہے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کے چپ ہو جاتا ہے۔ ہمارے لیے Basically وہ قوانین زیادہ ہیں اور ان پہ کوئی Ban نہیں ہے۔ تجرباتی طور پر ان خطاؤں پہ کوئی بین نہیں لگا ہوا آپ سیکھیں نہ سیکھیں، آپ کمزور رہیں۔ اور کسی کی فتح اور شکست میں تجربہ سے سیکھنے کی اہلیت فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔ ظاہر ہے ایک فوجی جس نے فائرنگ پریکٹس نہ کی ہو اس کا نشانہ خام ہے۔ دوسرا فوجی جس نے دل لگا کے Belief سے پریکٹس کی ہوئی ہے وہ اسے مار دے گا۔ تو اس کیس میں یہ پہلے فوجی کے تجربے کی خطا شمار کی جائے گی۔ Which is not as efficiently projecting his skill as second one. مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں۔ جس پہ شاید ہم اس لیے زیادہ سیریس ردِّ عمل کا اظہار کرتے ہیں Because we believe in God. جیسے یورپ میں کچھ اخلاقی قوانین ہیں ان کے بارے میں ان کے تاسّفات موجود نہیں ہیں یا ان کو اپنے کلیئر

Marfat.com

آرڈرز کا تشخص نہیں ہے یا وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قانون کی عملداری کے لیے دلیل اور وجہ نہیں پاتے یا کچھ کرسچن خدا کو اتنی ضروری حیثیت سے نہیں مانتا جو ہمارے لیے بہت ضروری سمجھی جاتی ہے تو وہ ان تاسّفات سے سے بیزار ہوں گے۔ اور ان کو وہ تاسّف ہوگا ہی نہیں۔ جس کی وجہ سے ہمیں بحیثیت مسلمان کے ہو رہا ہے۔ In all the religions there is one problem with Islam which is not with any other religion of the world. ہمارا پرابلم یہ ہے کہ ہم خدا کو واقعتاً ماننے والے ہیں۔ Always remember کہ دنیا میں صرف دو قسم کے بندے ہیں وہ جو خدا کو مانتے ہیں، وہ جو خدا کو نہیں مانتے۔ ہم مسلمان جو ہیں۔ We are specialized in believing in God, we are. ہم مدتوں سے یا پندرہ سو برس سے اللہ کو مانتے چلے آرہے ہیں۔ اب ہمارے ایمان میں کمی بیشی ہمارے اعتقاد کی Strength سے آئے گی۔ کہ آیا ہم خدا کو واقعتاً خدا کی طرح مانتے ہیں؟ ہم خدا کو ایک Common faith اور Belief کی طرح مانتے ہیں؟ یا ہم خدا کو نفاق کی خاطر مانتے ہیں؟ Today I see کہ بہت سارے لوگ خدا کو اپنے مفاد کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ افسوس ہوتا ہے کہ آج کے زمانے میں جو علمائے اسلام ہیں اور بہت سارے گلی کوچوں میں جو ہمارا So-called فقیر بیٹھا ہوا ہے اور یہ جو حساب کتاب والے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ عاملانِ جنات بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ایسے لوگوں کی اتنی زیادہ تعداد ہوگئی ہے جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کو یا اس کے کلام کو اپنے ذاتی مفاد کے لیے مانتے ہیں اور ان کا از خود مذہباً کوئی اعتقاد نہیں ہوتا They do not believe in God. کیونکہ خدا پہ یقین رکھنے والا اس قسم کی حرکت سے ہمہ تن گریز کرے گا۔ اب میں ان لوگوں کی بات کرتا ہوں جو تھوڑا بہت اخلاص رکھتے ہیں اور خدا کو مانتے ہیں۔ اب ایسے لوگ جو ہیں Obviously اپنی ذاتی زندگی میں یا اجتماعی زندگی میں صرف اسی کو جوابدہ ہوتے ہیں۔ یہ کسی حکومت کو ہوتے ہیں نہ کسی سوسائٹی کو ہوتے ہیں نہ کسی Religious sect کو ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ان میں کوئی بندہ جو ہے کہ کسی اور چیز کو جوابدہ نہیں ہوتا مگر ہر وقت ان کا دل خدا کو جواب دہ ہوتا ہے۔ They would be very good citizens of a country کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ خدا قانون شکنی کی اجازت نہیں دیتا اس لیے وہ قانون شکن نہیں ہوتے۔ They will always be extremely good businessmen. کیونکہ وہ بزنس خدا کے لحاظ سے کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی ہر چیز Emotions اور جذبات میں اور زندگی کے تجربات میں ان کا ایک قدم ہمیشہ پیچھے ہٹتا ہے اور پیچھے ہٹ کے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کہ جو قدم میں اٹھا رہا ہوں وہ کہیں خدا کی رضا کے خلاف تو نہیں۔اس لیے بڑے سے بڑے پیغمبر کی اگر کوئی تعریف آئی ہے۔ بڑے سے بڑے پیغمبر کا قرآنِ حکیم میں جب ذکرِ خیر آیا تو فرمایا" نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ"{ص:44} بڑا اچھا بندہ تھا میری طرف رجوع کرتا تھا۔ چنانچہ آپ کی اچھائی آپ کی رَجعت کی Quantity پہ Based ہے۔ایک وہ شخص ہے جو ہمہ تن رجوع میں رہتا ہے۔ وہ صبح بھی دوپہر بھی شام بھی رات بھی اپنے اللہ کو رجوع کرتا ہے۔ ایک وہ شخص ہے جس کی رجعت Casual اور Cursory ہے۔ جب تک بلایا نہ جائے اس کی رجعت کا کوئی اسٹینڈر مقرر نہیں ہوتا۔ اس کی توبہ کا کوئی معیار نہیں ہوتا۔ تو یہ جو رجعت ہے واپس جانا ہے۔ یہ جو اللہ نے اپنے پیغمبروں کو کہا ہے اور ان کی تعریف کی ہے کہ " نِعْمَ الْعَبْدُ " بڑے اچھے بندے تھے " اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ "{ص:44} توبہ کرنے والے لوٹنے والے پلٹنے والے تھے۔اس کا مطلب ہے توبہ خالی توبہ کرنا نہیں ہے۔ It's an attitude, it's an act of vigilance on yourself and the moment you feel you are digressing, you are going out of the way you ask for guidance of God. توبہ کا یہ سادہ سا مطلب ہے۔ جونہی آپ کو احساس ہو کہ میرا رستہ کھوٹا ہو رہا ہے۔ میں پٹری سے اتر رہا ہوں' میں پگڈنڈیوں پہ چل پڑا ہوں۔ مجھ سے مین شاہراہ کھو گئی ہے۔ تو آپ رستہ پوچھتے ہو ناں؟ یہاں

Marfat.com

انسان کا دل اپنے اللہ سے رستہ پوچھتا ہے۔ Where to go? Why should I come back? Where is my destined end? Why shouldn't be on the road? Why I am here? میں Marshes میں کیوں چلا گیا ہوں؟ میں دلدلوں میں کیوں الجھ گیا ہوں؟ یہ ایک پوری کی پوری اپروچ ہے۔ توبہ ایک اپروچ ہے۔ توبہ ایک مسلکِ حیات ہے۔ یہ صرف دولفظوں میں توبہ کرنا نہیں ہے۔ It's a full human mental approach towards religion and God provided you believe in God.

س: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پاکستان کے ظالم حکمرانوں کی نجات کے لیے دعا مانگتے ہیں لیکن پھر بھی دعائیں قبول نہیں ہورہیں۔ قائداعظم کا پاکستان کب بنے گا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے' ایسی کوئی بات نہیں۔ ایک تو جو اللہ کے بہت اچھے بندے ہوتے ہیں وہ قانون میں مداخلت ذرا کم ہی کرتے ہیں۔ شاید آپ کو علم نہ ہو۔ یہ اخباری نیک بندے آپ دیکھ رہے ہوتے ہو۔ یہ اللہ کے وہ بندے نہیں ہوتے۔ اللہ کے بندے قانونِ مطلق پہ نظر رکھتے ہیں اور قانونِ مطلق ان کے سامنے ہوتا ہے۔ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ جی History has its age, people have their ages, man has his age, and governments have their ages, over all. بہت بڑے انٹرسٹ کی بات یہ ہوتی ہے کہ دیکھو ہمیں بنیاد سے لے کر آخر تک ان ساری چینجز کو اپنے مشاہدے میں رکھنا پڑتا ہیں۔ میں تو نہیں کہتا مگر میرا خیال ہے کہ اگر اللہ کا واقعی کوئی بہت بڑا نیک بندہ ادھر ہوتا تو وہ حالات کا تجزیہ اسی اصول کے تحت کرتا' کیونکہ وہ بہت بڑے imaginative ہوتے ہیں ان کو پتہ بھی ہوتا ہے' وہ پروسیسنگ کے عادی ہوتے ہیں۔ Why should they ask for the death of a person? جس کو آپ مرنا ہے' آج نہیں تو کل۔ مطلب یہ ہے کہ فرض کرو میں اللہ کا کوئی ایسا ہی بندہ ہوتا تو میں ان کے لیے کیوں نہ دعا مانگتا جو ہماری پیچھے

Marfat.com

پڑے ہوئے ہیں' ان کی دعا کیوں مانگنا جو ہمارے اندر کھڑے ہیں۔ ایسے سوال تو Matter ہی نہیں کرتے۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ میں اس لیے بھی انٹرسٹ نہ لیتا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ آگے پاکستان کے اچھے دن ہیں۔ تم جو مرضی کرلو' ہزار زردار بٹھالو یا شریفین بیٹھالو یا زمین و آسمان سے کوئی بھی آ جائے' اب اچھے دنوں کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ اور غالباً آج بھی اس گرد و غبار میں بڑے کھو جائیں گے' بڑے قافلے اُلٹ جائیں۔ And the people who have to come they have to come and in-shAllah if I live and you live, we shall see کہ اگلا Decade پاکستان کے مرتبہ و عزت کا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم میر جعفر و صادق کی اس طویل روایت سے نجات پائیں گے۔ مجھے امید ہے اس لیے کہ They are sensible people یہ جو ہماری تیسری نسل ہے۔ پچھلی نسلوں سے تھوڑے لوگ بچے ہیں۔ قائداعظم کے دور کی نسل ختم ہوگئی ہے۔ ان میں سے کچھ بچے تھے۔ اس سے اگلی نسل سے یہ خرابی شروع ہوئی۔ Most of them had lost their faith in unity in religion and in God. اب یہ تیسری نسل اس غلامی کے اثر سے بچی ہے۔ اور جو آج کا نوجوان ہے یہ کل کا Savior ہے اور پوری Strength سے اُٹھے گا۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ ملک و ملت کو پناہ ملے گی۔ And you will enjoy I must say. آپ کفارستان کی سیر کرنا بھی پسند کرو گے اور بلند و بالا برفانی چوٹیوں پہ جہاد کرنا آپ کو نصیب ہوگا۔ اور سرسبز و شاداب وادیوں کی مہکتی ہوئی خوشبوئیں آپ سونگھیں گے And the time is coming یہ فتنہ و فساد ختم ہونے والا ہے اور جلد ختم ہو جائے گا۔ Only the decision power is lacking. کوئی فیصلہ چونکہ آپ کا نہیں ہوتا اور حکمران فیصلوں کے لیے جب دوسروں کے پابند ہوں گے تو وہ ملک کے لیے کبھی اچھے نہیں نکلتے۔ And we pray and in-shAllah مجھے پورا پورا یقین اور امید ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب خدا کے فضل و کرم سے ایک بہتر پاکستان کی بنیاد جو کہ پہلے ہی پڑ چکی ہے' آگے اور پڑنے والی ہے۔

Marfat.com

س: طبیعت کی سختی دور کرنے کے لیے کوئی تسبیح بتا دیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: سختیاں بہت قسم کی ہوتیں ہیں، اصل میں ایک نہیں ہوتی۔ مگر طبیعت میں کسی بھی قسم کی سختی بخل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ When you are very possessive of an attitude. بعض اوقات inferiorities کی وجہ سے غیظ وغضب پیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات انہی inferiorities کی وجہ سے Rigidities پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے بہتر تسبیح یہ ہے: "وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ "{سورۃ التغابن :18} آپ پوری آیت نہ پڑھ سکو تو "وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ" کی تسبیح کافی ہے۔ Actually یہ بخلی کے لیے بھی ہے۔ میرے ایک عزیز کہا کرتے تھے کہ میرا دل خرچنے کو نہیں چاہتا۔ میں نے تجرباً اس کو یہ تسبیح دے دی تھی۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے مجھ سے گلہ کیا کہ یہ کیا آپ نے مجھے تسبیح دے دی۔ اب میری جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں ٹھہرتا۔ اور میرا خرچ ہی ہو جاتا ہے تو میں نے پوچھا How do you feel? کہنے لگے میرا دل کرتا ہے اور خرچوں۔ بعض اوقات آپ کی طبیعت کے جو اثرات آپ پہ مرتب ہوتے ہیں ان کی نوعیت کبھی فوری ہوتی ہے، کبھی long time ہوتی ہے اور کبھی Mid time کی ہوتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی تسبیح ہے۔ infact اگر آپ مجھ سے پوچھو تو یہ شہیدوں کی تسبیح ہے کہ " وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ "{النساء :128} ہم نے تمام انسانوں کو بخلِ جان پہ جمع کیا ہے۔ اور جب تک بخل جان نہیں ٹوٹتا آپ نہ شکرگزار ہوتے ہو اور نہ آپ حلیم طبع ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر چاہو تو یہ تسبیح آپ کر سکتے ہو۔

س: کیا نبی اکرم ﷺ نسلی امتیاز کو ختم کرنے آئے تھے؟ اگر آپ ﷺ نسلی امتیاز ختم کرنے آئے تھے تو سیّد کیا ہیں؟ یہ بھی بتائیے کہ انڈو پاک میں ہی سیّدوں میں تعداد کیوں ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: اس میں بیچارے صرف سیّدوں کا کیا قصور ہے۔ ایک تو دیکھو امت مسلمہ کو ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ سادات پہ صدقہ اور زکوٰۃ کیوں واجب نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاؤں

Marfat.com

اگر میری زندگی میں یہ کہا جائے اور Intellectually میں اسے سوچوں اور غور کروں کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے اللہ کی طرف جانے کی کوشش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص کسی بھی اور ہستی کو اگر میں ضمن میں لاؤں کہ کس نے مجھے اس موومنٹ پہ ڈالا اور کس نے مجھے گائیڈ کیا اور کس کی راہنمائی نے مجھے خدا کی دہلیز تک پہنچایا۔ تو وہ محمد رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اب مجھے آپ یہ بتادیں کہ جس شخص کے آپ اتنے احسان مند ہوں اتنے احسان مند ہوں کہ اپنی جان نذر کر کے بھی آپ ان کا احسان نہ اتار سکو تو آپ کا ان کی اولاد کے بارے میں کیا رویہ ہونا چاہیے؟ How can I hate particularly جب قرآن حکیم میں اللہ کے رسول ﷺ کے حوالے سے حکم دیا گیا کہ میں (محمد رسول ﷺ) تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت مانگتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے بہت سارے سادات کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہ وثواب سے بالا سمجھتے ہیں۔ یہ طرزِ فکر قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن واضح طور پر یہ کہتا ہے کہ اے اہلِ بیت باقی لوگوں کی سزا سنگل ہے مگر تمہارے گھروں میں ہماری آیات اتری ہیں اور تم سب سے بہتر جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے اور رسول ﷺ کیا ہے، اگر تم خطا کرو گے تو عذاب دگنا دیا جائے گا۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ سادات نے کہاں سے ایسی آیاتِ نجات ڈھونڈی ہیں؟ میرا خیال، یہ ہے کہ انہیں گناہ پر دگنا عذاب اور تکلیف دی جائے گی۔ اس اصول کے تحت کہ وہ شاہد ہیں وہ نذیر ہیں۔ ان کے گھروں میں اللہ کی آیات اتری ہیں۔ جن کو ہم سادات اہلِ بیت کہتے ہیں، سیدنا فاطمہؓ کے ذریعے ان کو اچھی طرح پتہ ہے۔ باقی رہا ہے ان کی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ برصغیر میں Already ایک Cast system جاری تھا۔ چندر گپتا موریا کے زمانے سے Hindu society was divided اشراف اور اس سے نیچے چار حصوں میں تقسیم تھی۔ برہمن کھشتری ویش اور شودر میں تقسیم تھی۔ جب مسلمان حکمران آئے تو ان میں شودر کوئی نہیں تھے۔ حتیٰ کہ جب انگریز آئے تو ٹومی جو ایک بدترین نسل کا معمولی ترین انگریز تھا وہ یہاں آپ کا بادشاہ تھا۔ ادھر آ کے ٹومی نے Rule کیا۔ نسلی انگریز تو کوئی ایک آدھ آتا تھا، اوپر سے کوئی

Marfat.com

لارڈز کی نسل میں سے دو چار دس آتے ہوں گے۔ باقی سارا فوجی تو وہی جس کو آپ بہت سارے برے لفظوں سے یاد کرتے ہو۔ وہی لوگ تھے۔ مگر جب وہ لوگ یہاں انڈیا میں آئے تو یہاں وہ آپ کے اشراف سے ایک درجہ بہتر حیثیت رکھتے تھے۔ وہ براہمن سے ایک درجہ اوپر آئے کیونکہ فاتح تھے۔ فتح علیحدہ کٹیگیری ہے۔ اور قرآن حکیم میں سراد کا عنوان آیا تو کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس قومِ عالین کو رسواء کریں' فراعنہء مصر کو' اس قومِ عالین کو رسواء کریں۔ تو جب خدا کسی قوم کو رسوائی دیتا ہے تو اس کے عالین کو دوسرے کم تر لوگوں سے زیادہ کم تر کر دیتا ہے۔ جب وہ لوگ آئے تو انہوں نے ایک علیحدہ عزت کا رتبہ حاصل کرلیا اور وہ ایک بڑے مرتبہ پہ پہنچے۔ پھر انہوں نے وہی کرنا چاہا یعنی جو قوم لڑنے والی تھی جنگجو تھی یا بلند مرتبہ تھی یعنی مسلمان جو پہلے سے بادشاہت پہ متمکن تھے' جن کے ہاں شودر نہیں تھے۔ ویش تھے۔ کھیشتری تھے۔ براہمن تھے۔ مگر شودر نہیں تھے۔ اب انگریزوں نے ان کو شودر میں Convert کرنا شروع کیا۔ ابھی بھی آپ انڈیا میں اگر دیکھیں تو یہ تقسیم بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ کہ تمام Meaner jobs مسلمان کے پاس ہیں اور تمام سٹیٹس کے جاب ہندو اکثریت کے پاس ہیں۔ This shows us کہ قوموں کے اندر مطابقت کا سب سے بڑا جو Major difference پڑتا ہے وہ ان کی فتح اور نصرت سے پڑتا ہے' فزیکل غلبے سے پڑتا ہے۔ مسلمانوں میں اس قسم کی نہ کوئی تلقین تھی نہ ہدایت تھی' Respectability تھی۔ جیسے عالم کی Respectability بہت زیادہ تھی۔ اسلام میں سب سے زیادہ Respectability عالم کی ہے۔ ایک دفعہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک جب آئے تو انہوں نے پوچھا کوفہ کا سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کہا نعمانؒ بن ثابت ابوحنیفہؒ۔ کہنے لگے وہ غلام ہے یا آزاد؟ کہا غلام ہے' ابن غلام ہے۔ پھر پوچھا مکہ کا سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ انہوں نے کہا انس بن مالک۔ اس نے پھر پوچھا غلام ہے یا آزاد؟ لوگوں نے کہا غلام ہے۔ اس طرح اس نے دریافت کیا بصرہ کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا حسن بصریؒ۔ پوچھا غلام ہے یا آزاد ہے؟ کہا غلام ابن غلام ہے۔ تو کہا خدا کی قسم بادشاہت یہ سب غلام

Marfat.com

زادے لے گئے ۔اتنی قدر تھی، علم کی اتنی قدر تھی مسلمانوں کے ہاں کہ اس نے کہا خدا کی قسم بادشاہت تو یہ غلام زادے لے گئے، یعنی یہی لوگوں کے مالک ہوئے۔اب چونکہ وہ علم میں سے اٹھ گیا۔اب دیکھو ہمارے ہاں وہ زیادہ تعظیم یافتہ ہیں جو ایک سوچ کر کے آتے ہیں۔ہمیں ایک بھی نصیب نہیں ہوا تو ظاہر ہے کہ میں نے تو اسے Regard سے دیکھنا ہے ناں، بڑی محبت اور پیار سے۔مگر جب مجھ پر ایک سو بیس جج کا رعب ڈالے گا تو میرا ٹیمپر خراب ہو جائے گا کہ میرا کیا قصور ہے جو میں نے نہیں کیے۔یہ ہم نے جب چیزوں پہ انحصار کرلیا ہے تو نسلیں طاقتور ہوتی گئیں اور ایک بات میں آپ سے کہہ دوں میں بڑی پرانی بات کہتا ہوں کہ ہندو کا ہم پہ بڑا بُرا اثر پڑا ہے۔سوائے واحدنیت کے اس نے ہماری تمام سوشل لائف پہ قبضہ کیا ہوا ہے۔تمام رسومات اس کی ہیں۔تمام توہمات اس کی ہیں۔تمام چھوٹی بڑی باتیں اس کی ہیں۔ہم مسلمان اس طرح Feel نہیں کرتے جیسے ہمیں Feel ہونا چاہیے۔یہ برادری ازم حسب نسب سارے کا سارا انہیں کا ہے۔You have to learn, you have to act different only then you can be free.

Thank you very much.

Marfat.com

فکرِ اقبالؒ اور آج کا پاکستان

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ
مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ
مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ
مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا
نَّصِیۡرًا o

(الاسراء، ۱۷ : ۸۰)

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ
عَمَّا یَصِفُوۡنَ o
وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ o
وَالۡحَمۡدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o

(الصٰفّٰت: ۱۸۰ - ۱۸۲)

خواتین و حضرات! سرما کی اس یخ بستہ شام میں آپ کا یہاں آنا میرے لیے بہت زیادہ عزت و افتخار کا باعث ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کیونکہ سردی ایک ایسی چیز ہے جو مقرر کو بھی لگتی ہے اور سامعین کو بھی لگتی ہے۔ بہت دنوں کی بات ہے 60ء اور 70ء میں جب بڑے

Marfat.com

پھول کھلتے تھے اس زمانے میں ؎

ہم جوان تھے یہ بات ہے جب کی

ہمارے سرہانوں میں جہاں علم وادب کی بہت ساری روایات کی کتابیں ہوتی تھیں وہاں دو کتابیں ضرور ہوتی تھیں' ایک بانگِ درا اور ایک بالِ جبریل۔ وقت کے ساتھ ساتھ جب عمر گزرتی ہے اور میچورٹی کے سِن آتے ہیں تو فکرِ اقبالؒ کے پھول سامنے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں علامہ اقبالؒ کی خوبصورت ترین شاعری' جو پرشین میں بھی تھی۔ مگر بدقسمتی سے فارسی اب عصرِ حاضر میں برصغیر کے مسلمانوں میں ناپید ہے۔ کوئی سمجھنے والا نہیں پڑھنے والا نہیں اور اب تو بانگِ درا بھی لُٹ چکی ہے' بالِ جبریل بھی بہت دور جا چکی ہے۔ مگر اس ملت کا قوم کا احساسِ زیاں ابھی تک قائم ہے۔ یہ جو بچے نکلتے تھے' جو جوان ہوتے تھے' جو اقبالؒ کی فکر کے سایے میں اٹھتے تھے۔ مردِ مومن کی تمیز لیے نکلتے تھے۔

سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

یہ لڑکے جو نکلتے تھے ان میں قوم اور ملت کا دھیان بہت زیادہ ہوتا تھا۔ اقبالؒ ملت کے بارے میں اتنا Emotional تھا کہ وہ بڑے سے بڑے عالمِ دین کو بھی نہیں بخشتا تھا' اگر وہ ایک ذرہ سی بھی غلطی کرتے۔ آج میں اقبالؒ کی ایک نئے اور انوکھے انداز سے وضاحت کروں گا۔ حافظ شیراز نے ایک دفعہ کہا تھا کہ

هزار نقطهٔ باریك ترز مو ایں جاست

کہ بال سے برابر بھی ہزار ہا نقطے ایسے ہیں جو بال سے بھی زیادہ باریک ہیں۔

نه هر که سر به تراشد قلندری داند

ہر کوئی سر منڈا کے قلندر نہیں ہو جاتا۔ تو اقبالؒ نے تضمین کی شعرِ حافظ پہ اور کہا'....... اور میں بھی آج آپ کو اس کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔

بیا بمجلسِ اقبال یك دو ساغر کش

اگرچه سر نه تراشد قلندری داند

Marfat.com

کہ اقبالؒ کی محفل میں آؤ اور ایک دو جام ضرور پیؤ اس عقل و معرفت کے ایک دو جام ضرور پیو۔

بیا بمجلسِ اقبال یك دو ساغر کش

اگرچه سر نه تراشد قلندری داند

اگرچہ اقبالؒ نے زندگی میں سر کبھی نہیں منڈایا مگر قلندری کے رموز جانتا ہے۔

جب انسانی فکر ارتقا پذیر نہ رہے تو اس کی افادیت کسی اور جہاں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ ہم صرف یورپ سے ایک بہت بڑے خیال میں مختلف ہیں۔ فلسفۂ یورپ زمان و مکاں کا فلسفہ ہے۔ فشطے ہو نطشے ہو برگساں ہو وہ زمانے کو خدا مانتے ہیں۔ اور بہت بڑی بڑی Philosophies جنہوں نے یورپی فکر کو متاثر کیا، اسی دہائی میں جس میں اقبالؒ پیدا ہوا، وہ سارے تھنکر زمانے کو خدا مانتے تھے۔ حتیٰ کہ اقبالؒ کا بھی اگر آپ شعر سنو تو اس میں اسی زمانے کی کارکردگی کی جھلک نظر آتی ہے۔

میری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں

میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ

وہ تمام فلسفہ یہ تھا اور اس کا اثر نہ نکلا To completely translate it into a one sentence of English it was that we only live once. اس فلسفے کا اختصار یہ تھا کہ صرف ایک مرتبہ ہمیں جینا نصیب ہوتا ہے۔ ہم زندگی میں ایک مرتبہ آتے ہیں۔ ایک مرتبہ جیتے ہیں۔ اور بقولِ قرآن جو اس تمام فلسفیاتی نقطہ نظر کو بہت پہلے سے پروردگار عالم نے اپنی کتابِ کریم میں لکھا کہ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ ہمیں زندہ رکھتا ہے اور زمانہ ہمیں مارتا ہے بھلا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے گی۔ تو خدا نے اپنی طرف سے ایک کمنٹ دیا۔ یہ نہیں کہا کہ یہ کافر ہیں، یہ نہیں کہا کہ یہ مشرک ہیں، لعنت نہیں ڈالی۔ صرف اتنی بات کہی کہ ان کا علم ہی کم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ دیکھئے کہ پروردگارِ عالم کی ڈانٹ ڈپٹ اس مسئلے میں عجیب و غریب سی ہے۔ فرمایا کہ ان کا قصور نہیں ہے۔ ذرا غور کیجئے جنہیں آپ دانشور سمجھتے ہیں، جنہیں آپ بہت بڑا عالم سمجھتے

Marfat.com

ہیں، جن کو آپ زمین و آسمان میں اتنی وقعت سے دیکھتے ہو۔ پروردگار عالم ان کو ایک مختصر سی بات میں Dismiss کر رہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ ہمیں زندہ رکھتا ہے اور زمانہ ہمیں مارتا ہے بھلا مرنے کے بعد بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑے گی؟ ان کو کچھ نہ کہو ان کا علم ہی اتنا ہے، یہ کم علم ہیں۔ اور جب کم علم زمانے کے علم والوں کے سردار ہو جائیں تو ان لوگوں کا کیا بنے گا۔ جو کم علموں سے براتِ علم لیتے ہیں اور اسی آیت سے مختصراً مسلم فلاسفی کا ایک میجر نکتہ نکلتا ہے جو Absolutely against the western concept of life and death اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ We live only once whereas we say we only die once. میثاق کے دن سے جو ارواح کا ایک سلسلہ پروردگار عالم سے چلا "اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی " {الاعراف:172} ہم تو اس دن بھی موجود تھے جب کائنات تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ ہم تو اس دن بھی موجود تھے جب ابھی گلیکسیز کے آڈرز نہیں بنے تھے۔ ہم تو اس دن بھی موجود تھے جب Constellations وجود میں نہیں آئی تھیں۔ ہم تو اس دن بھی موجود تھے جب خدا پانیوں کے اوپر زمین کی اشیاء کی تخلیق کر رہا تھا۔ مرنے کے بعد بھی تو نئی گلیکسیز کی ابتدا ہے یہاں تھوڑے سے عرصے کے لیے اللہ کریم نے فرمایا" مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ "{البقرہ:36} کہیں بھی نشان نہیں ملتا کہ مسلمان یا اللہ کو کوئی بھی ماننے والا نہیں کسی بھی ذریعے سے زندگی میں کسی طویل قیام کے لیے آیا ہے۔ یہی Throughout اشارہ ملتا ہے کہ ارواح کے اس مسلسل سفر میں ایک ہلکی پھلکی سی آزمائش کے لیے انسان کو ایک کیمپ میں تھوڑے عرصے کے لیے اتارا گیا۔ ایک چیز کا فیصلہ کرنا تھا۔ انسان نے ایک معمہ حل کرنا تھا۔ وہ معمہ بڑا سادہ سا تھا کہ اقرارِ وفا کے بعد اس کے اثبات کے لیے (ایک چھوٹی سی آزمائش مقصود تھی) جیسے سیدنا ہجویرؒ نے کہا کہ خدا اگر ظاہر ہو جاتا تو ایمان جبر ہو جاتا ہے، کہ خدا اگر ظاہر ہو جاتا تو گنجائشِ انکار نہیں تھی۔ اللہ نے دیکھ لیا تھا کہ میرے سامنے بھی شیطان گستاخی کر سکتا ہے۔ میرے سامنے بھی انسان غلطی کر سکتا ہے۔ اور انصافِ ربانی میں اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ کوئی

Marfat.com

دوسری مرتبہ بھی یہ خطا کرتا۔ اس انعام کے لیے ایک کرم ایک رحمت ایک وصفِ انسان کو پرکھنے کے لیے پروردگار نے آپ میں اور اپنے آپ میں حجاب ڈال دیا۔ اس حجاب کی ایک گتھی رکھ دی۔ فرمایا۔ اس حجاب کے بدلے تمہیں ایک نعمت سے ایک عظمت سے نوازوں گا۔ وہ عقل و معرفت و شعور ہے۔ اور قرآن میں اس کا کام صرف ایک رکھا "اِنَّا ھَدَیۡنٰہُ السَّبِیۡلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوۡرًا" {الدھر :03} چاہو تو مجھے مان لو چاہو تو میرا انکار کردو۔

برصغیر کی روایت میں ہمیں عجیب وغریب بات یہ لگتی ہے It's a land of inferiorities. احساس کمتری سے بھرا ہوا ہے۔ جہاں تمام نسلوں کی افزائش اسی احساس کمتری سے ہوئی ہے جو سب سے پہلے شیطان میں پیدا ہوئی تھی۔ کہ اس نے اپنے احساسِ کمتری کا بدلہ چکانے کے لیے آدمی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ He refused to accept. How could this man of clay be a master of my universe? No not at all. I am not ready to admit this fact. مَیں جو نفاستِ شر کا بنا ہوا ہوں، میں جو آگ سے بنا ہوا ہوں۔ مَیں جو لو کاٹتے ہوئے نیلے رنگ کے شعلوں سے تخلیق کیا گیا ہوں۔ مَیں اس ناپاک مٹی سے تخلیق شدہ انسان کو کیسے اپنا باس اور سپیریئر مان لوں۔ یہ پہلا نسلی تفاخر تھا۔ تخلیقی تفاخر تھا جو شیطان کے دل میں آیا۔ برصغیر میں مسلم فلاسفی کے تناظر میں آپ اقبالؒ کو دیکھیے۔ اقبالؒ Basically اسی احساس کمتری سے اُٹھا۔ اسی زمین سے اٹھا جہاں اتنے سارے نسلی تفاخرات کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا المیہ جو ایک قوم کو درپیش تھی وہ غلامی تھی۔ آج بھی لوگ شیکسپیئر کو Quote کرتے پھر رہے ہیں۔ I have done master in English. بہت سارے اور لوگوں نے بھی کیا ہوگا۔ مگر اگر آپ Comparative literature پڑھیں۔ آپ ریشینز کو پڑھیں فرانسیسیوں کو پڑھیں چائنیز کو پڑھیں جرمنز کو پڑھیں تو جو ایک مصدقہ بات آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر کوئی بدترین ادب دنیا میں موجود ہے تو وہ انگریزی ادب ہے۔ اتنا بور اور بدترین ادب کوئی نہیں ہے جتنا

Marfat.com

انگریزی ہے۔آج بھی ہم کہتے ہیں کہ حقائق کی Depiction میں Realism میں Art of literature میں ریشیئز سے بڑا کوئی ادب نہیں گزرا۔ٹالسٹائی ہے دوستوفیسکی ہے' حقائق کی اتنی عجیب وغریب Depiction ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے' کہ قلم اتنی باریکیوں میں جا کر اذیت اور بلا کو مصور کر سکتی ہے۔اور پھر آپ اگر فرنچ کو دیکھو تو اس پوری زمین پہ ادبی طور پر جتنا جدید نظریات کو فروغ ہوا ہے وہ فرانس سے آیا ہے۔وہ چاہے Existential philosophy تھی چاہے وہ یان پال سارتھر تھا۔چاہے وہ موڈلر تھا فیلابلر تھا۔یہ سب امامِ فکر ہیں۔مگر اس میں بہت کم آپ کو کسی انگریز کے اچھے ادب کا نام سنائی دے گا۔مگر جہاں آقا جاتے ہیں ادب تو انہی کا جاتا ہے۔سب برصغیر میں شیکسپیئر پڑھنا اور کوٹ کرنا Highest possible intellectual caliber. کی نشانی نظر آتی تھی۔اب ادب کے علم میں اگر ہم شیکسپیئر Quote کریں تو ہمیں رجعت پسند کہا جائے گا۔ہمیں کہا جائے گا کس بور آدمی کو Quote کر رہے ہو۔تمہیں کوئی اور نہیں ملا' کوئی اچھا آتھر' کوئی اچھا ادیب نہیں ملا۔کس واہیات آدمی کو Quote کر رہے ہو۔مگر خواتین و حضرات اقبال کے وقت میں مَیں سب سے بڑا کریڈٹ اگر کوئی اقبال کو دیتا ہوں تو یہ ہے کہ He was the one man with exceptional subjective approach and exceptional objective understanding. ہمارا زیادہ تر رجحان داخلی تھا۔ہم نے علم کا انکار کیا۔اسی داخلی ضد کی وجہ سے ہم نے علم کا انکار کیا۔اقبال نے نہیں کیا۔ He knew the objective apporaches اس نے فلسفہ پڑھا تھا۔وہ اپنے وقت کے جرمن فلسفے سے آشنا تھا۔وہ انگریزی فلسفے سے آشنا تھا۔وہ تمام مغربی فلسفے سے آشنا تھا۔اس نے اپنے احساسِ کمتری کو بیلنس کر لیا تھا۔اس کو سمجھ آ گئی تھی۔جب تک آپ وہ پیٹرن طے نہیں کرتے آپ کو پتہ نہیں لگتا کہ فکری ادوار میں کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔اقبال سے پہلے برصغیر کا یہ عالم تھا کہ انگریز نے بی۔اے میں فلسفہ Introduce کیا۔انگریز کی ایک حکمت ہے۔یہ فلسفہ اس لیے

Marfat.com

Introduce ہوا تھا کہ فلسفہ Dogma پہ اعتراض کرتا تھا' شک کرتا تھا۔ مذہب کی اساسی بنیاد پہ حملہ کرتا تھا۔ Question اٹھاتا تھا کہ تم کس خدا کی پرستش کرتے ہو؟ کون ہے وہ جس کی شہادت ہی موجود نہیں ہے؟ ان کے ہاں سب سے پہلے اگر Darwinian concept تھا تو وہ بھی خدا کے تصور پہ اعتراض کر رہا تھا۔ اگر بعد میں Skeptic philosophy فلسفہء تشکیک آیا تو وہ بھی خدا پہ اعتراض کر رہا تھا۔ ان کا اینتھروپالوجسٹ' علوم عمرانیات کا ماہر آیا وہ بھی خدا پر اعتراض کر رہا تھا۔ ان کے Logical positivists آئے تو وہ بھی خدا کے انکاری تھے۔ پانچ یا سات فلسفوں کا دباؤ انکارِ خدا میں جاتا تھا۔ Semantics کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ یہ سارے کا سارا دباؤ ایک ہی طرف جا رہا تھا۔ There is no God and you should stop believing God.'' Even today یورپی فکر کی سمت جو ہے انکارِ خدا پہ مبنی ہے''۔ وہ خدا کو ایک سائیکولاجیکل عذر کے طور پر رکھنا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پہ امریکہ میں اگر کوئی وضاحت ہو رہی ہے کہ جی ہم نے دیکھا ہے کہ تھرٹی تھری پرسینٹ مریض جو ہیں وہ مذہب کی مدد سے تندرست ہو جاتے ہیں۔ سائیکالوجی کے مطابق بہت سارے امراض ذہنی ایسے ہیں کہ اگر ان کو خدا کی طرف بلایا جائے اور ان کو مذہبی آسرے دیے جائیں' جیسے ہمارے پیر و فقیر دیتے ہیں' دوسرے دیتے ہیں' چاہے وہ پروفیشنل ہی کیوں نہ ہوں۔ تو پتہ لگا کہ بہت سارے ذہنی مریض اس سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ یہاں تک مذہب کا ہونا ٹھیک ہے۔ مگر مذہب کو کسی قیمت پر بھی معاملاتِ زندگی میں مداخلت کی اجازت نہیں ہے۔ سیکولر فلاسفی جو بریڈلاء کے ساتھ پیدا ہوئی جو ہولی آکس کے ساتھ پیدا ہوئی اس کا ایک بنیادی مقصد یہ تھا کہ Religion should be out skirted from every field of human activity کہ مذہب کو نکال دیا جائے ہر اس دورِ زندگی سے اور کارِ زندگی سے اور وہاں اس کے بجائے مذہب کو ایک کارنر میں لے جایا جائے۔ اور فیصلہ کیا جائے کہ Religion is just a private matter. یہ داخلی بات ہے۔ ماننا ہے تو اللہ کو مانو' نہیں ماننا تو نہ مانو۔

Marfat.com

آخر امریکہ میں شیطان کے Temple بھی موجود ہیں۔لندن میں پرانے Cults موجود ہیں۔بڑے بڑے عجیب وغریب اورانوکھے قسم کے پرستش کے طریقے بھی ہیں۔اگر کسی شخص نے یا دو چار دس لوگوں نے اس طرح گروپ بنا کے کسی شیطانِ رجیم کو ماننا ہے، کسی بلزے بب کو ماننا ہے یا کسی اور ایسی اندھی طاقت کو ماننا ہے، عاملِ حاضرات کو ماننا ہے تو جاؤ مانو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ But not at all, religion will not be allowed to interfere in any system of our life. مگر ایک مسلمان کو یہ نظریہ ہضم نہیں ہوسکتا۔سچی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے اقبالؒ کو پتہ تھا کہ خدا ہمارے پہلے سانس میں شریک ہوتا ہے خدا ہمارے آخری سانس میں شریک ہوتا ہے۔خدا وہ ہے جو کہتا ہے کہ تم کہاں عزت مانگنے بھاگے جاتے ہو "فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا"{فاطر :10} تمام عزت میرے پاس ہے وہ جانتا تھا کہ اللہ جو ہے ایک چھوٹے سے کام میں آپ کو سسٹم دے رہا ہے۔اللہ آپ کو تمام معاشی سسٹم دے رہا ہے۔شرع کیا چیز ہے؟ .Shariah is system of Govt شرع کو آپ صرف اس لیے شرع کہتے ہو۔شرع کی تعریف یہ ہے کہ کم سے کم زادِراہ جسے لے کر آپ منزل تک پہنچ سکیں۔شرع کی ڈکشنری Difinition تو یہ ہے کہ کم سے کم زادِراہ جسے لے کر آپ منزل تک پہنچ سکو۔منزل کون سی ہے؟ اسلام منزل نہیں ہے۔اللہ منزل ہے۔اسلام منزل نہیں ہے۔اسلام راستہ ہے"وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ "{اٰلِ عمران :85} اب اگر تم اسلام کے سوا کسی راستے پر چل کے مجھے پانے آئے مجھے ڈھونڈنے آئے مجھے چاہنے آئے تو میں قبول نہیں کروں گا۔تو اسلام ہر اس شخص کی مجبوری ہے جو خدا تک پہنچنا چاہتا ہے، بذات خود۔ It is just a system of thought, it's a system of work. سوال یہ ہے کہ آخر اللہ کو سسٹم اتارنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟ The basic necessity was very simple. ایک تو نسلِ انسان کو Obliteration سے بچانا تھا۔خدا کے اپنے ہی بنائے گئے جو تباہی کے قوانین تھے، انسان کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی طریقے سے

Marfat.com

ان کی طرف مڑ جاتا تھا۔شرع حدِ فاصل تھی جو انسانوں کو اس حد سے اِدھر رکھ کر سلامتی کے ساتھ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔اول انسان کے ساتھ جو گائیڈنس شروع ہوئی۔وہ آخری انسان تک جاری رہے گی۔اور یہ گائیڈنس صرف اس لیے ہے کہ مطلوبہ افرادی قوت جو اللہ کو چاہیے جنت کے لیے وہ ان بگڑے ہوئے بیچارے انسان ہوں جو بالکل ہی کبھی گمراہی کا شکار ہو کے Total failure میں سے ہو جاتے ہیں۔ان میں سے کچھ لوگوں کو بچا کر منزل تک لے جائے گی۔یہ وہ سیف رستہ ہے۔You can call this a safe passage آج کل Safe passage کی بڑی بات ہوتی ہے' تو شرع ایک Safe passage ہے جو انسان کو بچا کر اس کی منزل یعنی خدا تک پہنچاتی ہے۔

مجدد کی ایک تعریف ہے۔جو سیدنا علاؤالدین علی احمد صابر کلیر شریف والوں نے کی۔ جب اچھے صوفی ہوتے تھے۔وہ اچھے جاننے والے ہوتے تھے۔واقعی کوئی خداشناس ہوتے تھے۔ تو ان کی باتیں بڑے بڑے علم والوں سے بھی اونچی ہوتی تھیں۔تو میں نے آج تک مجدد کی تعریف کسی اور سے اس سے بہتر نہیں سنی جو سیدنا علاؤالدین علی احمد نے دی۔اور آپ نے فرمایا کہ مجدد وہ ہے جو اپنے پچھلے علوم کو پوری اچھی طرح جانتا ہو۔جو اپنی متاعِ حیات کو اچھی طرح جانتا ہو۔جو اپنے سابقہ علوم' مذہب اور جتنے عقلی اثاثے ہیں ان سے بڑی اچھی طرح آگاہ ہو۔اور ان میں کوئی خرابی آ جائے تو جس وقت وہ موجود ہوتا ہے۔وہ خرابیاں دور کرے Purify کر کے مذہبی اور اخلاقی علوم کو Purify کر کے وہ دوبارہ لوگوں کے سامنے رکھتا ہے' مسلمانوں کے سامنے رکھتا ہے۔ساتھ ساتھ اس کا ایک اور کام ہوتا ہے کہ وہ مستقبل کے لیے اشارات چھوڑ دیتا ہے۔یہ کارِ مجدد ہے کہ سابقہ علوم کی مکمل آگاہی رکھنا اور دورِ حاضر میں ان کو استعمال کرنا اور پھر مستقبل کے لیے ان کے اشارات چھوڑ دینا۔یہ مجدد کی ایک ایسی تعریف ہے جو ایک اللہ کے بہت بڑے ولی نے دی ہے اور اس سے بہتر تعریف میں نے کوئی نہیں دیکھی۔اس کے علاوہ کچھ Executional تعریفیں بھی ہیں۔گلی میں بیٹھا ہر آدمی مجدد نہیں ہو سکتا۔اگر اولیائی کے کچھ

Marfat.com

رتبات ہیں تو اہلِ علم کے بھی کچھ درجات ہیں ۔ اور اہلِ علم کے درجات خدا خود مرتب کرتا ہے ۔ اور فرمایا" نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ " جس کے چاہتا ہوں درجے بلند کرتا ہوں" وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ""{یوسف":76}اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے ۔ برصغیر میں جہاں احساسِ کمتری کا یہ عالم تھا کہ B.A میں فلسفہ پڑھ کر بڑے بڑے مُلّاء بھی ایسے ہی ہو جاتے تھے ۔ یعنی مولانا عبدالماجد دریا آبادی کو دیکھ لو ۔ کسی اور بڑے سے بڑے سیکولر کسی Different school کو دیکھ لو ۔ آپ کو حیرت ہو گی کہ دہریہ ہونے کا ایک موقع اس وقت قریباً قریباً ساروں پہ آیا (خدا کے انکار سے) ۔ فلسفے کی لاگ ایسی لگی کہ خدا کا انکار دانشمندی کا عذر بن گئی ۔ اگر آپ اللہ کو مانتے آپ دانشمند ہو ہی نہیں سکتے تھے ۔ ابھی آپ دیکھیں کہ Eighties اور Ninties میں Existential philosophy آئی فلسفہء وجود آیا ۔ فلسفہء وجود نے صرف ایک لائن میں اپنا فلسفہ دیا ۔ ایک لائن یہ تھی کہ مادہ روح پہ حاوی ہے ۔ Matter proceeds essence کہ وجود تصور پہ حاوی ہے ۔ جب وجود تصور پہ حاوی ہوا تو خدا کا وجود تحلیل ہو گیا ۔ خدا کی مرکزیت ختم ہو گئی ۔ اور انسان اپنی مرکزیت کی طرف بڑھنے لگا ۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی یورپ کا پورا مغربی پس منظر جو ہے یہ فلسفہء وجود پہ قائم ہے ۔ شہر اجڑ گئے ۔ رومن کیتھولک چلے گئے ۔ پروٹسٹنٹ جاتے ۔ اور پوری کی پوری Christianity محض ایک Decorative element کی طرح گرجا گھروں میں سجی رہ گئی ۔ جیسے آج کل ہماری مسجدیں ہیں ۔ میں تو حیران ہو جاتا ہوں کہ اب مسجدوں میں وہ فنکشن ہونے شروع ہو گئے ہیں جو شاید تصور میں بھی ناقص لگتے ہیں ۔ جیسے ویلیں دینا مولویوں کو یا قاریوں کو یا داد دینے والے کو حیرانی سی ہوتی ہے کہ مسجد کے تقدس میں یہ خرافات کہاں سے شامل ہو گئیں ۔ مگر آج کل بڑی خوشی سے لوگ اس طرح اٹھ اٹھ کے ویلیں دے رہے ہوتے ہیں ۔ معاذ اللہ گمان گزرتا ہے اللہ میاں نے شائد یہ ٹھیکہ کسی دوسری کلاس کو دے دیا ہے ۔ یہ ایک بدقسمتی کی بات ہے کہ وجودیت کے فلسفے نے خدا پہ گمان کو ختم کر دیا ۔ اور یورپ تو ہاتھ سے گیا ۔ نیچرلی سوسائٹیز اس لیے کرپٹ ہوتی ہیں کہ ایک

Marfat.com

کرپٹ بندہ اپنے آپ کو ڈیفنڈ نہیں کرسکتا۔ He needs company; he wants that there should be somebody else حتیٰ کہ جب ایک پوری کمیونٹی اس حال میں چلی جاتی ہے تو پھر خدا کو کہیں نہ کہیں اس کمیونٹی کو Failure declare کر کے Eliminate کرنا پڑتا ہے۔ جیسے قوم مدین کو کیا جیسے قوم عاد و ثمود کو کیا۔ مگر انٹلیکچوئل اور عالم کیا ہوتے ہیں؟ اس کی مَیں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ آج قرآن حکیم پہ .... آج تو شکر ہے کوئی پڑھتا ہی نہیں ہے ورنہ اگر پڑھتے ہوتے تو پتہ نہیں کس قسم کے ناقص اعتراضات لے کر آتے۔ مگر ابنِ خلدون جیسے بلکہ اس سے بھی بڑے دانشور ابنِ رشد جیسے کیونکہ ابنِ رشد سے جب کسی نے کہا کہ تو جو خدا کے بارے میں اس طرح باتیں کر رہا ہے تُو اللہ سے ڈر اور قوم عاد و ثمود کے حشر سے ڈر۔ تو ابنِ رشد نے کہا کہ تُو مجھے عاد و ثمود کے حشر سے ڈراتا ہے۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ کبھی تھے بھی کہ نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک قومِ عاد و ثمود کے آثار نہیں نکلے تھے۔ آج نکلے ہیں۔ آج قومِ عاد و ثمود کے آثار نکل آئے ہیں۔ آج قومِ سباء کے تمام آثار نمایاں ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک ہُدہُد تھا۔ اُن کا بڑا Favorite pet تھا۔ مَیں آپ کو آج کے انٹلیکچوئل کی بات سناتا ہوں۔ ہدہد نے آ کے حضرت سلیمانؑ سے کہا اے بادشاہِ عالم ہم نے ایک ملکہ دیکھی ہے اور وہ ایک ایسی قوم کی ملکہ ہے جو سورج کی پرستش کرتی ہے۔ بات 'آئی گئی' ہوگئی۔ بات Intellectual of Islam تک پہنچی۔ ترقی پسند علماء تک پہنچی۔ ایک صاحب بولے ہدہد کے متعلق یہ ریفرنس تو غلط ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی میسنجر ہوسکتا ہے؟ وہ ضرور کوئی تیز رفتار قاصد ہوگا۔ I.S.I کا کوئی بندہ ہوگا۔ جس نے وہاں سے خبر لائی ہوگی۔ اب جیسے یورپ والے ہر قسم کے الزام I.S.I کو دیتے ہیں۔ ایک دوسرے Intellectual بولے وہ بھی عصرِ حاضر کے تھے۔ It's not believable لوگوں کو ذرا سمجھ کے دیکھنا چاہیے ہدہد کو کیا پتہ کہ قومِ سباء کیا ہے تو ہدہد والی ساری خبر افسانہ لگتی ہے۔ تھوڑی دیر بھی نہیں ناں ٹھہرتے یہ لوگ۔ کچھ دیر ٹھہریں تو شاید حالات بہتر ہو جائیں۔ ابھی پچھلے دو تین

Marfat.com

برسوں میں سبائین کی کھودائیاں شروع ہوگئیں۔ وہ ہدہد نے جو پہلا جملہ کہا تھا کہ اے بادشاہِ عالم یہاں ایک ملکہ ہے اور بڑے تخت کی مالک ہے۔ اور یہ کہ یہ ساری قوم جو ہے فاسق ہے اور سورج کی پرستش کرتی ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ سب سے پہلا جو Pillar نکلا اس پر اپالو کا سمبل تھا اور سورج کی پرستش ہو رہی تھی۔ And the first thing which we learnt from the architecture of the Sabain was that there was a nation which used to worship the Sun. سبائین سورج یعنی اپالو گاڈ کی پرستش کرتے تھے۔ تھوڑی دیر بیٹھتے تو شاید سچائی تک پہنچ جاتے۔ قرآن کی سچائی میں وقت تو لگتا ہی ہے۔ اب ایک دم سے پروردگار عالم آپ کو ساری صدیوں کے علوم (سے آشنا نہیں کرتا)۔ خدا آپ کو ایک ایک کر کے ہی علوم کی معرفت دیتا ہے۔ کبھی خدا نے کہا تھا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" {الأنبیاء:30} میں نے تمام حیات پانی سے پیدا کی۔ ٹائم لگا۔ دو ہزار سال کے بعد جیمز جینز نے کہا All life is creatred out of water تو اللہ کے ساتھ بے صبری تو نہیں ہوسکتی۔ ہولے ہولے آثارِ زندگی آثارِ کائنات وہ نمایاں کرتا رہا اور تب جا کے (آپ علم کی معراج تک پہنچے) اقبال کے زمانے میں بھی اتنی پراگرس نہیں ہوئی تھی۔ سائنٹیفک پراگرس نہیں ہوئی تھی۔ مگر اقبال کو ایک بات کا بڑی اچھی طرح علم تھا۔ He had two problems; major problems. اللہ نے اس کو ایک عظمتِ خیال کے لیے پیدا کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ مسلمان دو قسم کی Inferiorities کا شکار ہیں۔ ایک تو عقلی Inferiorities میں ہے، کہ وہ ان تیز تر سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ مسلمان نہیں جواب دے سکتا تھا۔ جو سوال فلسفے کی نوک سے انسان کے نازک سے ذہن پہ تراشے جا رہے تھے مسلمان اس کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ پھر وہ ملائیت پیدا ہوئی جس نے عقل کا سرے سے انکار کر دیا۔ وہ ملائیت پیدا ہوئی کہ جو اس جنگ میں پڑ گئی کہ میں مانتا ہی نہیں ہوں۔ میں عقل کو مانتا ہی نہیں ہوں۔ وہ خدائی کے تصور میں اتنی وسعتِ خیال پیدا نہیں کر سکتے تھے مسلمان

Marfat.com

Rigid ہو گئے' دیواریں جڑ گئیں' آپس میں لوگ سخت ہو گئے ۔ وہ اپنے استادوں سے آگے نہیں جا سکتے تھے ۔ بڑے سے بڑا استاد بھی آگے نہیں جا سکا۔ اتنی Rigidity جو اسلام میں قائم ہوئی اور جس کا ایک شاخسانہ اب بھی آپ کو نظر آ رہا ہے ۔ یہ کوئی علمی جنگ نہیں تھی ۔ جو مسلمان کا اصل کام تھا کہ علمی جنگ کے ساتھ آگے بڑھتا۔ جس کے ساتھ خدا ہو اس سے بڑھ کے کسے عقل نصیب ہو سکتی ہے؟ جس کی طرف اللہ ہے ۔ اس سے بڑھ کے علم کس کو نصیب ہو سکتا ہے؟ زمانے میں اگر کائنات بھی ایک طرف ہو جائے تو ایک بھی اللہ کا اگر Nominated بندہ ہے' کوئی خدا کی شناخت کرنے والا بندہ ہے (تو اپنی فراست سے ہر تشکیک کا حل ڈھونڈ نکالے گا) ۔ تمام علم کا ایک محضر ہے' پورے علم کا مقصد ایک ہے' چاہے آپ کسی بھی دنیا کی یونیورسٹی میں چلے جاؤ تو The best result of all education is the self-education. تمام تعلیم کا واحد مقصد یہ ہے کہ آپ کو اپنی شناخت دے ۔ مگر اسلام کے ہاں صرف ایک Difference ہے وَ مَنْ عَرَفَہ نَفْسَہُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہ کہ ہماری تمام تعلیم آگاہی ذات کے لیے ہے ۔ مگر اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر شعورِ پروردگار کے لیے بھی ہے ۔ کہ اگر ہم آج اپنی ذات کو پڑھنا شروع کریں گے جاننا چاہیں گے تو بالآخر ہمارا قرآن کے اس مقصد تک پہنچنا مقصود ہے جو اللہ نے انسان کا واحد مقصدِ حیات یہ رکھا ہے کہ "اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِراً وَّاِمَّا کَفُوْرًا" {الدھر:03} تمہیں تمام عقل و معرفت اور فراست اس لیے دی ہے کہ چاہو تو مانو چاہو تو میرا انکار کر دو ۔ اقبال ملتِ اسلامیہ میں یہ اثر و نفوذ کرنے آیا تھا۔ یہ ایک پیغام دینے آیا تھا۔ .He has studied all the world اگر آپ اس دور میں دیکھو تو کوئی ولی ایسا نظر نہیں آتا جو اپنے مقامی ماحول سے آگے جا رہا ہو ۔ کسی کا کلام اتنا Respectable نہیں تھا۔ جو پورے اسلام کو ڈائریکٹ کر رہا ہو ۔ اگر مجددیت کا لفظ کسی انسان پہ اخلاقاً بھی اور مذہباً بھی اگر ہم عائد کر سکتے ہیں تو اس وقت صرف اقبال ایسا شخص ہے ۔ جس کا میسج دیکھو شام میں سنا جاتا ہے ۔ سعودی عرب میں سنا جاتا ہے ۔ قازقستان میں وہی جا رہا ہوتا ہے ۔ ایران کا علی شریعتی بھی

Marfat.com

وہیں سے سبق سیکھتا ہے۔ اخوان المسلمون کے بانی بھی اس سے سبق سیکھتے ہیں۔ اور تمام تر مسلمانوں کی جدوجہد معاف کرنا سیالکوٹ سے نکلتی ہے۔ سیالکوٹ کا یہ حال ہے کہ ان کے بچوں کے پاس بالِ جبریل بھی نہیں ہوتی۔

اب آپ دیکھئے کہ وہ دو کام At a time کر رہا ہے۔ ایک پورے کے پورے ویسٹرن ٹھاٹ کی Intellectual supremacy توڑ رہا ہے۔ وحی کا دفاع کر رہا ہے۔ بڑا نازک کام ہے۔ Reconstruction of religious thought کا ایک مقصد ہے کہ اعتراضاتِ مغرب جو ہیں، جو وحی کو وحی نہیں سمجھتے اقبال ایک پروفیسر کو کہتا ہے کہ مجھ پہ ہزار ہا اشعار الہام کی طرح اترتے ہیں، اگر میرے رسول ﷺ پہ وحی اتر آئی تو اس میں تعجب کیسا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک معمولی سا انسان ہوں۔ میں جو اقبال ہوں جب مجھ پر ترفع اور طنازی کا ایک وقت آتا ہے تو مجھ پہ اشعار اس طرح اترتے ہیں کہ مجھے ہوش ہی نہیں رہتا۔ گویا یہ میرا کمال نہیں ہے۔ اگر القاءِ ربانی سے میرے دل پہ اشعار اتر سکتے ہیں تو میں اس رب کے وجود کا کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ جو محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب پر قرآن اتار رہا تھا۔

اس کے دلائل پریکٹیکل تھے اور اس نے فلسفے کے بھی دلائل دیے۔ کبھی وہ Ontological دلائل دے رہا ہے۔ کبھی وہ Cosmological دلائل دے رہا ہے۔ کبھی وہ Teleological دلائل دے رہا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے دلائل کی ضرورت اس کے وقت تک تھی۔ وہ جو بی۔ اے پڑھ کے مشرک ہو جاتے تھے، جو B.A پڑھ کے دہریہ ہونے میں Intellectual feel کرتے تھے۔ اقبال کے بعد رستہ بند ہو گیا۔ ہوتا تو ہے ناں، حیرت نہیں ہوتی کہ یار! میں بی اے پاس کر کے دہریہ ہو گیا یہ پی ایچ ڈی کر کے پھر بھی مسلمان رہ گیا۔ یہ جو اس نے سوسائٹی پہ Impact ڈالا کہ اعلیٰ ترین فلسفیاتی علم و حکمت کے باوجود وہ مسلمان رہا۔ وہ اسی طرح کا رہا جیسے وہ تھا۔ اس نے مذہب کو Evaluate کیا، ٹھاٹ کو Evaluate کیا۔ اس کو پتہ تھا کہ متاعِ فقیر بہت گراں مایہ ہے اس کو پتہ تھا کہ جو میرے

Marfat.com

پاس متاع ہے جو اسلام ہے' اور جو محمڈن so called ہیں ان کے پاس اتنی بڑی دولت ہے کہ تمام یورپی فکر پر کاہ نہیں لگتی۔ اس لیے اقبال اپنے دور کا فکری مجدد ٹھہرتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ Message revive کر رہا ہے۔ اس نے ایک اور کام کیا' دیکھو مفکر سوچتا رہتا ہے۔ اور اس کے خیال میں یہ تھا کہ .There should be a way کہ مسلمان نہ صرف فکری تذلیل سے نکلیں بلکہ اس حکومتی تذلیل سے بھی نکلیں۔ مسلمان حکمران تھا۔ مسلمانوں کی ایک inferiority کا باعث یہ تھا کہ وہ برصغیر میں کئی سو سال حکمرانی کرتے رہے تھے۔ ہندوؤں کو یہ نہیں محسوس ہوا۔ یہ یاد رکھئے گا۔ ہندو پچھلے تین ہزار سال سے محکوم چلا آ رہا تھا۔ اس کو نہیں Feel ہوا تھا۔ وہ عادی ہو چکا تھا۔ مگر مسلمان تازہ تازہ محکوم ہوا تھا۔ مسلمان فاتح تھا۔ بارہ تیرہ صدیوں تک دنیا پہ کسی نظام کی اتنی مسلسل حکومت نہیں تھی۔ 1588ء میں دی کوئین الزبتھ سلطنتِ عثمانیہ کو چار لیٹر لکھ رہی تھی۔ لیٹر اب بھی موجود ہیں۔ مگر تاریخ میں نہیں آئیں گے۔ ان لیٹرز میں موصوفہ لکھ رہی تھیں کہ دیکھو ہم ارمیڈا کی طرف جا رہے ہیں' ہم نے سپینش سے بہت بڑی جنگ لڑنی ہے۔ 1588ء میں ارمیڈا اپیش آیا ہے۔ پیچھے ملک کس کے سہارے چھوڑ کے جاؤں؟ تو اس نے درخواست کی سلطنتِ عثمانیہ کے خلیفہ سے کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو پیچھے میرے ملک کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ میں واپس پلٹوں اور میں انگلینڈ سے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ اس نے چار لیٹر لکھے جو سلطنتِ عثمانیہ کے خزانے میں پڑے ہوئے ہیں جس میں درخواست کی گئی کہ ازراہ کرم ہم ایک بہت بڑی جنگِ بقاء کو جا رہے ہیں اگر ہم شکست کھا جائیں تو انگلینڈ چلا جائے گا۔ تو مہربانی فرما کر ہمارے ملک کی حفاظت کیجئے گا۔ اور سلطان نے اس پہ منظوری دی۔ And that's how the battle of Armyda was fought بڑی مشہور جنگ ہے۔ Decisive battle ہے اس میں انگریز کو بالآخر مکمل برتری Mediternian sea میں نصیب ہوئی۔

1707ء میں دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ انڈیا میں فوت ہوا جسے محی الدین محمد

Marfat.com

اورنگزیب عالمگیر کہتے ہیں۔اسی عرصے میں آلِ صفوی کا سب سے بڑا بادشاہ سلطان عباس اعظم تھا۔اتفاق دیکھئے ایک وقت تھا کہ دنیا میں تین ہی بڑے بادشاہ تھے۔تینوں ''دی گریٹ'' کہلاتے تھے۔تینوں مسلمان تھے۔ایک طرف سلطان عباس ''دی گریٹ'' تھا۔ایک طرف جلال الدین محمد اکبر''دی گریٹ'' تھا۔ایک طرف سلطان سلیمان ذیشان ''دی گریٹ'' تھا۔مگر اتنی زیادہ فتوحات کے بعد پھر اس تھوڑی دیر کی غلامی نے مسلمانوں کو بہت آزردہ خاطر کر دیا۔شکست وجود کو توڑ دیتی ہے۔شکست دماغ کو مغلوب کر دیتی ہے۔Hallucinate کر دیتی ہے۔مسلمان آزردہ خاطر تھا۔وہ اب ویسے نہیں تھا۔اس کو ذلیل کیا جا رہا تھا۔اس کے شہزادوں کے لباس (پگڑیاں اور شاندار دستاریں) بیروں کو پہنائے جا رہے تھے۔اس کو ہر ممکنہ طریق سے برٹش ایمپائر ذلت اور خواری دے رہی تھی۔This did not happen with the Hindu ہندو کو اعتماد میں لیا جا رہا تھا۔اور مسلمانوں کو رُسوائے عالم کیا جا رہا تھا۔Iqbal was the only man who pulled them out of it اقبال وہ سمبل لایا۔

لڑا دے ممولے کو شہباز سے

ان کی پرانی داستانیں دل سے اٹھائیں۔اپنے آباؤ اجداد کے اُن کو رنگ دکھائے۔شمشیرِ خارہ شگاف دکھائی۔اور اس امت میں پھر لڑنے کا جذبہ پیدا کیا۔نہ صرف لڑنے کا جذبہ پیدا کیا بلکہ ان کو نقشہ دے کے گیا کہ اتنے مسلمانوں کو یہ ملک چاہیے اور یہ لے کے مریں گے۔پھر سب سے بڑا کریڈٹ اس کا یہ ہے کہ اس نے قائداعظم کو ڈھونڈا۔اس نے وہ لیڈر بھی اپنے مشورے سے مہیا کیا جو اس تمام زر خرید مسلمانوں میں ایک ایسا شخص تھا کہ جس کی ہمتِ عالی کو دیکھ کر انگریز اس کو کریڈٹ تو نہیں دیتے تھے۔مگر یہ کہتے تھے کہ بڑا ضدی Stubborn ہے۔اپنے موقف سے ہٹتا نہیں ہے۔یہ کریڈٹ قائداعظم کو ضرور دیتے کہ بڑا ضدی ہے۔لارڈ ویول نے کہا He is very stubborn کمال کی بات ہے اپنی قوم کی Representation کر رہا تھا۔اس نے قوم بیچی نہیں۔اس نے کوئی غداری نہیں کی۔اس نے اپنے خیال کو کمزور نہیں ہونے دیا۔

Marfat.com

وہ اپنا مقصد Achieve کر کے ہٹا۔ پاکستان لے کے ہٹا۔ اور ایسے آدمی کو تم کہتے ہو He is very stubborn ضدی تھا۔ He was the most constructive leader among those time. اس لیڈر کو دیکھو احرار ہیں بڑے کٹر مسلمان' اس کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔ خاکسار ہیں بیلچے لے کے قائد اعظم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ دیو بند ہے اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ان نازک مزاجوں کو اتنی بات سمجھ نہیں آئی کہ اجماع اس کے حق میں ہے اور Religious لوگ اس کے خلاف ہیں۔ یہ دیکھنے کی بات ہے کہ اس پورے انتخاب میں اگر کسی شخص نے اور جس کی اعانت نے ملت کو گائیڈ کیا وہ اقبال تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اپنا مقصد پورا کیا۔ اس نے جو کچھ سوچا تھا اس کو implement کیا۔ اس نے اپنی Suggestions پوری کیں مگر اس نے کہا: ابھی وہ وقت نہیں ہے کہ جسے میں غلبہء اسلام کا وقت کہوں۔ ابھی مسلمان پہیے کے نیچے سے نکلے ہیں۔ اب یہ اُٹھیں گے' یہ سر بلند ہوں گے۔ مگر پھر اس نے ایک میسج چھوڑ دیا۔ یہ میسج اس کے آخری دو قطعات میں ہے۔

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید؟

نسیمے از حجاز آید کہ ناید؟

وہ خواب دیکھتا ہے کہ آج کا مسلمان کل کے مسلمان کی طرح ہے۔ آج اگر اصحابِ رسول ﷺ نہیں ہیں تو عاشقانِ رسول ﷺ تو ہوں گے۔ آج کے بھی مسلمان کل کے مسلمانوں کی طرح ہیں۔ وہ بار بار استدعا کر رہا ہے کہ یہ کافر تم سے ایک بات میں ڈرے گا' گو فاقہ کش تو ہو تم ؎

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

یہ شیطان کا میسج ہے۔ اسی میسج کے تحت تعلیماتِ محمد ﷺ اور عشقِ محمد ﷺ بھلایا جا رہا ہے۔ وہ مروّت تھی۔ وہ محبت تھی۔ وہ اخلاق کے سبق تھے۔ وہ جبر و سختی کے سبق نہیں تھے۔ وہ انسانیت کے

Marfat.com

سبق تھے جو آقا ورسول ﷺ پڑھا کے گئے تھے۔ وہ سبق یہ نہیں تھا' گلی کوچوں میں بمباریوں اور خون کے شعلے میں لپٹا ہوا اسلام نہیں تھا۔ وہ اسلام تھا جس کی اقدار میں آج تک بنی نوع انسان تہذیب وتمدن سیکھتے رہے ہیں۔ یاد رکھئے کہ یہ دستور زندگی نہیں ہے۔ آج تک محکوم کبھی حاکم کا مذہب قبول نہیں کرتا۔ مگر آپ نے دیکھا کہ آپ کیوں مسلمان ہو؟ مڈل ایسٹ کیوں مسلمان ہے؟ آپ نے دیکھا کہ جہاں جہاں مسلمان گئے وہ کیوں مسلمان ہیں؟ کئی جگہ تو فوجیں اتری ہی نہیں۔ کئی جگہ ایک فوجی نہیں گیا۔ آج مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک وہ ہے جہاں ایک مسلمان فوجی نہیں اترا۔ انڈونیشیاء میں تو صرف تاجر گئے۔ وہ کیا میسج محمد رسول اللہ ﷺ دے گئے تھے جو اقبال کو اتنا بھارہا تھا' جس کا وہ اتنا بڑا عاشق تھا۔ عشقِ رسول ﷺ میں محبتِ رسول ﷺ میں جو کچھ اس نے لکھ دیا وہ لازوال ہے۔ جیسے ملٹن نے اپنے پیچھے آنے والے شاعروں کو بالکل لاجواب کر دیا۔ اس طرح اقبال نے ایسا ایسا شعر محبتِ رسول ﷺ میں لکھا کہ پیچھے آنے والا کوئی شاعر اس کے مقابلے میں نہیں جا سکا۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یاسیں وہی طٰہٰ

بہت سارے میں نے شعر سنے مگر اقبال کے اس قطعے جیسا میں نے کوئی قطعہ نہیں سنا جو اس نے محبتِ رسول ﷺ میں لکھا۔ اور جو اس کی کیفیت ہے۔ اگر وہ کیفیت ہی دل پہ گزر جائے تو میرا یقین ہے کہ اس جذبہ روح اقبال سے آپ شناسا ہو جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی نا گریز
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

Marfat.com

کہ اے مالک و کریم تو تو اچھے برے خفیہ اور عیاں سب کو جانتا ہے۔ قیامت کے دن جب میرا تو حساب لے گا تو میرے رسول ﷺ کے سامنے نہ لینا۔ میں بڑا شرمندہ ہوں گا۔ چاہے تو جیسے لے۔ مگر اُن ﷺ کے حضور میں میرا حساب نہ لینا۔ مجھے اُن ﷺ کے امتی کے تفاخر کے باوجود اپنے اوپر شرم آئے گی کہ میں ان کا ہو کر کیسا Behave کرتا رہا ہوں۔ وہ اتنے خوبصورت ترین تھے۔ حسن کے ساتھ جانے کے لیے بھی تو حسن چاہیے۔ حسن کے ساتھ بھی چلنے کے لیے حسن چاہیے۔ یہ کوئی Beauty and beast والے ویسٹرن تو نہیں ہیں ناں۔ Beauty کے ساتھ کچھ نہ کچھ طرزِ عمل تو خوبصورت چاہیے۔ تو مرتے ہوئے علامہؒ نے ایک امید کا اظہار کیا' ایک بہت بڑی امید' ایک تصور ....

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید؟
پتہ نہیں کب مجھے پیغام آئے گا؟ کب خوشخبری ملے گی؟

نسیمے از حجاز آید کہ ناید؟
پتہ نہیں مجھے حجاز سے کوئی ہوا چلتی ہوئی مجھ تک پہنچتی ہے کہ نہیں؟

سر آمد روزگارِ ایں فقیرے
مجھ فقیر کی عمر تو تمام ہوئی۔

دگر دانائے راز آید نے آید؟

مگر جس کی میں تلاش میں ہوں۔ وہ پتہ نہیں آتا ہے نہیں آتا؟ یعنی باوجود اتنے بڑے مستحکم علمی مقام کے Still he is thinking all the time. کہ شاید مجھ سے کوئی کوتاہی رہ گئی ہو۔ مجھ سے کوئی کمی رہ گئی ہو۔ مَیں نے ملتِ اسلامیہ کے لیے جو نقش مرتب کیا تھا اور جو کوشش میں کر چلا ہوں شاید اس سے آگے مجھے کچھ کہنا چاہیے تھا۔ پھر اس کے تصور میں آ گیا یا القاءِ ربانی ہوا کہ یہ کام تیرے بعد کوئی اور کرے گا۔ اور آ کے اس شمع کو اٹھائے گا۔ یہ ہر میز والی شمع نہیں ہے۔ اس میراتھن کے آگے چلنے والا کوئی اور مسلمان ہو گا۔ تو وہ اسے پیغام دے رہا ہے۔

Marfat.com

اپنے تصور میں اسے دیکھ رہا ہے۔ اس کی روشنی کو محسوس کر رہا ہے۔ کہتا ہے

سر آمد روزگارِ ایں فقیرے

دگر دانائے راز آید نہ آید؟

کہ میری عمر تو تمام ہو چکی' اپنی آنکھوں سے تو میں نے اسے نہیں دیکھا مگر پھر ایک بات وہ دوسرے قطعہ میں کہتا ہے

اگر می آید آں دانائے رازے

اگر میں نہیں تو تم دیکھ لو گے۔ تم نہیں تو کوئی اگلی نسل دیکھے گی۔ مگر اگر تم اس استاد کو پالو۔

اگر می آید آں دانائے رازے

وہ اللہ کو جاننے والا شخص اگر تم پالو۔ وہ محبتِ رسول ﷺ والا شخص اگر تم پالو۔

بدہ اُو را پیغامِ جاں گدازے

تو اسے میری طرف سے ایک پیغام ضرور دینا۔ یہ دل سوز سا پیغام ہے۔ یہ بڑا دکھی مسلمان کا پیغام ہے۔ یہ اس کا پیغام ضرور دینا۔ وہ پیغام بڑا معمولی سا ہے مگر اس پیغام میں بھی کوئی اپنی بات نہیں کر رہا۔ ملت اور قوم کی بات کر رہا ہے

ضمیرِ امتّاں را می کند پاک

کلیمے یا حکیمے نَے نوازے

کہ اس کو میری طرف سے کہہ دینا کہ ضمیرِ اُمت کو وہ شخص پاک کر سکتا ہے جو یا تو بڑا صاحبِ حکمت ہو۔ یا ایسا کرشمہ ساز ہو جیسے کلیم تھے۔ جن کی خاطر سمندر پھٹ گئے تھے۔ جن کی خاطر آیاتِ الٰہی کا نزول ہوا تھا۔ اس قوم کو اب یا کوئی ایسا استاد سمیٹ سکتا ہے جس کی ہر بات میں اثر ہو اور دلوں تک اس کی بات پہنچے۔ یا ایسا حکیم ہو کہ جس کے ساتھ سُر ہوں خوبصورتی ہو انداز ہو۔ اس کے پیغام میں حسن ہو۔ وہ جو کسی کرشمہ قدرت سے اترے اور نت نئی کرامات کے ذریعے

Marfat.com

اُمت کا سر بلند کرے۔ مگر خواتین و حضرات ہو سکتا ہے اللہ نے جس زمانے میں ایسے شخص کی مراد رکھی ہو وہ کلیم بھی ہو اور حکیم بھی ہو۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

س: آپ نے فرمایا کہ علامہ اقبالؒ نے قائداعظم ایسی شخصیت کو تیار کیا۔ اس دور میں آپ کو کون سی شخصیت ایسی نظر آتی ہے جو تھوڑی سی ان جیسی ہو؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: خواتین و حضرات! بات یہ ہے کہ کوئی الٰہیاتی سائنس کچھ اس قسم کی ہے، دیکھیں 1919ء میں Balfour declaration آیا۔ شیطان اور اس کی ذریّت نے مسلمانوں کے سینے میں خنجر گاڑا اور ایک Zionist Government کی بنیاد پڑی۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ Zionist Government اب مڈل ایسٹ میں مسلمانوں کو ہراساں بھی کرے گی اور ان کو ختم بھی کرے گی اور سارے پیٹرن چینج کر دے گی۔ مگر وہ ملاء اعلیٰ کا مالک جو ہے پروردگار عالم اس کی حکمت سے عین اس وقت جب شیطان یہ ڈیزائن تراش رہا تھا 1919ء کے ایکٹ میں مسلمانوں میں ایک قوم پیدا ہو رہی تھی۔ جو پہلے قوم نہیں تھی۔ پہلے ایک بکھرا ہوا تشخص تھا۔ An act of 1919 کے تحت ہی اسی زمانے میں ایک نئی قوم کا تصور اُبھر رہا تھا جو پاکستان کی شکل میں منتج ہوا۔ اُدھر اسرائیل کی شکل میں اور اِدھر پاکستان کی شکل میں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ دونوں ڈیزائن کے لحاظ سے عمل اور ردّ عمل ہیں اور یہ بات تو یقینی ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان اس وقت تک زندہ ہے جب تک اسرائیل ختم نہیں ہو جاتا۔ یہ الٰہیاتی سکیم میں صاف نظر آتا ہے کہ اگر کوئی انجام اسرائیل کا کسی کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے تو وہ پاکستان ہے۔ اتفاق دیکھیئے کہ اُدھر ساری دنیا نے مدد کی اور اِدھر ساری دنیا نے مخالفت کی۔ یعنی اس کو مضبوط کرنے کے

Marfat.com

لیے پورے شیطانی ٹولے نے ان کو پیسے سے مال سے اصلاحات سے ہر چیز سے سپورٹ کیا۔اور اِدھر قائد اعظم کی وفات کے فوراً بعد ہی ہر ممکنہ کوشش کی گئی کہ پاکستان کے وجود کو Eliminate کر دیا جائے ۔مگر اس کے باوجود قوت وحشمت و طاقت میں پاکستان اسرائیل سے دو ہاتھ آگے بڑھ گیا۔اللہ کہتا ہے اور حدیث قدسی ہے کہ خدا جب اپنے دین کی مدد کرنا چاہتا ہے تو کسی فاسق سے بھی کام لے لیتا ہے۔پاکستان میں (مسکراتے ہوئے) تو فسق ویسے بھی بڑا تھا اس لیے کوئی نہ کوئی مدد کرتا ہی رہا۔اس لیے اب صورت حال کچھ اس قسم کی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمارے آپشنز وائنڈ ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں ایک ایسا چانس بھی مل گیا ہے۔میرا بنیادی تصور یہ ہے کہ لوئر مڈل کلاس سے جب تک قیادت نہیں آئے گی اس وقت تک پاکستان کے حالات نہیں بدلیں گے۔لوئر مڈل کلاس ایک انتہائی بنیادی اور غربت اور افلاس سے نکلتی ہے۔میرا احساس یہ ہے کہ جب تک کوئی بھوکا نہیں رہا ہو گا اس کو بھوک کا ذائقہ بھی نہیں پتہ ہو گا۔جب تک کوئی بندہ آپ کی لوئر مڈل کلاس سے نہیں اُٹھے گا تبدیلی نہیں آئے گی۔آپ کو پتہ ہے کہ ایک بڑا مشہور محاورہ ہے کہ Poverty سے اور غربت سے ہی عظمت نکلتی ہے۔یہ ہی اس کا گہوارہ ہے۔ ہم لوگ اب تک قیادت اعلیٰ ترین طبقے سے ڈھونڈتے چلے آئے ہیں یا Have-nots جو ہیں Haves میں سے قیادت ڈھونڈتے ہیں۔جب کسی کو محسوس نہیں ہوتا کہ بغیر گیس کے چولہا کیسے جلتا ہے۔جب کسی کو محسوس نہیں ہوتا کہ لوگ کیسے بجلی کے بل دیں گے۔اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ If I have to plead something I would say that you should look for the leadership from lower middle class کہ لوئر مڈل کلاس سے قیادت ڈھونڈو اور بناؤ اگر نہیں ہے تو بناؤ' انشاء اللہ آپ اس میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ But even today we have a third option. we have an option

س: بدعقیدہ افراد میں چند دن بیٹھ کر کوئی فرد وسوسوں میں پڑ جائے تو اسے واپس آنے

Marfat.com

کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: علم چاہیے ہوتا ہے۔ بدعقیدہ لوگوں کا علم محدود اور ہمیشہ ہی ان کے پاس آسیب ہوتا ہے۔ وہ آپ کی کمزوریِ فہم سے Play کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعوں پہ علم چاہیے ہوتا ہے تا کہ آپ ان کے حصار سے نکل سکیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنے شک کو کبھی معطل نہ کریں۔ دیکھیں مذہب میں ہزاروں لوگ ہیں' امام ابن سرینؒ نے کہا تھا کہ مذہبی بات قبول کرتے وقت یہ سوچ لیا کرو کہ مذہب اعلیٰ ترین حقیقت ہے۔ وہ وسوسوں سے نہیں آتی۔ وہ خواب و خیال سے نہیں آتی ۔ اور تیسرا بڑا اصول یہ ہے کہ جو چیز آپ کو اعتدال سے ہٹائے وہ غیر مذہبی ہے۔ اپنے رسول ﷺ کو ضرور پیشِ نظر رکھا کرو۔ تمام دعوے غیر فطری ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اتنا بڑا انسان ہونے کے باوجود کبھی کوئی دعویٰ کوئی کلیم نہیں کیا۔ اور انکسار کی ہر وہ چیز فریب ہے جہاں کہیں نہ کہیں دعویٰ اپنی طرف مڑتا ہو۔ آپ کوشش کرو کہ اس بیلنس اور اعتدال کے اصول کو ہمیشہ ذہن میں رکھو۔ کوئی چیز آپ کو عمومی زندگی سے ہٹا کر ایک ایسی قوت کے خیال کو لے جاتی ہو وہ غلط بھی ہوتی ہے اور آپ کے لیے نقصان دہ بھی ہوتی ہے۔

س: آپ کے بیان کے آخری حصے میں کسی رہنما کے ظہور کا جو اظہار ہے وہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق اشارہ تو نہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: جی مہدی کا تصور تو ذرا رومانٹک سا ہے۔ کیونکہ مہدی کا تصور مذہبی ہے۔ مگر اگر میں امام محمد بن اسماعیلؒ البخاری کو Quote کروں تو وہاں جو مہدی کا تصور ہے وہ بڑا صحیح ہے۔ کہ فرمایا زمانہء آخر میں مسلمانوں کا امام ایک نیک مسلمان ہو گا۔ تو یہی کافی ہے' وہ شیعہ سے آئے یا سُنی سے آئے' اُن کی اپنی بحث ہے۔ مہدی میں اور باقی لوگوں میں اگر کوئی فرق مجھے نظر آتا ہے تو یہ ہے کہ باقی لوگ اپنے زور سے مہدی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ مہدی ایک نیچرل سا انسان ہے جس کو خدا کی مدد حاصل ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو مصر کی طرف جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اے پروردگار! یہ قومِ عالین تو مجھے کچا چبا جائے گی،

Marfat.com

میں نے تو ان کا نقصان کیا ہوا ہے' میں اکیلا کیسے جاؤں؟ فرمایا کیا میں تیرے ساتھ نہیں ہوں۔ اب یہی سوال مہدی کے بارے میں ہے کہ ایسا انسان جس کے ساتھ خدا ہے اُس کو زمانے کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکے گی۔ اور جو بزعمِ خود دعوے دار ہوں چیزیں بدلنے کے' اُن کے لیے The best saying is no revolution can come the time of which has not come. جب وہ وقت آئے گا زمانہ دیکھے گا زمین دیکھے گی آسمان دیکھے گا آپ دیکھو گے تبدیلی دیکھو گے۔ انشاءاللہ وہ ایک صاف ستھرا سیدھا سادہ سا مسلمان ہوگا۔ اگر آپ اپنے خیال میں امام مہدی کا تصور جتنا مرضی اونچا کرلو Finally انہوں نے آنا تو یہیں ہے۔ میرے خیال میں مہدی ایک شریف آدمی ہوگا۔ نیک آدمی ہوگا۔ آپ کی بھلائی کا خیال کرے گا۔ لوگوں کی اور امت کے لیے اس نے ایک اچھی حکومت قائم کرنی ہے۔ فراخیِ رزق دے گا۔ اور کیا چاہیے؟ آپ کو امام کا علم تو نہیں ناں مل جانا' آپ کو تو اس امام سے نکلے ہوئے فوائد ملنے ہیں اور وہ فوائد وہی ہیں جو دنیا میں آپ دیکھو گے۔

س: پھول کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی اور خوشبو عطا کی ہے۔ پھر وہ دوسروں کے پیروں میں روندا کیوں جاتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: پھول اتنا خوبصورت نہیں ہوتا جتنے وہ پیر جو اسے روندتے ہیں (ہال میں قہقہہ)۔ وہ اصل میں ایک شعر بھی مجھے یاد آ گیا کسی نے بڑا فصیح سا شعر لکھا تھا' روندے جانے کی اس کیفیت پر

غمِ عمرِ مختصر سے ابھی بے خبر ہیں کلیاں
نہ چمن میں پھینک دینا کسی پھول کو مسل کے

یہ Comparative ہوتا ہے کہ کوئی مسلتا ہے اور کسی کو اس مسلے ہوئے پھول پر افسوس ہوتا ہے۔ تمام خوبصورت شاعری بھی تو اسی درد سے پیدا ہوئی ہے۔ حسن کا Element درد سے ہے۔

Marfat.com

س: وہ کون سے نکات ہیں جس پر عمل کر کے ہم بطور نوجوان نسل زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: What I feel about younger generation that they have no ideals. اور بدقسمتی سے جتنے بھی آئیڈیلز آ رہے ہیں (ان کا اللہ ہی حافظ ہے)۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کا آئیڈیلز خدا اور رسول ﷺ ہوں تو اگر آپ مائیکل جیکسن کو پسند کر لو تو کوئی بات نہیں۔ آپ نے دو چار گانے ہی سننے ہیں۔ اس سے کوئی نہیں آپ کو روکے گا۔ وہ تو Temper یہ ہے، کوئی بڑے کلاسیکل گانے سن رہا ہوتا ہے، کوئی درمیانے، کوئی بڑے Fast کوئی بڑے تیز۔ ہمارے جو بزرگ ہیں وہ Apprehensive ہو جاتے ہیں کہ یہ نوجوان نسل کس قسم کے فضول اور واہیات گانے سن رہی ہے۔ حالانکہ فضول اور واہیات نہیں ہوتے۔ وہ ان کے Temper کے مطابق ہوتے ہیں۔ نسلوں میں بڑا فرق پڑ گیا ہے، تیزی ہے، زمانہ تیز ہو گیا ہے۔ اصولاً We should have very strong, definite, basic and permanent ideals. ہماری مستقل پسند اور ہوتی ہے، اور گزرتے ہوئے لمحوں کو سیاحت کی طرح دیکھتے ہیں۔ ہم ان پر قیام پذیر ہوتے ہیں۔ آئیڈیلز وہ رکھنے چاہئیں کہ جو ہمیں ذاتی اور خارجی زندگی میں مستقل حیثیت سے تحفظ دیں۔ اگر آنے جانے والے آئیڈیل بننا شروع ہو جائیں مثلاً مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ویلنٹائن کب سے Saint ہوا ہے؟ ہمارا تو تھا ہی نہیں کبھی۔ ہمارے اپنے کسی Saint کے ساتھ کوئی کارڈ نہیں چھپتا۔ کتنی عجیب سی بات ہے۔ یہ ہمارے جوان لڑکوں کی کم علمی کی وجہ ہے ورنہ ہمارے جو ملامتیہ شیوخ ہیں ویلنٹائن تو کوئی شے ہی نہیں ہے وہ اس سے بہت آگے کے ہیں۔ ایک بہت بڑی بات آپ کو بتا دوں After the prophet Hazrat Muhammad PBUH زمانے میں کوئی ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔ بھلا اتنی بڑی اخلاقی قوتوں کا انکار کر کے کوئی کیسے Saint ہو سکتا ہے؟ دیکھو ہم حضرت عیسیٰ کو سینے میں سمیٹے بیٹھے ہیں۔ جو اچھا مسلمان ہے وہ اچھا

Marfat.com

عیسائی بھی ہے۔ ہم اس سے آگے نکل گئے ہیں۔ ہم انہیں اپنے سینوں میں سمیٹے بیٹھے ہیں' اب آپ کو وضاحت کے ساتھ ایک بات بتا دوں کہ جہاں Standardization آتی ہے' After the prophet was declaraed. کوئی دنیا میں کہیں بھی ولی نہیں ہو سکتا۔ جادوگر ہو سکتے ہیں۔ ماہرینِ اعتقاد ہو سکتے ہیں۔ یوگا کے سپیشلسٹ ہو سکتے ہیں۔ ٹیلی کائی نیٹکس یعنی تبت کے لامہ ہو سکتے ہیں۔ ٹیلی پیتھی بھی کہیں نہ کہیں سنائی دے سکتی ہے۔ مگر ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ جب علم آگے چلا گیا' مقاصد آگے چلے گئے' اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک پانچویں پاس کو ہائر ڈگری کا ادراک ہو سکے۔ دیکھو جو چیز مجھے ایم۔اے پاس کر کے ملنی ہو وہ پانچویں پاس کر کے کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اس لیے دیکھو جب فیڈرل گورنمنٹ کے ایک ادارے کا سربراہ میٹرک پاس لگا تھا تو سب نے رولا ڈال کے اتروا دیا تھا۔ عیسائی دنیا کا چھوٹا موٹا نہیں بہت بڑا Saint ہے۔ اسے Saint Fransis of Assisi کہتے ہیں۔ سینٹ فرانس آف اسیسی کو مراقبہء تثلیث عطا ہوا' جیسے ہمارے بہت سارے درویش جگہ جگہ بیٹھے ہوئے دعویٰ کر رہے ہوتے ہیں چلّے چلّوں کا' اُدھر بھی ایک بہت بڑا چلّہ ہوا۔ اس چلّہ میں اذیتِ عیسوی کو اپنے اوپر انہوں نے سوار کیا۔ چالیس دن کے بعد جب سینٹ فرانس باہر نکلے تو ان کے گلے پہ رسے کے نشان تھے۔ جیسے حضرت عیسیٰؑ کے بازوؤں پر نشان تھے اور بدن کوڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا کہ حضرت عیسیٰ کی صلیب اور ان کے ٹارچر کو انہوں نے اپنے اندر سمیٹا۔ اس کو مراقبہ ء تثلیث کہتے ہیں۔ اور یہ کسی بھی کرسچن Mystic کا سب سے بڑا Experience ہے۔ یہ تو انہوں نے کیا۔ مگر حیرانی کی بات یہ ہے کہ جب آپ قرآن شریف پڑھتے ہو پھر (اس ساری ایکسرسائز کا) بھٹہ بیٹھ جاتا ہے۔ سمجھ نہیں آتی ۔ How do we adjust him as a saint? کیونکہ قرآن کہتا ہے "وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ "{النساء:157} نہ اس کو قتل کیا گیا نہ صلیب دی گئی۔ پھر آگے جا کے کہتا ہے "وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيناً"{النساء:157} یقیناً وہ تو بالکل نہیں قتل کیے گئے نہ صلیب دی گئی۔ اب آپ مجھے

Marfat.com

بتاؤ کہ اگر آپ مسلمان ہو تو اس مراقبۂ تثلیث کا کیا کرو گے؟ It's a lie, it's not true ہمارے حضور ﷺ کے آنے کے بعد یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اللہ کو مانو اور اس کے سب سے عزیز ترین مجتبیٰ دوست کا انکار کر دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کیسے آپ کو اپنے دربار میں جگہ دے گا اگر آپ اس کی سب سے خوبصورت ترین ہستی کا انکار کر دو گے۔ You are not appreciating God, you are insulting God اس لیے اس قسم کا کوئی Saint نہ گزرا ہے نہ Saint ہو سکتا ہے۔ Yes prior to Islam, prior to Islam. We do agree that there can be saints in Christianity even in Jews but not after Islam, there is no saint after Islam.

س: پروفیسر صاحب میرے بھائی کا بچہ جس کا نام عثمان قیوم ہے کسی نے اس پہ جادو کیا اور وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ علاج بتائیے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: بات یہ ہے کہ یہ برخوردار عثمان قیوم جس کی آپ بات کر رہے ہیں یہ Rigid تھا، سختی والا تھا، کم گو تھا، اور He was reactive اب اس پہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اتنی Rigidly وارد ہو گئی ہے۔ Could be love, could be choice, could be hatred, which has forced him to go very much depressive. اور اب وہ شاید آپ کی Advices سے گزر جائیں گے۔ Now he needs a psychological treatment for some time اور Sensibility قائم ہو اور اگر Aggression نہ ہو تو پھر امکان موجود رہے کہ About after three to six months he can turn back to normalcy.

س: علامہؒ کے شعر کے مفہوم کے حوالے سے سوال ہے کہ جمہوریت وہ طرزِ حکومت ہے جس میں بندوں کو گنا نہیں تولا کرتے ہیں۔ تولا کیسے جاتا ہے؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: خواتین و حضرات! جمہوریت تو بندوں کونہیں تولتی مگر بندے اپنے آپ کو ضرور تولتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کے آئیڈیلز آپ کے جتنے بھی نظریات ہوں گے وہی آپ کو Examine کریں گے۔ آپ ایک دفعہ اُٹھے خدا کے نام پرٗ ایک دفعہ آپ نے لا الہ الا اللہ پڑھا ایک دفعہ آپ نے وہ لیڈر ڈھونڈا جو آپ کو اس منزل کی نشاندہی کر سکے جدھر آپ کو خدا نے لے جانا تھا۔ You all succeeded آپ نے پاکستان لے لیا۔ دوسری مرتبہ آپ روٹی کپڑا اور مکان کے لیے اٹھے۔ مقاصد بھی ناقص تھے۔ آپ نے بھی نقضِ عہد کیا اور آپ پھر کامیاب ہو کے ناکام ہو گئے۔ اب آپ کی تیسری مرتبہ ہے اور آپ کو دیکھنا ہے۔ You must watch and understand. کہ آپ کس لیے اور کیا کرنا چاہتے ہو؟ If you are wise people you must understand. ہمارے مقاصد حیات کیا ہیں؟ For example میں سمجھتا ہوں کہ جب قائداعظم کا وقت تھا اس وقت صرف ایک چیز کی ضرورت تھی .Some body who could lead the nation وہاں اس وقت شیخ العرب والعجم بھی موجود تھے۔ شیخ الہند بھی موجود تھےٗ قافلہ سالار بڑے بڑے اونچے قد آور لوگ تھے مگر ان میں کسی میں اتنی مستحکم شخصیت نہیں تھی جو مسلم اُمہ کو Lead کر سکے۔ آپ نے صحیح انتخاب کیا۔ آپ نے ان سے لیڈر شپ لے کر ایک ایسے شخص کے حوالے کی Who was totally well committed and strong Muslim. اس نے اِدھر دیکھا نہ اُدھر آپ کی کشتی اس نے پار چڑھا دی۔ Then you went for a wrong idea. خدا کے ماننے والے اپنی روٹی اور کپڑا اور مکان کا وارث کسی انسان کو نہیں بناتے۔ You made a wrong decision آپ کو کامیابی نہیں ملی۔ آپ اب ایسی Miserable condition میں اردگرد دیکھو آپ کو کیا چاہیے؟ Everybody goes to corruption; everyone moves to corruption, everybody is sick. ہر جگہ ہر قدم پہ یہ تماشہ جاری ہے۔ اب

Marfat.com

اِدھر اُدھر مت دیکھو۔ I can give you one choice. اب صرف ایماندار آدمی ڈھونڈو بس۔ If you are convinced کہ فلاں بندہ ایماندار ہے، اب صرف ایک ایماندار آدمی ڈھونڈو آپ کے مقاصد پورے ہو جائیں گے۔

س: سیدنا ہجویریؒ نے فرمایا جو شخص اپنے لیے خدا کی عبادت کرتا ہے وہ دراصل اپنی پرستش کرتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دراصل یہ تو بڑی بات ہے۔ دیکھو اس کو اب زیادہ جدید ہو کے سمجھو گے کہ جب ہم اپنی ضروریات کے تحت اللہ کے حضور اُٹھتے ہیں روتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں تو دراصل بالفاظِ دیگر ہم توحیدِ باری تعالیٰ کا اقرار کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ نے فرمایا "وَادْعُوْهُ خَوْفاً وَّطَمَعاً "{الاعراف:56} کہ اللہ سے مانگ اور مانگ بھی کیسے؟ خوف اور طمع سے مانگ۔

س: کیا عام آدمی بھی ولی ہو سکتا ہے؟ اور ولی اللہ کی بڑی صفت کیا ہوتی ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: میں سمجھتا ہوں ولایت ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اللہ کے نزدیک زمین پر لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے " اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ " کہ ایک وہ ولی ہیں جو اللہ کے دوست ہیں، جنہیں اللہ اندھیرے سے روشنی کو لے جا رہا ہے۔ دوسری طرف " وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ "{البقرہ:257} دوسرے شیطان کے ولی ہیں جو روشنی سے اندھیروں کو جا رہے ہیں۔ تیسرا تو کوئی بندہ ہے ہی نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ جب کفر و نفاق کا خیمہ لگے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ملتِ اسلامیہ بھی اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتی ہے۔ یہ پیغام ہمیں درِ رسالت سے ملتا ہے۔ اب اگر کسی نے اپنی ولایت کا علیحدہ کوئی کوٹھا چڑھا لیا ہو تو اس کی مرضی۔ میرے نزدیک تو ہمارا یہ حق ہے اور خدا کی دوستی اور محبت ہمیں طلب کرنی چاہیے۔ اس کے لیے ایک بات بہت ضروری

Marfat.com

ہے اور وہ اللہ نے ڈیکلیئر کردی۔ جب شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں، اوپر سے نیچے سے دائیں بائیں سے آؤں گا۔ تو اللہ نے فرمایا ہاں! تیرا حصہ بھی رکھا ہے مگر تُو ایک قسم کے بندے کو کبھی گمراہ نہیں کر سکے گا "اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ "{الصافات:160} جو میرے لیے ذرّہ برابر بھی اخلاص رکھتے ہیں ان کو تُو گمراہ نہیں کر سکے گا۔ وہ ضرور میری طرف آئیں گے۔ وہی میرے دوست ہیں۔ وہی میری محبت کے سزاوار ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ ذرّہ برابر اخلاص، بس! اتنا تو ہو ہی سکتا ہے....... ایک آنسو! ایک آنسو ایک ذرّہ برابر اخلاص۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے آٹھ چیزیں عطا ہوئیں۔ اور آٹھ چیزوں میں ایک چیز یہ تھی کہ نارِ دوزخ حرام کر دی گئی اس پہ جس نے ایک دفعہ دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ اس نوجوان پر نارِ دوزخ حرام کر دی گئی جس کی آنکھ سے ایک آنسو اللہ کے لیے نکلا۔ اتنی کم ہمتی تو نہیں ہونی چاہیے۔ محبت اور اخلاص کا جو سبق اللہ نے دیا رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کو اس وحشت کے زمانے میں پسِ پشت نہیں ڈالنا چاہیے۔ ظلم تعدی اور ستم کے جو مذہب کے نام پہ الیے جاری ہیں ان سے گریز کرنا چاہیے۔ مگر یہ ہوگا۔ چونکہ آپ اچھے مسلمان کی مثال نہیں دے رہے ہو۔ برے مسلمانوں کی مثالیں سامنے آرہی ہیں مگر اچھے مسلمانوں کی مثال نہیں آرہی۔ وہ اچھے مسلمان جو برونائی میں ہوتے ہیں تو سارا برونائی مسلمان ہو جاتا ہے۔ سراندیپ میں گئے تو سارا سراندیپ مسلمان ہو گیا۔ وہ مصر گئے تو سارا مصر مسلمان ہو گیا۔ ان کی صفات دیکھ لیجیے۔ وہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کا Conduct نہیں رہا۔ اسلام کا Conduct نہیں رہا۔ حمص کے شہریوں کو اس نے کہا یہ تمہارے پیسے ہیں ہم نے تم سے تمہاری حفاظت کیلئے لیے تھے۔ اب ہم جا رہے ہیں اور ہم مزید تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ اپنے پیسے واپس لے لو۔ انہوں نے کھڑے ہو کر دعا کی یا اللہ ہم مفتوحین کو یہ فاتحین دلا، یہ ہماری قوم کے حکمرانوں سے بہتر ہیں۔ اسلام صرف عقیدہ نہیں ہے۔ ایک Conduct بھی ہے کلچر ہے۔ .It's a very beautifull culture جب آپ اس کلچر کو لے کے چلو گے تو پھر نتائج نکلیں گے۔ کلچر لباس میں نہیں ہے کلچر انداز میں نہیں ہے۔

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں جی فلاں نے ٹائی باندھی ہوئی ہے۔ٹائی کا کیا فائدہ؟ ٹائی انگریزوں کی میراث نہیں ہے۔ٹائی تو ہماری میراث ہے۔کوٹ ہماری میراث ہے۔ پینٹ شرٹ ایرانیوں کی میراث ہے۔ ان چیزوں پر Religion کی اساس نہیں ہوتی ۔اللہ قران حکیم میں فرماتا ہے میرے بندے جب بازاروں سے گزرتے ہیں تو اللہ کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہے۔نور آگے جائے گا تو کوئی impress ہوگا نا' کوئی متاثر ہوگا۔آپ کے کردار سے اس مذہبی اثر سے تاثیر آئے گی۔جب آپ کا تھیم موجود ہے تو اس کا اثر بہرحال باہر آنا چاہیے۔Rigidity میں نہیں آئے گا۔بڑی وضاحت سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نرمی اختیار کرو۔سختی سے اللہ نہیں دیتا' نرمی سے دیتا ہے۔ تو وہ نرمی کدھر ہے؟اس لیے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت بھی عطا فرمائے اور وہ انداز بھی عطا فرمائے جس پہ آپ دوسرے لوگوں کے لیے مشعل راہ بن سکو۔

س: کچھ لوگ اقبال کی شاعری کو درست نہیں سمجھتے۔وہ کہتے ہیں نعوذ باللہ شاعری میں کفر ہے۔وضاحت فرمائیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: بہرحال میں نے ایسا تو کوئی بھی نہیں دیکھا جو اقبال کی شاعری کو درست نہیں سمجھتا ہو۔البتہ فہم و فراست کی ایک بات ضرور ہوتی ہے۔ Every body does not understand or come up standrard. دماغوں میں فرق اللہ نے رکھا ہے۔ اور انسانوں میں اہلیت کا فرق بھی ہوتا ہے۔بلکہ بعض اوقات مجھے لگتا ہے کہ شاید اقبالؒ کا بیٹا بھی اقبالؒ کو نہیں مانتا۔بعض اوقات ایسا بھی لگتا ہے۔مگر اس سے قطعاً یہ گمان نہیں ہوتا ہے کیونکہ اقبال کی پوری شاعری میں خدا سے اتنا اُنس اور محبت واقع ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے وہ کبھی بھی انکار کی کوئی بات نہیں کہتا۔ایک سب سے بڑی بات یہ ہے اس کے کسی بھی شعر میں ہمیں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی۔سوائے ایک شعر کے جو سب سے بڑا شعر کہا جا سکتا اور وہ مَیں آپ کو سنا دیتا ہوں۔اقبال کا جو سب سے بڑا شعر ہے وہ اتنا بڑا شعر ہے کہ اگر آپ اس پر غور کرو تو انسان حیرت میں چلا جاتا ہے کہ وہ کہہ کیا رہا ہے؟ وہ شعر کچھ ایسے ہے کہ

Marfat.com

عجب مزا ہے مجھے لذتِ خودی دے کر

اقبال کہتا ہے کہ

عجب مزا ہے مجھے لذتِ خودی دے کر

وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں نہ رہوں

اگر آپ غور کرو تو فلسفیاتی سطح پر اقبال کا یہ شعر بہت خطرناک ہے۔ وہ گلہ کر رہا ہے پروردگارِ عالم سے

عجب مزا ہے مجھے لذتِ خودی دے کر

یعنی ایک تو مجھے انانیت دے دی۔ مجھے خودی دے کر بنایا اور مجھے دعویٰ دے دیا اور اوپر سے مجھ پر فتویٰ بھی دے دیا" اِنَّـهُ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا" {الاحزاب:72} کہ یہ ظالم ہے جاہل ہے۔ ظلم و جہالت کی بناء پر کسی بھی انائے انسان کا جب ظہور ہوگا تو بھئی اس نے تو خدا کے خلاف کھڑا ہونا ہے۔ اقبال گلہ کر رہا ہے۔ ویسے تو یہ میرے ساتھ اچھا نہیں کیا آپ نے کہ

عجب مزا ہے مجھے لذتِ خودی دے کر

وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں نہ رہوں

کہ میں نے کچھ نہ کچھ تو تکبراتِ ذات کا مظاہرہ تو کرنا ہے۔ اس قسم کے اشعار میں کوئی ایک شاعرانہ سی کہیں نہ کہیں تعلّی نظر آتی ہے مگر یار اصل شاعر تو وہ ہے جو کہہ رہا ہے کہ

خوش آگئی ہے جہاں کو قلندری میری

ورنہ شعر میرا کیا شاعری کیا ہے

اس شعر کے بعد اقبالؒ پہ یہ فتویٰ نہیں لگ سکتا کہ ان کی شاعری میں کفر ہے۔

س: کیا پستی سے نکلنے کا حل نظامِ تعلیم کو علامہ اقبال کی فکر پر اٹھانے میں نہیں ہے؟ اقبال نے مکمل فلاسفی آف ایجوکیشن واضح کی ہے اس پر عمل درآمد کب ہوگا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: اقبال تو چلے گئے، جو کچھ انہوں نے دینا تھا وہ آپ کو دے دیا۔ مگر بدقسمتی سے

Marfat.com

اگر آپ دیکھیں تو اقبالؒ کو برسی کی حد تک یاد کیا جاتا ہے There should be a Iqbal's chair in the university in the name of Iqbal. پھر اقبال کے شہر کے لوگ کوئی اتنے گئے گزرے بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے اثاثے بخشے ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو بنا سکتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا اقبال کا کلچرل پروگرام بھی یہاں ہو سکتا ہے۔ ان کی شاعری پہ بھی پروگرام ہو سکتے ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں بھی جہاں اقبال اکیڈمی قائم ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اقبال کو ایک نئے طریقے سے پڑھانا چاہیے۔ میرا اپنا خیال یہ ہے اب میں کبھی کسی سکول سے گزرتا ہوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھتا ہوں' .... وہ بڑے سکول نہیں ہوتے۔ بیکن ہاؤسز نہیں ہوتے۔ چھوٹے چھوٹے سے ہوتے ہیں سکول ماڑے ماڑے (افلاس زدہ) سے تو مجھے آواز آ رہی ہوتی ہے

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

میں سوچتا ہوں یار چلو کوئی گئے گزروں نے تو اقبال کو یاد رکھا ہوا ہے۔ محلات کے خوبصورت رنگ پرندوں نے اسے بھلا دیا ہے۔ یہ ایک اصول ہے کہ ہم اپنے اثاثوں کی حفاظت کرنا نہیں چاہتے اور اگر نہیں کر رہے تو ہمیں ویسٹرن ورلڈ سے کوئی ایسی Thought provoking چیز نہیں ملتی ہے۔ بلکہ اگر آپ تھوڑا سا میرے ساتھ تعاون کریں تو آپ کو کسی لانگ سٹوری جو ہمیں ویسٹرن سٹائل آف ایجوکیشن ملتی ہے وہ ایک سطح تک اپنی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر آپ میں سے کوئی بھی Serious question کرے تو اس کے غبارے میں سے علمیت کی ہوا نکل جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ Now the things are diverting اور تمام تر ایجوکیشن جو ہے یا کمپیوٹر یا بزنس ایڈمنسٹریشن کو جا رہی ہے۔ اور وہ آپ کو Allow نہیں کرتی کہ دو چار لمحے دے دے جس میں آپ کسی ادبی اخلاقی اور ذہنی صلاحیتوں کو نکھارنے والی چیز پڑھیں۔ یہ اتنا بڑا نقصان ہے کہ جس کو آپ کچھ عرصے کے بعد دیکھو گے۔ After forty or fifty years. آپ کو اپنی سوسائٹی میں کوئی ادیب نظر نہیں آئے گا۔ کوئی مذہبی بندہ آپ

Marfat.com

ڈھونڈیں گے تو کوئی اخلاقی تعلیم کا ایک بندہ نہیں آپ کو نظر آئے گا۔ God for saken ملک ہوگا جہاں صرف اسی طرح زندگی نظر آئے گی جیسے God for saken country ہوگا' کمپیوٹر کے تحت تمام کردار موو کر رہے ہوں۔ پتہ نہیں آپ نے دیکھی ہے یا نہیں البتہ آج کل کے نوجوان میٹرکس فلم سے ضرور آگاہ ہوں گے۔ 'جیسے کمپیوٹر کے تحت زندگی چل رہی ہو'۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسا غیر کاروباری تصور نہیں ہوگا۔ کمپیوٹرائزڈ لائف ہوگی اور اس میں کوئی نیا خیال نہیں ابھر سکتا۔ کوئی چیز نہیں ابھر سکتی۔ ہاں جس کے پاس Sources ہیں وہ سارے انسانوں کو ٹیکنیکل غلامی میں محدود کر دے گا۔ مجھے تو یہ نظر آ رہا ہے۔ Until and unless God interferes وہ الگ بات ہے۔

س: آج کی نوجوان نسل موبائل فون سے کھیلنے کے شغل میں مصروف ہے اسے فکری رجحانات کی طرف کیسے موڑا جا سکتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: (زیر لب تبسم کے ساتھ) موبائل فون سے! میں آپ کو بتاؤں بڑا عجیب سا میرا تجربہ ہے۔ میں جب بھی موبائل فون ملاتا ہوں تو آگے قرآن کی آیت لگی ہوتی ہے یا اس پر نعت لگی ہوتی ہے۔ یہ تقدسِ نعت اور آدابِ قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب بھی آپ فون نہیں اٹھاؤ گے تو وہ تلاوت یا نعت منقطع ہو جائے گی۔ میں Request ہی کر سکتا ہوں کہ پلیز یہ کام نہ کیا کریں۔ کیونکہ آیتِ قرآن کو شروع کر کے آدھا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ You can't wait to listen it. اسی طرح جب نعتِ رسول ﷺ لگتی ہے تو بیچ میں تعریف کا ایک آدھا جملہ بھی ابھی نہیں بولا جاتا اور آپ اسے منقطع کر دیتے ہو۔ یہ کوئی عقیدت کا نشان نہیں ہے۔ عقیدت کے کچھ عقلی ڈھنگ بھی ہونے چاہئیں۔ نعت کو رِنگ ٹون لگانا نہیں بنانا چاہیے' At least۔ Because you have to break it in all the cases. اس کے بجائے شعر لگا لو۔ اقبالؒ لگا لو۔ کم از کم آپ اقبالؒ کو یاد تو کر سکو گے۔ ایک آدھ مصرع بھی ہو گیا تو کافی ہے۔ مگر یہ قرآن اور حدیث کو Replace کر لو گے اور اس کی جگہ آپ اپنی رِنگ ٹون پہ اقبال

Marfat.com

کے میسج لگا سکتے ہو۔موبائل سے بہت بڑی میسجنگ کی Quality develop ہو سکتی ہے۔ایک چھوٹا سا مصرع، جیسے ابھی بھی قازقستان میں اقبالؒ کا ایک مصرع

از خوابِ گراں خوابِ گراں خوابِ گراں خیز

یعنی جب ان کی آزادی کا دن آتا ہے تو وہ کسی اور کے نہیں اقبال کے مصرے کو پڑھتے ہیں اور ستر اسی لاکھ بندہ پڑھ رہا ہوتا ہے، دونوں ہاتھ اٹھا کر

از خوابِ گراں خوابِ گراں خوابِ گراں خیز

یہ اقبال کا میسج ہے جس سے روشنی پا کر ایک قوم بیدار ہوتی ہے۔اس کے ہزاروں ایسے ایسے خوبصورت مصرعے ہیں جس سے آئیڈیل کی نشاندہی بھی ہو جاتی ہے۔ And by the grace of Almighty Allah you can use all the electronic media to expose, express and promote your own sense of religion and cause of country.

س: بخاری شریف میں مقدر کے متعلق جو احادیث ہیں وہ بہت مایوس کرتی ہیں اور بے عملی پیدا کرتی ہیں جیسے ایک حدیث کا مفہوم اس طرح ہے ایک بندہ ساری زندگی نیکی کرتا ہے لیکن آخر میں تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ برائی کرتا ہے۔وضاحت فرمائیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: بخاریؒ نے بڑی صحیح بات کی ہے اور پس منظر خالی اعمال نہیں ہیں۔ بخاریؒ نے جب حدیث شروع کی ہے تو پہلا جو قولِ رسول ﷺ نقل کیا باب ایمان میں، اس میں فرمایا ''اِنَّمَا الْاَ اعْمَالُ بِالنِّیَّات'' کہ اعمال نیت سے ہیں۔اس حدیث کے مطابق اگر تم اعمال کیے جاؤ تو اس کا انحصار نیت پہ ہوگا۔کہ نیت اصلاح کی طالب ہے یا اس کا مقصد دھوکہ اور فریب ہے، جیسے نفاق میں ہوتا ہے۔تو پھر وہ تمام اعمال، ساری زندگی کے اعمال غلط گنے جائیں گے۔ For example آپ دیکھو افغانستان میں جیسے ہوا کہ جب ایک بڑا انقلاب ابھرا تو سنتالیس سال سے ایک عالم وہاں دین Teach کر رہا تھا اور مذہبی خدمت کر رہا تھا۔اس

Marfat.com

کے سارے مریدوں کا حلقہ بھی بڑا وسیع تھا۔ After forty seven years he ran away. اور پتہ لگا کہ برٹش انٹیلی جنس کا ایک معتبر رکن تھا۔ اب اگر آپ دیکھو تو اس کے سارے اعمال اس ملک کے لحاظ سے غدارانہ نکلے۔ باوجود اس کے اس نے کئی قرآن پڑھائے ہوں گے، کیا کچھ کیا ہوگا۔ Similarly اگر ہمارے دل میں ایک بات نہیں ہے اور ہم ایک کام کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک مسجد میں آپ دیکھتے ہیں کہ چھ ممبر ہیں۔ چھ میں سے پانچ ممبرز مسجد کے ذرائع پہ قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سے مفاد اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک بیچارہ بیچ میں اللہ واسطے بھی کام کر رہا ہے۔ جب یہ اعمال پرکھے جائیں گے تو آپ کی اندرونی خارجی اور داخلی نیات اللہ سمجھنے والا ہے۔ He doesn't doubt anybody.

س: کیا علامہؒ کی Reconstruction of religious thought in Islam اور مولانا مودودی کی احیائے دین کی تحریک ایک ہی فکر کے دو پہلو نہیں ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: نہیں بہت سارا فرق ہے۔ سٹائل، کوالیفیکیشن اور رینکس میں زمین و آسمان کا اتنا فرق ہے کہ ہم دونوں کو قطعاً ملا ہی نہیں سکتے۔ There is a huge diference. اقبال نے جو محنت کی وہ Against the entire skepticism of the west. ہے اور اعلیٰ ترین دماغ کے خلاف کی ہے۔ بعض جواب دینے آسان ہوتے ہیں، بعض جواب دینے آسان نہیں ہوتے اور اسی لیے علم والوں کے اور پر علم والوں کا درجہ ہوتا ہے۔ اقبال اور مولانا میں کوئی ایسا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

س: نظریہ پاکستان کی مکمل تعریف علامہ کی شاعری کی روح کے حوالے سے کریں؟ مزید بتائیں کہ آج تکمیلِ پاکستان کیسے ممکن ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: خواتین و حضرات مکمل تعریف کے حوالے سے اقبال کے ذہن میں (نوزائیدہ ریاست کا ایسا نقشہ) کبھی بھی نہیں تھا۔ یہ اتفاق کی بات ہے اقبالؒ اور قائد اعظمؒ (کی اپروچ) میں ایک بنیادی فرق تھا۔ اقبال ایک بہت بڑی مملکت کے اندر ہی ایک علیحدہ ملک کی قوم

Marfat.com

کی تشکیل چاہ رہے تھے۔ Even it was very much unclear کہ ایک دن برطانیہ اچانک ہندوستان چھوڑ کے چلا جائے گا۔ کیونکہ سیکنڈ ورلڈ وار کے بعد ان کے اپنے مسائل ہی ایسے تھے۔ تو جو کچھ انہوں نے پاکستان کے اکثریتی مسلمانوں کے ساتھ اس ملک کو ترتیب دیا وہ Within the frame work of a bigger empire تھا۔ مگر اب انگریز کے جانے کے بعد اور دو قومی نظریہ کے ساتھ ساتھ۔ We have to take guards against all those kinds. شاید یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی اتنی ساری مخالفت ہوئی ہے کہ ایک علیحدہ مملکت پاکستان ہندوؤں کو اور دوسروں کو اس احساس سے آشنا کرتی رہی ہے کہ جیسے پہلے زمانے میں غوری اور غزنوی آ کے ان کے سرہانے بیٹھتے رہے اور سینٹرل انڈیا کو تباہ کرتے رہے۔ تو Pakistan is constantly having a threat. میرا اپنا یقین یہ ہے کہ یہ قومیں پاکستان کے درپے اس لیے ہیں کہ وہ خوف کی وجہ سے اسے Threat سمجھتی ہیں۔ اسرائیل بھی اس لیے انڈیا کو سپورٹ کر رہا ہے کیونکہ کسی نہ کسی انجانے طور پر اس کو بھی پتہ ہے کہ پاکستان اس کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ابھی جو پاکستان کی مخالفت میں آپ سوات کی طرف سے ان کی چڑھائی دیکھیں تو ان کا پاکستان دشمن ایجنڈا کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ عافیت تو اسی میں ہے کہ وہ باز آجائیں، عقل کریں اور ہمیں اچھے ہمسائیوں کی طرح رہنے دیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ But if they don't then انشاءاللہ تعالیٰ العزیز What ever I know about paksitan. ہم بھی مریں گے تو سہی مگر جیسے رسول اللہ ﷺ کا کہنا ہے کہ اگر تمہیں کوئی کمزوری نصیب ہے تو تمہارے دشمن کو بڑھ کے نصیب ہوگی۔ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں جان دینی ہے تو ہم انہیں بھی شیطان کی راہ میں جان دینے پہ مجبور کر سکتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا فخر ہے۔ محبتِ رسول ﷺ اور خدا کی آگاہی یہاں ہے۔ احیائے اسلام کا بنیادی نکتہ یہیں سے ہے۔ یہیں سے اُٹھیں گے۔ یہی غالب آئے گا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے" وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ "{آلِ

Marfat.com

عمران :139} سستی مت کرو۔غم مت کرو۔تم ہی غالب ہو اگر اہل ایمان ہو۔ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہم اہلِ ایمان ہیں کہ نہیں۔

Marfat.com

مسٹزم اور انٹلیکچو ئلزم

(Mysticism & Intellectualism)

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ

مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ

مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ

مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا

نَّصِیۡرًا ○

(الاسراء، ۱۷ : ۸۰)

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ

عَمَّا یَصِفُوۡنَ○

وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ○

وَالۡحَمۡدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ○

(الصٰفّت: ۱۸۰- ۱۸۲)

خواتین وحضرات! آج کا جو موضوع مجھے رونقِ محفل سے عطا ہوا وہ ہے مسٹزم اور انٹلیکچو ئلزم۔ عین ممکن ہے کہ اس تقریر کے بعد بہت سارے خوش فہم انٹلیکچو ئلز اپنی استعداد پہ

Marfat.com

ریوژن کے قابل ہو جائیں اور بہت سارے بے چارے کمزور عقل والے شاید اپنے آپ پہ تفاخر محسوس کریں Because the nature of judgment which is passed on this particular subject is not the kind. I mean to say, you can imagine کیونکہ خدا کے نزدیک علم وعقل کا کوئی اور درجہ ہے اور دنیا سے جو پرورده نظریہ ہے انٹلیکچو ئلزم کا وہ کچھ اور ہے۔ پریکٹیکلی جب ہم مروّجہ مطالب پہ جاتے ہیں تو اس کے مفاہیم محدود ہو جاتے ہیں کہ انٹلیکچو ئلزم یا انٹلیکٹ کس کو کہتے ہیں۔ Unlike all the other estimates of human judgment میں نے پریکٹیکلی عقل کو تین نہیں بلکہ چار حصوں میں بانٹا ہوا ہے۔ ایک وہ ہے جو میرے اور جانور کے درمیان حصہء عقل مشترک ہے، جسے میں instinct کہتا ہوں یا جبلی عقل کہتا ہوں: "وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ "{ النساء : 128} خدا نے ہر جان میں بخلِ جان رکھا ہے مگر بخلِ جان کا survival ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں کسی نہ کسی چیز کی دفاعی ذہانت اللہ نے نہ رکھی ہو۔ یہ بڑا important جملہ ہے میں جو بول رہا ہوں کہ survival یا بقائے حیات کا کوئی نظریہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتا جب تک کہ خدا نے حسِ بقاء میں کوئی بنیادی ذہانت نہ رکھی ہو۔ یہ بنیادی ذہانت اللہ کے قریب سب لوگوں میں ہے۔ جانوروں میں بھی ہے، انسانوں میں بھی ہے۔ دو چار مثالیں میں آپ کو بتا دوں کہ جب ایک سپائڈر کا آپ جالا توڑ دیں، ایک جگہ سے جو کامن گزر گاہ ہو۔ اور پھر آپ اس طرف سے گزر و اور پھر توڑ دو اور پھر وہ جالا بُن لے تو تیسری دفعہ کے بعد آپ حیران کن بات دیکھو گے کہ سپائڈر نے وہاں سے جالا بدل لیا ہوگا He is aware کہ یہاں مجھے خطرہ ہے۔ وہ آگاہ ہوتا ہے اور یہ آگہی اس بالکل ناپید اور ننھے سے ذہن میں بھی پائی جاتی ہے جس میں شاید کیوبک سینٹی میٹر آتے ہی کوئی نہیں ہیں۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ کسی چیونٹی کے حصے میں اور کسی سپائڈر کے حصے میں بھی یہ Instinctive ذہانت موجود ہوتی ہے۔ یہ ہمارا ایک اشتراکی نکتہ ہے جو انسان اور جانور میں مشترک ہے۔ اب اگر آپ دیکھیں کہ وہ

Marfat.com

شخص جو کان سے لفظ نہیں سنتا یا جو آنکھ سے لفظ نہیں پڑھ سکتا، اگر اس کی حسی، سمعی اور بصری Faculties متاثر ہوتی ہیں تو ہمیں Doubt ہوتا ہے کہ اس کے علم کے بارے میں ہم کیا کہیں وہ کہاں سے Gain کرے گا؟ تو ایک بات یقینی ہے کہ عقل کا تعلق خارجی، سمعی اور بصارت سے ہے۔ اگر وہ (تعلق) نہ ہوگا تو سوائے اس دفاعی instinct کے وہ کبھی بھی کسی بہتر ذہانت کے درجے تک پہنچ نہیں سکتا۔ اس بچے کو، جس کے کان میں باہر سے آواز نہیں آتی اور وہ لفظ سن نہیں سکتا وہ لفظ ادا کرنے کے بھی قابل نہیں ہوتا۔ اس کے پاس ذخیرۂ الفاظ نہیں ہوتا اور اس کا خیال بھی ایک مشکوک ہیولائی تصور ہوتا ہے جس کو ہم کسی بھی صورت میں Intellectual capacity کہنے سے معذور ہوتے ہیں۔

انٹلیکچوئلزم بحیثیت اثر کے ایک Capacity ہے Gain نہیں ہے۔ یہ پھل نہیں ہے، یہ ثمر نہیں ہے بلکہ ایک Capacity ہے۔ اس کی اگر میں بالکل پریکٹیکل Definition کروں گا ، غالباً ساری دنیا کی ڈکشنریوں میں ایک جیسی ہے۔ "The faculty of reasoning and understanding, objectively, especially with regard to abstract or academic matters" آپ کو اس جملے کی سمجھ نہیں آئے گی۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس کا یہ ترجمہ ہے تو آپ کو اس جملے کی بھی سمجھ نہیں آئے گی۔ اگر آپ کو دوسری ایک اس کی Definition بتاؤں تو بھی مشکل ہے کہ آپ اس کو سمجھ سکو۔ مگر ایک حصہ اس کا سادہ ہے کہ "Understanding all mental powers of a particular person" اب اگر غور کرو تو Understanding کس چیز سے ہے اور مینٹل پاور کس چیز سے ہے تو پھر آپ حیران رہ جاتے ہو۔ مگر دراصل یہ ایک ایسا برتن ہے جس میں علم Contain ہوتا ہے۔ ایک ایسی فیکلٹی جس سے آپ علم حاصل کرتے ہو۔ ایک ایسا انسٹرومنٹ جو اللہ نے ہر فرد و بشر کو بقدرِ استطاعت اپنے نالج اور علم کے حصول کے لیے دے رکھا ہے، ہم اُسے عقل کہتے ہیں۔ عقل بذاتِ خود نہ Moral

Marfat.com

ہے نہ immoral ہے، یہ Amoral ہے۔ نہ یہ اخلاقی ہے نہ بداخلاق ہے۔ عقل میں آپ جو کچھ ڈالتے ہو، عقل اس کا رنگ پکڑتی ہے۔ اس لیے بنیادی طور پہ عقل کی خصوصیت Amoral ہے۔ اگر آپ دیکھو قرآن حکیم میں تو آپ کو حیرانی ہوگی، ابھی آپ نے مولانا صاحب سے آیت کریمہ کی تلاوت سنی ہے۔ یہ بڑی خوبصورت آیت ہے اور اس میں سب سے بڑا عنصر یہ ہے:

"وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا" {سورۃ الشمس: 7}، ہم نے نفسِ انسان کو درست کیا۔ اور "سَوَّاهَا" کا مطلب ہے باریکیوں میں جا کر درست کیا۔ ہم نے اِس کی ایک ایک نکڑ دیکھی، ایک ایک Capacity دیکھی، پھر ہم نے انسان کو یہ عطا کی اور جب عطا کر دی تو یہ اتنا Barren element ہے کہ اس میں جب درستگی آئے گی تو نہ یہ برا ہوگا نہ اچھا ہوگا۔ آپ نے وہ حدیث مبارک بھی سنی ہوگی کہ ہر بچہ فطرتاً' فطرت اللہ پر پیدا ہوتا ہے' جو اللہ نے اس کی فطرت بنائی ہے (اس پر پیدا ہوتا ہے)۔ { صحیح بخاری، جلد اول، ح1273} یعنی نہ وہ بُرا ہے نہ اچھا ہے۔ وہ ایک نارمل بچہ ہے جس پہ کسی شر اور خیر کا اثر نہیں۔

یہاں خیر وشر کے بارے میں ایک جملہ کہتا چلوں۔ ہمارے نزدیک یہ بڑی Wide division ہے کہ خیر' خیر ہے کہ اس میں شر ہے، اور شر، شر ہے کہ اس میں خیر ہے۔

گفتہ کہ خیر اُو نا شناسی ہمی شر است

اقبالؒ نے کہا تھا کہ تم اگر شر کی خیر کو نہیں جانتے تو یہ اصلی شر ہے اور اگر تم خیر کے شر کو نہیں جانتے تو اصلی شر وہاں سے پیدا ہوتا ہے جو خیر کی صورتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور سبحان اللہ کیا خوبصورت سٹیٹمنٹ حضرت امام مسلمؒ بن حجاج نے دی تھی جب وہ مسلم شریف لکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے ایک بڑی خوبصورت بات کی۔ اگر آپ گردوپیش میں دیکھیں گے تو آج کے زمانے میں امام مسلمؒ کا وہ قول حجت بن گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث کے معاملے میں جب ہم لوگوں کو چیک کرنے گئے، دیکھنے گئے، سننے گئے، جب اُن سے روایت کرنے گئے تو ایک بات کا مجھ پہ انکشاف ہوا کہ اہلِ خیر جھوٹ بڑا بولتے ہیں۔ چونکہ گناہیں' جو انہوں نے بات کہی کہ اہلِ خیر جھوٹ بڑا

Marfat.com

بولتے ہیں۔اب سنیے گا کہ اہلِ خیر کس طرح جھوٹ بولتے ہیں؟ اہلِ خیر میں سے کسی کو آپ بتاؤ بھئی میاں یہ جھوٹی خبر کیوں دے رہے ہو؟ یہ تو حدیث نہیں ہے آپ کیوں سنا رہے ہو۔ یہ جو آپ خواب روز رسول اللہ ﷺ کے گھڑ کے چلے آتے ہو خدا کا خوف کرو۔ تو آگے سے پتہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ہمارا مقصد لوگوں کی بھلائی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کسی نہ کسی طریقے سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچیں اور کھینچ کر ان کو دین اور مذہب کی طرف لے آئیں۔ تو اگر موصوف کا پتہ لگ گیا کہ یہ تو ہم سے بھی بڑے جھوٹے ہیں تو اس بیچارے نے دین کہاں سے سیکھنا ہے۔ ہماری زیادہ تر بے بسی کا یہ عالم ہے کہ When we bank on our religious teachers اور ان کی سچائی کا یقین کرنا چاہتے ہیں تو انکشاف یہ ہوتا ہے کہ ہم گناہ گاری کی حالت میں، اپنی پست ترین حالت میں ان سے زیادہ سچے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی Fiasco tragedy ظہور ہو جاتی ہے۔

انٹیلیکچوئلزم Basically یورپ میں 'Reformation and Renaissance کے بعد پیدا ہوا۔ ریفارمیشن کہتے ہیں تحریک احیائے مذہب کو اور رینیسانس کہتے ہیں تحریک احیائے علوم کو۔ جب عقل رُک جائے تو پھر مندر تخلیق ہو جاتے ہیں۔ جہاں عقل رکتی ہے ایک بت خانہ بن جاتا ہے۔ اور اگر آپ بہترین عقل کو دیکھیں کہ وہ اٹکی ہوئی ہے، رکی ہوئی ہے تو آپ سمجھو کہ یہ کہیں نہ کہیں Rigid ہوگئی ہے۔ کہیں کسی مدرسے کی چار دیواری سے چپکی ہوئی آپ کو عقل نظر آئے گی اور کہیں کسی مفکر کے فرسودہ خیالات کے بوجھ میں دبی نظر آئے گی۔ عقل مرتی نہیں ہے، رکتی نہیں ہے۔ عقل صرف ایک ذات کے ساتھ جاری رہتی ہے۔ وہ سرچشمہ عقل و معرفت و علم صرف اللہ کی ذات ہے۔ جب لوگ اللہ کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں تو ان کا علم کہیں نہیں رکتا۔ اب میں آپ کو ایک ایسا قول سناتا ہوں جو آپ کو کسی انگریزی یا یونانی کتابوں میں نظر نہیں آئے گا مگر اس کی depth یہ ہے کہ انہوں نے خلاصہِ علم و عقل دیا ہے۔ فہم ایک علیحدہ چیز ہے۔ فہمؔ Fahm(understanding) is a superior

Marfat.com

most quality جو کہ عقل حاصل کرتی ہے۔ یہ Top intellectual form ہے جس کو میں ابھی تھوڑی دیر تک Explain کروں گا۔ مگر فہم میں ایک ایریا یہ ہے کہ فہم بغیر خدا کے حاصل نہیں ہوتا۔ Intuition حاصل ہو جاتی ہے، intellect حاصل ہو جاتی ہے، instinctive بحران آپ کو مل گیا مگر فہم بغیر خدا کے حاصل نہیں ہوتا۔ اتفاق یہ ہے کہ دو پیغمبروں میں بھی نہیں حاصل ہوتا۔ کہ جب حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ آپس میں ایک مسئلے میں الجھے ہوئے تھے۔ ایک ہی کیس میں، حضرت داؤدؑ نے فیصلہ دیا اور دنیاوی شہادتوں پہ جو بھی انہوں نے رائے دی اس کو پسند نہیں کیا گیا آسمانوں پہ۔ پھر وہ جب سلیمانؑ نے فیصلہ دیا تو اللہ نے قرآن میں فرمایا : "فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ" {سورۃ الانبیاء :79} ہم نے سلیمانؑ کو فہم دیا تھا۔ تو فہم ایک ایسا درجہء عقل ہے جو خدا کی مرضی اور تائید کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس میں کسی کا نقص نہیں ہے کہ کسی کو فہم حاصل نہ ہو۔ اس سے پیغمبری بھی کوئی کینسل نہیں ہوتی۔ مگر ایک درجہ ہے عقل کا جو اللہ تعالیٰ مزید تر کر دیتا ہے اور اس کو ہم فہم کہتے ہیں۔ ذرا اس درویش کا قول سنیے جس کا شاید آپ نے نام بھی کبھی نہ سنا ہو مگر اس کی depth اور اس کی Understanding کتنی گہری تھی۔ حضرت ابراہیم الخواص (جو اپنے زمانے کے قطب الاقطاب تھے) نے فرمایا عقل اور فہم کے درمیان وساوس ہیں! آپ نے فرمایا کہ اگر عقل کو فہم تک پہنچنا ہے تو وساوس کے ایک سمندر سے گزرنا ہوگا۔ اور جب تک آپ کا ذہن وہم اور وسوسہ سے خالی نہیں ہوتا تب تک آپ فہم تک نہیں پہنچ سکتے۔

میں ذرا اس کو Explain کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا Intellectual faith جو ہے، میں انگریزی کے انٹلکچوئل فیتھ کی بات کر رہا ہوں، جس word کو ہم Causally استعمال کرتے ہیں، کثرت سے استعمال کرتے ہیں اور پڑھائی لکھائی کے چند اوراق کی وجہ سے اپنے آپ کو معزز سمجھتے اور سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صرف ڈیٹا اور انفارمیشن پہ ہوتا ہے۔ عقل وہ برتن ہے جس میں ڈیٹا اور انفارمیشن ڈالتے جاؤ مگر شاید یہ Decision کے لیول پہ نہیں پہنچ رہی

Marfat.com

ہوتی۔اس لیے بہت سارے ایسے لوگوں کو جو پڑھے لکھے ہوتے ہیں جب وہ اپنی کسی جبلت کی تحریص یا Satisfaction کر رہے ہوتے ہیں تو ہم کہتے ہیں یہ -Pseudo intellectuals ہیں۔جب آپ لفظ Pseudo Intellectual استعمال کرتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ He is not what he thinks. He is over-estimating himself. He is presenting himself above level۔اس لیے یہ Pseudo یا جھوٹا ذہین ہے۔یہ اصلی ذہین نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں آپ اندازہ کیجیے کہ جھوٹی ذہانت کا معیار شاید ایک زبان کا پیدائشی جاننا ہے۔اگر آپ کراچی وغیرہ کے ایریاز میں چلے جائیں، اگر کوئی پنجابی چلا جائے گا تو وہ اس کو بے زبان سمجھتے ہیں۔اس لیے وہ کہتے ہیں کہ پیدائشی طور پر جو ہم قیاف قاف نکال سکتے ہیں، پنجاب اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔سو ہم لینگوا یج کی Phonetics پہ اپنے آپ کو انٹلیکچوئل سمجھتے ہیں۔ There are many people جو انگریزی کی Phonetics پہ اچھی طرح بات کر سکتے ہیں۔آپ اسے جنرلی کہتے ہیں منہ ٹیڑھا کر کے بات کرتے ہیں۔مگر وہ منہ ٹیڑھا کر کے نہیں کہہ رہے ہوتے وہ شاید اپنی Phonetics کے ساتھ انصاف برت رہے ہوتے ہیں۔مگر جو معاشرہ اس Phonetics کو سن رہا ہے وہ تو اس کا عادی نہیں ہے۔وہ تو اس کو جانتا ہی نہیں ہے۔وہ تو لفظ کو صحت سے ادا کرنا کافی سمجھتا ہے۔مگر اس کے برعکس جو ادائیگی ان کو سکھائی جا رہی ہوتی ہے وہ ان کے ماحول سے جدا اور Different پیٹرن پر سکھائی جا رہی ہوتی ہے۔اس لیے وہ بجائے مفاہمت create کرنے کے Annoyance create کر دیتی ہے۔تو انٹلیکچول Capacity کو خالی علم تک محدود نہیں کیا جاتا بلکہ انٹلیکچوئلزم کو بہت ساری ایسی چیزوں پر استوار کیا جاتا ہے جن کا بظاہر پریکٹس سے تعلق ہوتا ہے ذہن سے نہیں ہوتا۔

جیسے میں نے آپ سے کہا تھا کہ instincts سے بالا جب ہم علم کی ترقی میں جاتے ہیں تو جس چیز کو ہم Gain کرتے ہیں وہ intellect ہوتی ہے۔مگر intellect رکتی نہیں

Marfat.com

ہے۔اگر یہ رک جائے تو ہم باتونی بت ہو کے رہ جاتے ہیں۔ایسے بت جو باتیں بھی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ نہیں ہمیں حاصل ہوتا۔عقل جب Concentrate کرتی ہے، جب آپ کی intellect concentrate کرتی ہے، کسی مسئلے پہ جیسے نیوٹن Concentrate کر رہا تھا' جیسے شاید ڈاکٹر الیگزینڈر فلیمنگ کر رہا تھا۔یہ ایک دو دن کی بات نہیں، کسی نے بارہ سال کیا، کسی نے بیس سال کیا۔جیسے ڈبل ہیلکس کا مصنف جیمز واٹسن اس نے پتہ نہیں کتنے برسوں ایک ہی مسئلے پہ Concentrate کیا۔اسی طرح ہمارے کچھ لوگوں نے جیسے پہلے مسلمان تھے جو جغرافیہ دان تھے، جیسے یوسف الخوارزمی تھے جب وہ ایک سبجیکٹ پہ مسلسل Concentrate کرتے ہیں خواتین و حضرات تو ان کو ایک علیحدہ سی چیز نصیب ہوتی ہے، جو ایک اعلیٰ ترین کوالٹی ہے ذہنی فراست کی اسے ہم intuition کہتے ہیں۔آپ اسے وجدان کہتے ہیں۔وجدان کو دراصل عقل کی فارم نہیں سمجھا جاتا۔وجدان کو القاء سمجھا جاتا ہے۔وجدان یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپ کے ذہن میں ایک چیز کسی نے خارجی ذرائع سے ڈال دی۔جو اللہ کو مانتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ نے دل پر القاء کیا۔جیسے طشت میں کسی پتھر اور کنکر کی صدا آتی ہے تو اچانک ہمارے ذہن میں ایک القاء کی صدا آتی ہے۔ہم کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے۔مگر جو سیکولر ہے، جو irreligious ہے، جو Non-believer ہے وہ اسے القاء نہیں کہے گا، وہ اسے بشارتِ ذہن نہیں گِنے گا بلکہ وہ کہے گا It's the special perception۔اس ذہن کی سپیشل Perception نے از خود ایک Clue اور Solution نکال لیا ہے اور جیسے ایک سیب کے گرنے سے بھلا سیب کے گرنے سے کیا قیامت آ گئی ہو گی، جو درخت سے گرا ہو گا۔مگر وہ جو Clicking instinct ہے۔وہ جو 'کلک' ہوتا ہے جس میں عقل جو ہے وہ کلک کر جاتی ہے۔اپنے مسئلے کے حل کے ساتھ، اسے ہم intuition کہتے ہیں۔اور intuition تک تمام انسان یکساں ہیں۔قرآن حکیم میں اللہ نے فرمایا: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" {الاسراء:70} ہم نے بنی آدم کو کرامت بخشی ہے۔اس میں مسلمان کی تخصیص نہیں کی، کافر کی نہیں کی، یہاں تک کہ ہم

Marfat.com

نے بنی آدم کو کرامت بخشی ہے۔ تمام سائنسز میں تحصیل کی اہلیت تمام بنی نوعِ انسان میں یکساں ہے۔ دیکھیں عجیب سی بات ہم کہتے ہیں ماں کی محبت اللہ کی محبت کا سوواں حصہ ہے۔ ہم کہتے ہیں جو رزق ہم حاصل کر رہے ہیں یہ کائناتی رزق کا شاید ایک Minor سا حصہ ہے۔ بولیور کہتا ہے کہ انسان کی ہر چیز جو ہمیں عطا ہوئی، اللہ کے پاس بے پناہ خزائن میں سے (عطا ہوئی) شاید ایک درِ رحمت کھلا، اک درِ رزق کھلا، ایک درِ عقل کھلا۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ ہم سائنسز کو اللہ سے جدا سمجھتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ جس پروردگار نے باقی چیزیں انسان کو عطا فرمائیں کیا اس نے سائنٹیفک عقل وحکمت نہ عطا کی ہوگی؟ تو خدا کہتا ہے: " يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ " یہاں علم کی بات نہیں کرتا، آپ غور کیجیے کیا کہتا ہے:" يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا "{البقرہ:269} جسے چاہا اسے حکمت عطا کر دی۔ اس میں مسلمان مخصوص تو نہیں ہیں ناں۔ جسے چاہے عقل وحکمت عطا کر دے:" يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا " جسے ہم نے حکمت عطا کی اسے ہم نے خیرِ کثیر عطا کر دی۔ یعنی اگر کسی نے پینسلین دریافت کی تو اللہ نے اسے خیرِ کثیر (عطا کر دی)۔

اب خیرِ کثیر کا نمونہ میں آپ کو بتاؤں کہ سیکنڈ ورلڈ وار میں اتنے فوجی مر رہے تھے اور ان کے پاس کوئی دوائی نہیں تھی، کچھ بھی نہیں تھا۔ عین اسی وقت اللہ نے نسلِ انسان کی اس مسلسل بربادی کو دیکھتے ہوئے ایک مخلص انسان کو اتفاقیہ حادثے سے (پینسلین عطا کر دی)۔ بڑے مزے کا وہ حادثہ تھا کہ ایک بڑھیا نے تنگ آ کر ڈبل روٹی سڑک پہ دے ماری۔ آج ہم صفائی کا کچھ خیال رکھتے ہیں، منہ پہ نہیں مارتے۔ بہرحال اس بڑھیا نے ایک ڈبل روٹی اُٹھا کے کھڑکی سے باہر ماری۔ اس کا ایک ٹکڑا اڑتا ہوا فلیمنگ کی کلچر پلیٹ پہ گر گیا۔ کچھ جراثیم مر گئے۔ وہ حیران وپریشان کہ کل پال کے گیا تھا۔ کلچر، آپ کو پتہ ہے کہ کلچر خالی اخلاق نہیں ہوتا یا اندازِ اخلاق نہیں ہوتے بلکہ کلچر پلیٹ وہ بھی ہوتی ہے جس میں جراثیم کا Analysis کیا جا رہا ہوتا ہے۔ تو وہ ٹکڑا جو فنگس ادھر گرا وہ بڑھ گیا اور حیران کن طور پر فلیمنگ نے دیکھا یہ کیا پاورفل چیز تھی جس سے یہ سارے

Marfat.com

جراثیم مر گئے؟ That's how the penicillin was discovered and once the pencillin was discovered, millions of people were saved اللہ کو انسان کی بقاء مراد تھی اور جب اللہ مہربان ہوتا ہے تو اس کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ مسلمان ہے یا کافر۔ جب اللہ کی مہربانی آئے، سب بندے اس کے ہیں۔ جب حضرت یونسؑ بددعا دے کر قوم کو نکلے، سائبان کا عذاب سر پہ کھڑا ہو گیا اور آپ نے کہا اے اللہ میں تو ان کو اب بربادی کی دعا دے چلا ہوں اب تُو ان کو عذاب دے میں چلا۔ پھر حضرت یونسؑ کے ساتھ جو ہوا آپ سب جانتے ہیں۔ اور جب وہ لوٹے' جب یہ پورے کا پورا Stance ختم ہوا تو ایک کدو کی بیل نے (ان پر سایہ کیا)۔ جب وہ مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو وہ معجزاتی طور پر نہیں نکلے، بدن گل چکا تھا، سڑانڈ پھیلی ہوئی تھی۔ بدترین ماحول میں رہے تھے، ہڈیاں گل رہی تھیں۔ جب وہ باہر نکلے تو اللہ نے ان پر کرم فرمایا۔ میں ابھی بھی سوچتا ہوں کہ کدو کی بیل میں کوئی تاثیر تو ایسی ہے، آج تک پتہ نہیں ڈاکٹرز نے دریافت کی کہ نہیں کی۔ ایک کدو کی بیل نے ان پہ سایہ کیا اور جب ان کو آرام آنے لگا تو اللہ نے (بیل) سکھا دی۔ اللہ کے پریکٹیکل مذاق بڑے سخت ہوتے ہیں۔ تو جونہی ذرا تھوڑا سا آرام آنے لگا تو اللہ نے وہ بیل سوکھا دی۔ حضرت یونسؑ تھے تو ذرا Temperamental سے' غصہ جلدی آتا تھا۔ دل میں آزردگی پیدا ہوئی کہنے لگے یا اللہ! یہ کیا ایک معمولی سی بیل تو تھی اور اس سے مجھے تھوڑا سا بدنی سکون پہنچ رہا تھا اور وہ بھی آپ نے سکھا دی۔ تو پتہ ہے اللہ نے کیا فرمایا؟ کہ اے یونسؑ ایک چھوٹی سی بیل کے سوکھ جانے سے تجھے کتنا رنج ہوا اور میں نے جو ایک لاکھ انسانوں کا شہر بسایا تھا اگر وہ میں تباہ و برباد کر دیتا تو مجھے دکھ نہ ہوتا۔ اللہ نے قرآن حکیم کی زبان میں یہ جواب دیا کہ اے یونسؑ ایک بیل کے سوکھنے سے تجھے کتنا غم ہوا اور میں نے ایک لاکھ کا شہر انسانوں کا بسایا تھا' میں ان کو تباہ کرتے ہوئے ایک آخری چانس نہ دیتا؟ ہوا کیا کہ حضرت یونسؑ کے جو نائبِ وقت تھے، انہوں نے کہا اب تم لوگ بچ نہیں سکتے ہو۔ پیغمبر بددعا دے گیا ہے۔ اب ایک حل ہے' بیوی بچے لو، جانور لو، ساری چیزیں لو، میدان میں جاؤ

Marfat.com

اور خدا کے سامنے گڑ گڑاؤ، اسی پیغمبر کا واسطہ دے کر پھر بچ جاؤ گے۔ اللہ نے سن لیا ان کو بچالیا۔

انٹلیکچوئلزم کی جو اپروچ ہوتی ہے اس کو ہم پریکٹیکلی دیکھیں تو ریفارمیشن اور رینیسان کے بعد انسانی عقل کو ایک Euphoric influence نصیب ہوا۔ ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ ڈارک ایجز آف یورپ (Dark ages of Europe) تھی۔ آپ کو پتہ ہے ڈارک ایجز آف یورپ میں دو چار تماشے تھے جو شاید آج بھی آپ کے اردگرد جاری ہوں۔ مثلاً وہاں جنت کے سرٹیفکیٹ بکتے تھے۔ پانچ پاؤنڈ کا، دس پاؤنڈ کا۔ پادری حضرات لوگوں کے پاس جاتے تھے Roman Catholic was in power ان سے پوچھتے تھے کون سی جنت لینی ہے؟ اگر کسی نے کہا کہ جنت الفردوس چاہیے...... دس پاؤنڈ۔ کہا جنتِ ماویٰ چاہیے...... پانچ پاؤنڈ۔ خالی جنت کا نظارہ کرنا ہے...... ایک پاؤنڈ۔ اگر وہاں سے جا کے ایک گھنٹے میں واپس آ جانا ہے...... آدھا پاؤنڈ۔ تو ریٹس رکھے ہوئے تمام جنت کے اور یہ Certificates of redemption پادریوں کے ہاں بکتے تھے۔ آج ہمارے لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ سارے گروہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں چندہ زیادہ دیں تو ہم گارنٹی (دیتے ہیں)۔ مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے کافی پرانا، کہ ایک طالبعلم ہراساں، پریشان لرزاں میرے پاس آ گیا۔ کہنے لگا پروفیسر صاحب وہ سامنے ایک مسجد ہے اور اس کے بڑے سخت امام ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ We are the only right people in village سو اگر تم ہمارے گروہ میں شامل ہو جاؤ، گروپ کا نام لینا غیبت ہو جائے گی، تو میں تمہیں لکھ کر دے دیتا ہوں کہ تم جنت میں جاؤ گے۔ وہ بیچارہ میرے پاس پوچھنے آ گیا۔ میں نے کہا تو کچھ بھی نہ کر، واپس جا اور ان سے کہہ کہ وہ یہ لکھ دیں کہ وہ جنت میں جائیں گے کہ نہیں۔ پہلے اپنی خبر تو دیں نا پھر ہماری خبر آئے گی۔ اب یہ اندازہ ہے کہ اس وقت جب ایک دم Brilliance آئی اور بہت سارے فراڈ کھل گئے، بہت ساری Objectivity سے یہ جو فیتھ بنے ہوئے تھے دیواروں پر، چادروں پر، جبوں پر، عماموں پر،

Marfat.com

دستاروں پر یہ کرش ڈاؤن (crush down) ہو گئے۔ جب پروٹسٹنٹ آئے، آپ کو یاد ہوگا کہ دوسرا مذہبی فرقہ پروٹسٹنٹ ہے۔ پروٹسٹنٹ مذہب کیوں ہے؟ کہ انہوں نے احتجاج کیا۔ یہ پروٹسٹنٹ اس لیے کہلائے کہ انہوں نے مروّجہ لادینی مزاج کے کرسچن مذہب پر، رومن کیتھولزم پر اعتراض کیا اور بتایا کہ بہت ساری روایات عقل کے مطابق نہیں ہیں۔ وہاں جو سب سے بڑا پیٹرن نکلا کہ بہت ساری رومن کیتھولک روایات انٹلیکچوئل سٹینڈرڈ پر پوری نہیں اترتیں۔ کیونکہ انٹیلیکٹ انکوائری مانگتا ہے، انٹیلیکٹ سوال مانگتا ہے۔ حضور ﷺ سے ابن قیمؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ بہت خوبصورت حدیث ہے اور فرمایا کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا مرض جہالت ہے۔ امراض کی تفصیل میں یہ بتایا کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہوا کہ سب سے بڑا مرض جہالت ہے اور اس کا علاج، پوچھ لینا ہے۔ مگر یہ نہ ہو کہ اسی کو وکیل کرو اور اسی سے منصفی چاہو۔ کہ سوال پوچھنے کے لیے اسی کے پاس چلے جاؤ جس نے مرض دیا ہو۔ یہ مت کرو کیونکہ بہرحال اپنے تجسس کو سلامت رکھتے ہوئے اپنی انکوائری کو Satisfy کرنے کے لیے آپ کو اس Proper source تک پہنچنا ہوتا ہے جو آپ کی اس مرض کا جواب دے۔ And if there is no capacity آپ انتظار کرو۔ بعض اوقات علم جو ہے زمان و مکاں سے کھلتا ہے۔ اور intellectual capacity جو ایک زمانے میں بڑی اعلیٰ اور معیاری نظر آتی ہے، اگلے زمانے میں جہالت نظر آتی ہے۔ The first top intellectual in cosmology, in sciences اگر آپ ان یونانی مفسرین و مبصرین اور ان حکیموں کو دیکھ لیں، تو ان میں ایک ایک ایسا شخص آپ کو نظر آتا ہے کہ فرداً فرداً آپ اسے نابغہء عصر کہہ سکتے ہیں۔ چاہے وہ ارسطو ہے، چاہے افلاطون ہے، چاہے ان دونوں کا باپ سقراط ہے، جو عقل و دانش میں اعلیٰ ترین و ارفع ترین تھا۔ اِن دونوں کا استاد ہے۔ وہاں کا ایک عمومی Grecian بھی ہمیں ایک اعلیٰ ترین عقلی منزلت پہ کھڑا نظر آتا ہے۔ اس میں طولیمی بھی تھا۔ کاسمالوجی کا آغاز بطلیموس سے ہوتا ہے۔ جب بطلیموس سے آغاز ہوگا اور اس کے بعد وہ کہے زمین کھڑی ہے اور

Marfat.com

ستارے اس کے اردگرد گھوم رہے ہیں یہ اس کا قول تھا۔ وقت گزر گیا' یہی بطلیموس جو کاسمک علوم کا بانی نظر آتا تھا۔ جب زمانہ آگے بڑھا تو ٹوٹل غلط نظر آیا۔ اور کوپرنیکس کے زمانے میں 1542، 1543 میں آپ کو پتہ لگا کہ نہیں یہ غلط ہے، Ptolemy was wrong اصل میں سورج کھڑا ہے اور ستارے اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ مگر بطلیموس کو کسی نے برا نہیں کہا۔ وہ ایک وقت تھا۔ اُس وقت کا وہ نابغہ تھا، جینئیس تھا At least he tried to explain something. At least he worked on the cosmic thesis. اس نے کاسمک تھیسز پہ کام کیا۔ مگر آپ کو حیرانی کی بات بتاؤں ان دونوں کے بیچ میں قرآن آ گیا۔ یعنی بطلیموس اور کاپرنیکس کے درمیان میں قرآن آ گیا۔ حیرانی کی بات یہ ہے قرآن نہ کاپرنیکس سے agree کر رہا تھا، نہ قرآن بطلیموس سے agree کر رہا تھا۔ وہ خدائے عظیم ایک اور بات کر رہا تھا۔ تمہیں کس نے کہا سورج کھڑا ہے؟ تمہیں کس نے کہا زمین کھڑی ہے؟ میری تو سنو! میں تمہیں بتاتا ہوں: "وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ "{النحل:12} یہ سورج، چاند، ستارے سب میں نے مسخر کیے ہیں اور اصول کیا ہے؟: "كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى "{فاطر:13} یہ تمام چل رہے ہیں وقت مقررہ تک۔ حیرت کی بات ہے، نہ کوئی اصطرلاب، نہ کوئی Hubble کی لیبارٹری نہ کوئی NASA کا ان کے پاس منصب۔ خالی خولی ایک پیغمبرِ صحرا ﷺ خدا کے لفظوں میں بیان کر رہا ہے: "كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى " کائنات میں سب چل رہے ہیں کوئی چیز Stationary نہیں ہے۔ اب 2012 میں جہاں عقل بڑھ رہی ہے، دوربینیں آ گئیں، آسمان چھان مارا گیا، یہ صحرائے کائنات شناخت کے اصولوں سے بھر گیا۔ اب بتاؤ کیا کہتے ہیں لوگ؟ اب یہی کہتے ہیں کہ Everything is moving in this universe۔ اب بتاؤ Who was right and who was wrong? عقل جو ہے یہ تلاش کرتی رہتی ہے۔ عقل کا کام Patience ہے۔ یورپین عقل تیزی میں ردعمل کا مظاہرہ کرتے کرتے مذہب سے بھی

Marfat.com

گئی، اخلاق سے بھی گئی، شیزوفرینک ہوگئی ۔یورپین ذہن اپنی فتوحات کے بارے میں Narcissistic ہے، خود پسند ہے۔

جب انسان نے زمین پر آنکھ کھولی، اسے بڑی حیرانی ہوئی۔ آدم اکیلے کیا کرتے ہوں گے؟ نہ کسی سے بات چیت نہ گفتگو سارا دن اکیلا گھومنا نہ کسی جانور سے ہیلو ہائے، کرتے تو کیا کرتے۔ ڈھیروں سال تو گزر گئے تھے پھر بھی Huge عفریت جانور تو موجود تھے۔ کسی کو اگر ہیلو کر ہی بیٹھتے تو جانوروں کا رویہ کیا ہوتا ہے وہ تو آپ کو پتہ ہی ہے۔ سُو نیچرلی حضرت آدم علیہ صلوٰۃ والسلام نے اپنی تنہائی میں اپنے اللہ سے رشتہ جوڑا ہوا تھا۔ ابھی یار ایک چیز میں intellectually آپ کو Explain کر دوں۔ ابھی تک مسلمان لڑ رہے ہیں، انگریز لڑ رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے تم مذہب والے غلط ہو Yes Christinity has no answer to this question۔ اس لیے بار بار یہ سوال پیدا ہوتا رہا، میڈیکل ، Medical question, biological question, cosmic question کہ انسان زمین پہ پیدا ہوا؟ یا آسمان سے اترا؟ آسمان سے اُترنے والا تھیس غلط ہے اور زمین کی پیدائش والا تھیس صحیح ہے۔ بیچارہ ڈارون معصوم سا ایک سائنسدان' جان ماردی اس نے مطالعہِ کائنات میں، حالات میں، اپنے پس منظر کو سٹڈی کرنے میں۔ دس بارہ سال بے چارے نے جنگلات کی خاک چھانی، سائے دیکھے زمین دیکھی۔ آخر میں اس نے کہا کہ Origin of species یہی ہے کہ پوری کی پوری حیات جو ہے بالآخر کچھ فائیلمز میں بٹی ہوئی ہے، سارے کے سارے زمین کی پیداوار ہیں۔ اب اندازہ کیجیے کہ اس کے خلاف بہت سارے عقلی ذہین علماء نے جنگ چھیڑ دی، یورپ میں بھی، پاکستان میں بھی، ہندوستان میں بھی کہ 'The thesis of religion is proved wrong'۔ اب دیکھیے، آپ جب انٹیلکچوئل ہوتے ہو تو اگر آپ میں صبر کی کیفیت نہیں، تو ایک ایسی جنگ ابھر جائے گی کہ جہاں صرف آپ اپنی جہالت سے آشنا ہو سکتے ہو علم سے نہیں ہو سکتے۔ کسی نے غور نہیں کیا، کسی نے قرآن پرا پر نہیں پڑھا۔ جو بڑے بڑے مفسرین

Marfat.com

اور عقلاء تھے۔ ابھی کل بھی مجھے ایک میسج آ گیا کہ آپ فلاں فلاں فلاں مفسرین کی تائید نہیں کرتے، فلاں فلاں حکمائے علم کی نہیں کرتے، تفسیر جلالین میں یہ لکھا ہے۔ بھائی! جس وقت انہوں نے لکھا ہے شاید ٹھیک ہی ہو، میرے زمانے تک وہ ٹھیک نہیں ہے۔ میرے زمانے تک وہ تفسیر ٹھیک نہیں ہے۔ جس زمانے تک وہ لکھی گئی میں اسے Appreciate کرتا ہوں۔ اگر آج کے زمانے میں وہ آپ کو سندِ علم نہیں دے گی تو نہیں دے گی۔ ہوا کیا تھا؟ خواتین و حضرات میں ایک سادہ سا کیس آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ آدم ایک روحانی وجود تھے جنت میں پل رہے تھے ان کو warn کیا گیا' ان کو کہا گیا کہ دیکھو اس درخت کے قریب مت جانا: " وَلاَ تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ "{سورة البقرہ :35} اس کے قریب نہیں جانا باقی جو مرضی کھاؤ پیو۔ باقی جو مرضی کھاؤ پیو وہ آپ کے اس جنت کے غیر مادی وجود کو Hurt نہیں کرے گا۔ مگر یہ ایک پھل کھا لو گے تو آگہی پیدا ہو جائے گی۔ Consciousness پیدا ہو جائے گی۔ فیزیکل ایٹی ٹیوٹ کی آگہی پیدا ہو جائے گی۔ ایک تو یہ ہو رہا تھا اُوپر اور نیچے کیا ہو رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں :" وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ " {سورة آل عمران :54} یہ اللہ میاں شے بڑی عجیب ہے، دکھاتے کچھ اور ہیں کرتے کچھ اور ہیں۔ عقل کے پیٹرن بڑے ہیں، عقل کی ڈائی مینشنز بڑی ہیں۔ کب سے؟ قریباً قریباً ایک ارب سال سے حیات کو زمین سے اُگایا جا رہا ہے: " وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ " { سورة الانبیاء :30} تمام حیات کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ اس پانی سے پھر آگے مثال دیتے ہیں۔ مثال کیا دیتے ہیں کہ دیکھو ایک خشک مٹی ہے اسے تراب کہتے ہیں۔ پھر اس میں پانی ڈالا مسلا، رگڑا، اس سے لیس بنائی پھر اس کو طین لازب کر دیا، لیسلا، کیچڑ دار، پھر اس کو مزید سکھایا' اس کو صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ کر دیا۔ جب کھنکتی ہوئی شیشے کی چادر کیچڑ پہ جم گئی، Protection دی۔ نیچے اس بدبودار لیس دار کیچڑ میں ہم نے جرثومہِ حیات پیدا کر دیا۔ یہ فیزیکل وجود تھا۔ آج بھی میں دعوتاً آپ کو کہتا ہوں جب بارش ہو جائے اور کیچڑ سوکھنے لگے اور اس پر شیشے کی طرح کا صَلْصَالٍ

Marfat.com

کَالْفَخَّار چڑھ جائے، اسے اُٹھا کے دیکھنا نیچے کیا ہوتا ہے۔ کیڑے سُلگ رہے ہوتے ہیں، بلبلا رہے ہوتے ہیں یہ حیات کا آغاز ہے۔ پھر وہاں سے حیات کی Diversification شروع ہو گئی۔ اب ڈارون نے یہاں آ کر خدا کو تو نہیں ماننا تھا۔ اس کو اس ٹیکنالوجی کا پتہ ہی نہیں تھا۔ وہ اپنی سائنس میں مگن تھا۔ اس نے Origin of species کے بارے میں تھیسز دیا کہ پہلے یہ فائیلم create ہوئے، Vertebrate فائیلم create ہوا پھر Sub phylum co-ordinate create ہوئے، پھر میملز کی کلاس شروع ہوئی، پھر Sub-Category شروع ہوئی اور Apes کی فیملی شروع ہوئی، پھر Apes میں سے ایک چھوٹی سی رگ علیحدہ ہوئی اور وہ Homosapiens ہو گئے۔ Homosapiens نے زیادہ پراگریس کی تو Homo-Sapiens Sapiens ہو گئے۔ آج آپ Homo-Sapiens Sapiens ہو۔ بھئی اس میں کیا حرج تھا۔ اس نے وجود کی پراگریس بیان کی کہ That's how the man progressed on earth۔ اللہ کیا کہتا ہے، نہیں پیدا ہوا؟ اللہ کیا کہتا ہے انسان زمین پر پیدا نہیں ہوا؟: "هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا " {سورة الدهر :01} ارب ہا ارب سال زمین پر انسان ایسے رہا کہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ قطعاً Non-mentionable, minutest possible creativity on earth پھر کیا ہوا: "اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ " ہم نے اسے 'سنگل سیل' سے 'ڈبل سیل' میں ڈالنا شروع کر دیا فی میل اور میل ہو گئے۔ پہلا سیل بھی موجود ہے، Paramecium، پہلا سیل ہے، سنگل سیل ہے، multiplication جاری ہے اس کی۔ اس کے بعد کیا ہوا: "فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا " سورۃ الدھر :02} چاہا کہ اسے اور بڑھا کر اس وجود کو چیک کریں۔ اس کو سماعت اور بصارت دے دی That's how the physical system was created۔ اور اس میں حیرانی کی بات یہ ہے کہ قرآن کی ترتیب یہ بتا رہی ہے کہ پہلے سماعت

Marfat.com

اور بعد میں بصارت دی۔ جب انسان کی فیزیکل ڈیویلپمنٹ شروع ہوئی، پتہ یہ لگا کہ خدا کے معیار پر انسان کی فیزیکل ڈیویلپمنٹ نہیں آ رہی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ انسان سے پہلے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، انسان۔ کہا اس سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا انسان۔ پھر فرمایا کہ شاید اس انسان تک پہنچنے سے پہلے ستر ہزار قسم کے انسان گزر چکے ہیں۔ اگر آپ اس کو ٹریس کرو مگر یہ انسان ہے، لفظ پر احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ یہ انسان ہے جو زمین پر ہے۔ پھر خدا نے دوسری آیت قرآن میں فرمایا کہ ہم نے انسان کو زمین سے نباتات کی طرح اُگایا۔ اب جھگڑا بہت بڑھ گیا، اِدھر خدا کہہ رہا ہے میں نے زمین سے آدمی کو اُگایا اُدھر کہہ رہا ہے میں نے آسمان سے پھینکا۔ کیونکہ جب اس نے کھالیا پھل اور غلطی کر لی جو اس کے مقدر میں ازل سے لکھی تھی تو پھر اسے کہا: ''وَقُلْنَا اهْبِطُوا''، پھر یہ بھی نہیں ہوا' تاسف کی وجہ سے آدمؑ بڑا روئے، حوا بہت روئی، کام تو انہی کا تھا مگر بعد میں بڑا روئی۔ روتے روتے سال ہا سال گزر گئے۔ جو پل یہاں گزرتا ہے، وہاں دو چار سو سال گزر گئے پھر اللہ نے کرم فرمایا: "فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ "{البقرة:37} ہم نے القاء کیے، غلطی تو کر ہی بیٹھا ہے، یہ ذرا ہیلپ لے لے۔ اس طرح معافی مانگ میں معاف کرنے والا ہوں: " اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ " اگر آپ غور کرو تو یہ پہلا ڈرامہ ہوا ہے ناں ساری زندگی، کائنات اور انسان کا اس کا اختصار یہ ہے کہ انسان نے غلطی کی اللہ نے معاف کر دیا: "فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ "{البقرة:37} اللہ بخشنے والا تھا توبہ قبول کرنے والا تھا مگر اس کے باوجود پیٹرن نہیں زائل ہوا۔ فرمایا دیکھو: " وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ "{البقرة:36} نیچے اترو نیچے اترنے میں تمہارا تھوڑا سا فائدہ ہے۔ اس جلاوطنی میں تھوڑا سا فائدہ ہے۔ اب دیکھو ناں اقبال بڑا اکڑ فکڑ گئے، اُول فول کہنے لگے اور کہا کہ

Marfat.com

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر

اب دیکھو ہمارے ناز ہیں ناں ''روزِ ازل بہشت سے

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر

ماشاءاللہ انسان نے اپنی خود لذتی کبھی نہیں چھوڑی۔ ابھی بھی اس حالت میں بھی، دیکھو نشہ چڑھا ہوا ہے کہ ہم کتنے معزز ہیں........

کارِ جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر

یہ اللہ کو انتظار کرایا جا رہا ہے کہ ابھی ہم پہنچتے ہیں۔ اس نے ایک جنگ ہی چھیڑنی ہے تیسری ''ورلڈ وار'' سارا انتظار ختم ہو جائے گا۔

میں اب آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اس پھل کے کھانے سے جو اس میں آگہی ء وجود پیدا ہوئی وہ اس وجود کو کہاں پاتا؟ اگر آپ ایک ہیولائی جہان ہو، ایک خیالی پیکر ہو، ایک تصوراتی پیکر ہو۔ آپ اس پیکر کو لے کر زمین پر کہاں آتے ہو؟ چلیں میں آپ سے سوال کرتا ہوں ،جن ایک تصوراتی ہیولا ہے وہ جب آئے گا زمین پر تو کدھر جائے گا؟ وہ کہاں جائے گا؟ وہ کس چیز میں داخل ہوگا؟ تو کہا جاتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد بھی ہے کہ زیادہ تر کتوں اور سانپوں کی شکل میں وہ اپنے وجود کو Establish کرتا ہے۔ تین قسم کے جنات ہیں۔ اب آپ کو پتہ ہے ان کی Progeny چل نہیں سکتی۔ ان کے بچے نہیں ہوتے' جنات کے بچے نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ ایک بہت بڑے عرب مفکر تشریف لے آئے۔ انہوں نے کوئی کام کہا۔ اللہ کی قدرت سے ان کا کوئی کام ہو گیا تو اتنا حیران ہوئے کہ میرے پاس آ گئے۔ کہنے لگے جی آپ کی کوئی بیوی جنوں میں سے بھی ہے؟ میں نے کہا یار تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ اس کو تصور ہی نہیں تھا کہ اس کا کام خدا کی وجہ سے ہوا۔ وہ اتنے Strong religious ہیں کہ ان کے تصور میں بھی نہیں آتا کہ کوئی

Marfat.com

بندہ اگر خدا سے حسن و آشتی کا سلوک رکھے، محبت رکھے، کوئی دوستانہ سا تعلق ہو جائے تو اللہ میاں اپنی مرضی سے پتہ نہیں کیا کیا کر گزرتا ہے۔ اس کا خیال یہ تھا کہ پروفیسر صاحب نے کوئی جنی ونی رکھی ہوئی ہے، اور یہ اس کا اثر ہے۔ میں نے کہا یار! از روئے شریعت یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ میری کسی جنی سے شادی ہو۔ تو اُس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا بھئی اگر شادی ہو بھی جائے تو جنوں کے بچے نہیں انڈے پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے کہتا ہے کہ You have an argument? میں نے کہا Yes! I have an argument. میں نے پھر حدیث سنائی، بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ ایک دفعہ متوحش اٹھے، چہرہ مبارک پر وحشت تھی، گھبراہٹ تھی تو اُم المومنینؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ خیر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں خیر ہے مگر میں نے دیکھا ابلیس کی بیوی نے انڈا دیا پھر اس میں سے بچہ نکلا پھر اس سے اور بچے نکلے اور میرے دیکھتے دیکھتے سارا عالم شیاطین سے بھر گیا۔ میں نے اسے کہا دیکھو حدیث گواہی دیتی ہے کہ شیاطین بچے نہیں دیتے انڈے دیتے ہیں۔

یہی حال انسان کا ہوتا اگر زمین پہ وجود اس کے لیے نہ بنایا گیا ہوتا Container نہ تخلیق کیا ہوا ہوتا تو یہاں پتہ ہے کیا ہوتا۔۔ یہاں آپ لوگ سیزن کے سیزن Migratory birds پہ جا کے آسٹریلیا میں بچے پیدا کرتے۔ یا آپ کسی ساحلِ سمندر پہ Dambard کی طرح اُلٹے ہوئے ہوتے یا آپ کسی جنگل میں کسی چیتے کسی بھیڑیے کسی سوراخ میں کسی سانپ کی طرح بچے جن رہے ہوتے۔ مگر اللہ نے آپ کے لیے بہت خوبصورت ڈیزائن تخلیق کیا۔ Already after the fourth ice age وہ وجود اتنا بالغ ہو چکا تھا۔ وہ وجود جو انسان کا تھا اتنا بالغ ہو چکا تھا کہ اب اس نے ایک خوبصورت انسان کی شکل اختیار کر لی تھی۔ وہ ہوموہبالکس سے آگے آ چکا تھا، ہوموسپین ہو چکا تھا مگر ابھی آدم نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ نے اس روح کو اتارا: "قُلْنَا اهْبِطُوْا" {البقرۃ:38} یہ تیرا گھر ہے، یہ وجودِ مادہ تیرا گھر ہے۔ پھر اس روح کو اس مادے میں جوڑ دیا تب سے انسان آدمی ہو گیا۔ بھلا اس میں حیرانی کی کیا بات ہے،

Marfat.com

اس میں کون ساClash آتا ہے خواتین وحضرات سائنس آف ریلیجین میں کون سا اعتراض آتا ہے کہ میں ڈارون کے انٹلیکچوئل ہونے کی تائید نہ کروں اور میں ڈارون پہ اس قسم کے اعتراض کروں، جیسے اکبرالہ آبادی نے کہا تھا ....

کہا فرعون نے خدا ہوں میں

ڈارون بولا بوزنا ہوں میں

حالانکہ بیچارے ڈارون نے کہا تھا کہ In origin of species, we belong to the family of Apes کہ ہم بندروں کے نہیں بلکہ لنگوروں کے خاندان سے ہیں۔ ویسے تو ماشاء اللہ آپ کے اکثر لوگ لنگور ہی لگتے ہیں، سیاسی خاص طور پہ جوان کی حرکتیں ہیں، لگتا ہے ہم انسانوں پہ لنگور حکمران ہیں۔ اب دیکھو کہ وہ کہتا ہے کہ Family of Apes میں سے ہے There is nothing wrong about it اب میں آپکو بتاؤں کہ اگر آپ قرآن کی ایک آیت کی تفسیر کرو گے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ اُس نے غلط بات نہیں کی ہے۔ خدا کہتا ہے: "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ" {سورة الانعام: 38} زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں اور فضاؤں میں ایسا کوئی پرندہ نہیں اُڑتا" اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ" جو تمہاری طرح امتیں نہ ہوں۔ تمہاری طرح Species ہیں وہ۔ That's what Darwin saying کہ زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں ہے جو species میں نہیں بٹا ہوا۔ جو تمہاری طرح ہے جیسے ہمارے باپ دادا، نانا، پڑدادا ...... لکڑ دادا، پتہ نہیں کون سے کون دادا اور پھر دادوں کے دادا اور پھر آدم تک بات ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر جانور کو قرآن کے تحت " اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُم "کوئی جانور ہوا سے نہیں گرا، کوئی جانور زمین سے اچانک نہیں پھوٹا۔ یہ نسلیں ہم نے تمہاری طرح تخلیق کی ہیں۔ Now this was the major clash انسان کا اریجن ہی Clash کا باعث بن گیا Between the intellectuals of science and religion ہولے ہولے کریچن تھیولوجی کی

Marfat.com

کمزوری کی وجہ سے اوراس کے Question کو Resist کرنے کی وجہ سے انٹلیکچوئلزم اپنی ایڈوانس کمپین تک چلا گیا They started questioning morality۔ بنیادی طور پراب انٹلیکچوئلزم نے Moral کو Question کرنا شروع کر دیا۔ Moral اچھا ہے؟ Moral برا ہے؟ Moral ہماری مرضی کا ہونا چاہیے؟ بداخلاقی کیا ہے؟ وہی جو میں سمجھوں بد اخلاقی ہے؟ ہوتے ہوتے انسان نے اور ڈیموکریسیز نے پریکٹیکلی تمام کے تمام Moral fabric کوزیرولیول پرکردیا۔ اب اگر آپ میں اور یورپ میں کوئی فرق ہے تو یہی ہے کہ یہاں سے آپ گزرتے ہوئے محسوس کرتے ہو کہ ہم ایک قسم کے Serious moral default میں سفر کر رہے ہیں۔ آپ یہ کہتے ہو کہ میں اپنے اخلاقی توازن کو وہاں مینٹین نہیں کر سکتا۔ میں اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کرسکتا' اپنے بیٹے کی نہیں کرسکتا' میں اپنی ذات کی اشتہاء کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ اوورآل اس معاشرے کا Amoral attitude اتنا ہیوی ہے۔ immoral میں نہیں کہتا، میں کہتا ہوں Amoral attitude اتنا بڑا اور اتنا ہیوی ہے کہ لگتا ایسے ہے کہ اب ہم اپنے ڈیفنس کو Satisfy نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا یہاں ڈیفنس بھی جہالت ہے۔ ہمارا Inner defense بھی اب ایک جاہلانہ تصور پہ قائم ہے، ایک فرسودہ مذہبی روایت پہ قائم ہے۔ ہمیں مذہب سوچنے سے منع کرتا ہے؟ اگر انٹلیکچوئلزم اجازت دیتا ہے تو کیا مذہب ہمیں سوچنے سے منع کرتا ہے؟ میں نے تو نہیں دیکھا اگر آپ کا اتنا پڑھا لکھا خدا ہو، علم کا تخلیق کرنے والا، عقل کا تخلیق کرنے والا، آپ کو Artificial Intelligence دینے والا۔ آپ کو ہوش وحواس عطا کرنے والا۔ وہ آپ کا خیال ہے پڑھنے لکھنے سے منع کر دے گا؟ کتنی حیرانی کی بات لگتی ہے بعض اوقات۔ اور میں حیران اس لیے ہوتا ہوں کہ خداوند کریم جو آپ کو جو Liberties exercise کرنے کا کہہ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الۡبُكۡمُ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ" {سورۃ الانفال: 22} اللہ کہتا ہے بدترین جانور میرے نزدیک وہ ہیں جو نہ سوچتے ہیں' نہ سمجھتے ہیں اور اندھوں، بہروں اور گونگوں کی

Marfat.com

طرح میری آیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سبحان اللہ وہ کیا پسند کرے گا یہ جو لوگ کہتے ہیں بلائنڈ فیتھ Would he like to appreciate blind faith? بغیر سوچے سمجھے اندھوں اور بہروں کی طرح اگر آپ قرآنی آیات کو پڑھیں گے تو آپ کا خیال ہے خدا آپ کو بڑا پسند کرے گا کہ بڑا اچھا مسلمان ہے؟ بڑا نیک مسلمان ہے؟ خدا آپ کی بڑی تعریف و توصیف کرے گا؟ نہیں! وہ تو کہے گا "اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ" یہ بدترین جانور ہے جو ایک علم والے کی ایک عقل والے خدا کی کتنی توہین کر رہا ہے۔ آپ کہتے ہو دلیل نہ دو۔ بھئی ہم کہتے ہیں صحیح دلیل دو۔ اچھا پڑھو لکھو، عقل کی باتیں کرو پھر خدا سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرو۔ اُلٹا آپ کیا کرتے ہو بوریا بستر اٹھائے عقل کی تقسیم ہو رہی ہے۔ بھئی عقل کی بات کرو، کوئی سخن وری کرو، کسی علوم و فنون کی شق میں دسترس حاصل کرو اور زمانے میں کسی کافر کو بتاؤ کہ ہم بھی علم میں معرفت رکھتے ہیں۔ ہم بھی آپ کی دانست میں شہرہ آور ہیں۔ کبھی زمانہ تھا کہ تھے ...... اب کیا ہو گیا تمہیں؟ کیا اسلاف کی صرف داستانیں ہی سننی ہیں؟ کیا ان کی محنت اور تقرب کی سطح تک کسی نے نہیں پہنچنا؟ کسی نے امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ کو کہا کہ اے امامؒ! ہم تھوڑا سا تمہارا امتحان لے لیں؟ کہا لے لو۔ تو ان کو جامعہ دمشق میں بٹھایا گیا۔ پھر دس بڑے بڑے سیکولر انٹیلیکچوئل نقاد پیدا کیے گئے۔ انہوں نے کہا ابھی پتہ لگ جاتا ہے، تم بڑا امام سمجھتے ہو کتنی اس کی صلاحیت ہے؟ پھر انہوں نے 'سو' حدیثوں کا انتخاب کیا، پہلے دس حدیثیں ایک نے پھر دوسرے نے دس' یوں تیسرے نے دس۔ دس دس حدیثیں لے کے امامؒ کے سامنے آئے۔ تو انہوں نے کہا پڑھنا شروع کرو۔ ایک نے شروع کیں ..... قال قال قال عن عن عن' اور پھر روایت شروع کی ..... پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے امامؒ یہ حدیث درست ہے کہ غلط؟ انہوں نے کہا نہیں، پوری دس پڑھو۔ اس نے دوسری پڑھی تیسری پڑھی چوتھی .... دس پڑھیں۔ جب اس نے ختم کیں تو کہا امامؒ! اب جواب دو گے۔ کہا نہیں اگلا پڑھے۔ پھر اگلے نے دس حدیثیں سنائیں۔ پھر کہا اگلا پڑھے۔ اس طرح انہوں نے سو احادیث سنیں۔ امام بخاریؒ 100 احادیث سے واپس پلٹے اور

Marfat.com

پہلے سے کہا کہ تُو نے پہلی حدیث پڑھی تھی اس کی روایت میں باپ کا نام غلط ہے۔ دوسری حدیث میں یہ ہے۔ تیسری میں یہ ہے۔ لوگ جیسے شاک میں چلے گئے کہ خدا نے کسی کو اتنی میموری بھی دے رکھی ہے۔ خدا کسی کو اتنا حافظہ بھی دے سکتا ہے۔ اور بے بسی سے پکار اٹھے کہ یہ ''پیغمبر فی الحدیث'' ہے۔ انہوں نے جو ٹائٹل امام بخاریؒ کو دیا کہ اگر حدیث کا کوئی پیغمبر ہو سکتا ہے تو امام بخاریؒ ہے۔

امام مسلم بن حجاجؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور امام بخاریؒ اکٹھے ہوئے اور میں بڑا فخر کر رہا تھا کہ آج میں جناب بخاریؒ کو شکست دوں گا۔ میں نے ویسے ہی امام بخاریؒ کو کہا کہ میرے پاس ایک واسطے سے حدیث ہے جس کا کسی کو ایک راوی نہیں ملا مگر میں نے دو راوی ڈھونڈ رکھے ہیں۔ تو بخاریؒ نے کہا پڑھ کے سنا۔ انہوں نے دو سے روایت کی تو امام بخاریؒ نے کہا دو سے؟ میرے پاس تو یہ تین واسطوں سے ہے۔ امام مسلمؒ کہتے ہیں کہ میں حیران و پریشان کہ یہ کس قسم کا شخص ہے۔ ایک سادہ سی چھوٹی سی لڑکی نے امامؒ بخاری سے سوال کیا اس نے کہا امام اتنی یاداشت کیسے ہوتی ہے؟ سارے طالبعلموں کے لیے بڑے مزے کی بات ہے۔ اس نے کہا امامؒ صاحب اتنی بے پناہ یادداشت کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا میں نظر کرتا رہتا ہوں۔ میں تم لوگوں کی طرح ایک دفعہ آدھی رات کو یاد کر کے بھلا نہیں دیتا۔ 'I regularly keep on repeating and remember. This is the rule of memory and the rule of intellect'۔ تسبیح ہم لوگ دیتے ہیں اور کہتے ہیں repeat کرو' تین سو دفعہ پڑھو، دو سو دفعہ پڑھو 'It's a rule of memory'۔ وہ چیز جس کو آپ repeat کرتے ہو وہ آپ کے حافظے میں جگہ بنا کر ایک مستقل حیثیت کی مالک ہو جاتی ہے۔ چاہے آپ کتنے بے خبر پھرو، چاہے آپ کتنے ویران پھرو، کتنے ایسے مقامات پر پھرو جو خدا سے دور ہوں مگر آپ کی شام پھر تسبیح پہ ہو گی۔ کیونکہ وہ آپ کے حافظے میں ایک مضبوط جگہ بنائے ہوئے ہو گی۔ آپ اسے neglect نہیں کر سکو گے۔ علامہ اقبالؒ نے فارسی کے چھوٹے سے شعر میں کہا تھا، مسلمانوں کا

Marfat.com

یہ حال ہے کہ جب یہ جوان ہوتے ہیں ان کی جبلتیں طاقتور ہوتی ہیں، یہ خدا کو صلواتیں سنا رہے ہوتے ہیں۔ 'Who's God, Who's Me. I am different. I am my own guide. I have my own writer of faith' میری انگلی ہی تقدیر کی عباء پہ تحریر لکھ رہی ہوتی ہے۔ اس وقت آپ اپنے اوپر اتنے نازاں ہو، مگر جب بوڑھے ہوتے ہیں، چالیس برس کے بعد اداسیاں آ گئیں' اب جہنم قریب آ گئی۔ جنت دور جاتی لگتی ہے۔ پریشانی بڑی ہو گئی۔ دنیا میں کسبِ خیر سے گزر گئے اور 'Sans eyes sans teeth sans taste and everything' ذائقہ ہی چلا گیا۔ کھانے پینے کا مزا ہی کوئی نہیں۔ اب کوئی کسی قسم کا انگور کا مزا لیتا ہے نہ کوئی خمارِ بادہ کا نشہ آتا ہے، کوئی ہے ہی نہیں۔ اب آ کے لوٹا مصلا، یہ وہ۔ اب وہی بچہ بیچارہ جواُن کی طرح Behave کرے برا لگنے لگتا ہے۔ اب وہ اُلو کا پٹھہ ہو گیا۔ بھئی آپ بھی تو اسی سٹیج سے گزر رہے ہو۔ اس سٹیج پر اس سے نماز کیوں پڑھوا رہے ہو جس سے اگلے دس برس میں بھی آپ نے نہیں پڑھی تھی۔ یا تو اس سے کہہ دو، دیکھو یار ہم غلط تھے، ہم نے ناتجربہ کاری میں یہ سب کیا۔ ہم چاہتے ہیں آپ ہم سے عقلمند نکلو Please for God's sake اب دیکھو انٹیلیکچوئل Desperation کیا ہوتی ہے؟ ہر ماں لگی ہوئی ہے (بھئی بچے کا تو Caliber کسی نے دیکھا ہی نہیں) فسٹ آئے، سیکنڈ آئے۔ بہت ساری مائیں تشریف لائیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے نے ایک سال پہلے اچھی پوزیشن لی تھی اب چھ گریڈ ڈاؤن ہو گیا۔ عقل کی بات کبھی کبھی عرب و عجم سے بھی نکلتی ہے، مشرق و مغرب سے بھی نکلتی ہے۔ میں نے ایک بہت بڑے Determinist انگریز فلاسفر کا قول پڑھا' مجھے بہت پسند ہے۔ 'Seldom they talk in a God's way but that was a beautiful saying' اس نے کہا کمال کی بات ہے کہ ہم ہر حال میں اپنی ناکامیوں کا پلّہ خدا کے ہاں ڈالتے ہیں۔ میں ناکام ہوا اللہ کی مرضی' مجھے کھانا کم ملا اللہ کی مرضی' میں فیل ہو گیا اللہ کی مرضی' میرا مکان جل گیا اللہ کی مرضی۔ بھئی اولاد کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے۔ یہ کم پڑھا اللہ کی مرضی۔ بھئی

Marfat.com

مقدرات اگر ہر چیز میں اٹل ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا مقدر علم ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ فرماتا ہے کہ ہم خوب اچھی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ علم کہاں رکھنا ہے۔ یہ کامن مقدر نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا مقدر ہے اور یہ تو اللہ مفت میں ایک ذرہ بھی کسی کو عطا نہیں کرتا۔ یہ تو نہیں اس طرح بانٹتا جیسے روٹی بانٹتا ہے۔ علم کو بڑی اچھی طرح دیکھ لیتا ہے۔ تو پھر آپ کیوں نہیں خدا سے دعا کرتے' کیوں نہیں اللہ سے آرزو کرتے کہ یا اللہ ہمارے بچوں کو بہتر بنا۔ ایک دفعہ ڈاکٹر فاطمہ باقر پاکستان آئیں تو گھومتی پھرتی چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کمال کی بات ہے آئی تو میں ایک مسلمان ملک میں تھی پر جہاں بھی گئی ہوں اور جتنی بھی خواتین سے میں نے بات کی اور پوچھا کہ بھئی آپ بچے کو کیا بناؤ گے؟ کہا انجینئر۔ آپ کیا بناؤ گے؟ ڈاکٹر۔ کیا بناؤ گے؟ فلاں فلاں۔ کہتی ایک ماں نے بھی یہ نہیں کہا میں اپنے بچے کو اچھا مسلمان بناؤں گی۔ مگر اس کرسچن ماں نے یہ ضرور کیا ہوگا اور اپنی بچی کو کہا ہو گا Learn, try to know and choose whatever way you want to choose یہ تو کہا ہوگا ناں' تبھی وہ مسلمان ہوگئی۔

جب انتخاب کی بات آتی ہے تو انٹلیکچوئل کبھی فہم کے درجے پر نہیں پہنچتا۔ آپ کہیں گے مَیں نے مسٹزم کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مسٹزم رزلٹ ہے، Capacity نہیں ہے۔ مسٹزم' فہم و فراست کا انجام ہے۔ اس لیے آپ دیکھو جو قول ہے جو بات میں نے لکھی ہے سامنے Total height of intellectual capacity اس وقت تک کمتر رہ جاتی ہے، کمزور رہ جاتی ہے' اس میں علم و عقل کو بحران درپیش ہوتا ہے۔ اگر عقل چلتی رہے اس کے رستے کشادہ رہیں یہ اپنے تعصبات کی پگ ڈنڈیوں سے بچ کے گزرتی رہے تو بالآخر تمام عقل اللہ تک پہنچتی ہے۔ اس لیے کہ Top priority of intellectual curiosity is God and nothing else اگر یہ خدا تک پہنچنے کا جذبہ نہیں رکھتی اگر یہ خدا تک پہنچنے کی آرزو نہیں رکھتی اور خدا ہو یا نہ ہو' اگر اس حقیقتِ کبریٰ کو جاننے کی خواہش آپ کے دل میں نہیں پیدا ہوتی تو آپ کی عقل سب سے بڑے Failure کا شکار ہو جاتی ہے، عقل

Marfat.com

اپنے انجام کو نہیں پہنچتی ۔ یہ نیم پختہ عقل اپنے آپ کو Over estimate کر کے بادشاہِ وقت تو قرار دے گی ۔ یہ اپنے آپ کو جدید ترین تو ضرور کہلوا لے گی' اپنے سسٹم کے اعلیٰ ترین چیزوں کی قائل تو ضرور ہوگی مگر حقیقتِ مطلقہ تک کبھی نہیں پہنچے گی ۔ ہمیں ہر صورت اپنے ذہن کو ایک ٹارگٹ دینا ہوتا ہے۔انسانی برین جو ان دونوں کیفیتوں کو Capacity میں رکھتا ہے، عقل کو بھی انٹلیکٹ کو بھی اس میں ایک عجیب وغریب ودیعت ہے۔غور کیجیے گا، اس میں ایک سینس ہے، اس میں کاموں کی ایک Sense of priority ہے۔آپ صبح اٹھو گے تو آپکو یہ لسٹ لگادے گا، آپ نہیں کہو گے یہ لسٹ لگادے گا کہ یہ کام بڑا ضروری ہے' کرنا ہے۔اب اگر چار پانچ کام ایک جیسے ہوں تو جس کام کو یہ کہے گا It's more important آپ وہ کرنے پہ آمادہ ہو جاؤ گے It always goes for the importance مثال کے طور پر آپ دفتر جارہے ہیں، دفتر جانا بڑا ضروری ہے افسروں سے ملنا ضروری ہے' اچانک خبر آتی ہے کہ جی والدہ گرامی گزر گئیں Now the entire priorities upset۔اچانک ایک Top emotional priority آکے سارا کچھ چینج کر جاتی ہے۔آپ کے برین میں یہ Inherent sense ہے ۔ Human mind has inherent sense to sort out the priorities and to look for the top priority. یہ اِن ہیرینٹ سینس ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ نے ذہن کی ان ترجیحات کو متعین کیا ہے۔کچھ وقتی ہیں کچھ طویل مدت کی ہیں کچھ فائنل ہیں۔اتفاق کیا ہوا کہ ہمارے انٹلیکٹ کی حدود ایسی تھیں کہ ہم نے Local priorities میں دل لگا لیا۔ترجیحات ہیں، جیسے کلاسز ہیں۔آپ نے تعلیم حاصل کرنی ہے، کہتا ہے خدا کو یاد کرو۔کہتا ہے ابھی پڑھ تو لوں۔جب پڑھنے سے فارغ ہوئے اس نے کہا خدا یاد کرو' ابھی شادی تو کرلوں۔پھر آپ کو کہا خدا یاد کرو' کہا بیوی بچے تو ہونے دو۔اب بچوں کو سنوار تو لینے دو۔پھر آپ sense of priority کو delay کرتے چلے آتے ہیں۔تاسّفات جمع ہوتے رہتے ہیں۔افسوس کثیر ہو جاتا ہے خوشیاں محدود ہو جاتی ہیں۔پھر

Marfat.com

آپ پتہ نہیں کیا کیا بلائیں Anxiety, depression, alzheimer انسانی ذہن سے آ چمٹتی ہیں۔تمام انسانی ذہن کی بربادی کا باعث This underestimation of the proper priorities ہیں۔اگر آپ بھولے ایک دفعہ اپنے اس ذہن کو آپ کی جو کپیسٹی آف لرننگ ہے اس کو ایک Drive motive 'ایک کمانڈ دے دو کہ دیکھو یار کمزور ہو یا قوی برے ہو یا اچھے ہو نالائق ہو یا ذہین ہو Remember this little thing that Allah is my top priority پھر آپ کا کام ختم۔ذہن اس کمانڈ کو وصول کر لیتا ہے جب ذہن اس کمانڈ کو وصول کر لیتا ہے تو کم از کم آپ کو خدا بھولنے نہیں دے گا۔بار بار یاد کرائے گا کہ Look young man, old girl old man, young baby you are missing your priority چاہے وہ آپ کی اماں جی ہیں چاہے وہ آپ کے بیٹا جی ہیں دونوں Priorities کو خبر ہوتی رہے گی اور ایک وقت ضرور آئے گا'ضرور آئے گا کہ اس Priority کو اللہ قبول کرتا ہے اور آپ کو پریشانیوں سے بچا کر انشاء اللہ تعالیٰ منزلِ آخر تک بڑی Safely پہنچا دیتا ہے۔آپ کو پتہ ہے اس حدیث کا کیا مطلب ہے،حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دل سے ایک مرتبہ'' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ '' کہہ دیا اُس پہ دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی (صحیح مسلم)۔مطلب یہی ہے کہ کم از کم اپنی زندگی کے تواتر سے گزرتے ہوئے Mentally تو ایک دفعہ Convince ہو جاؤ کہ آپ کی کوئی ایک Priority ہے اور Definitive ہے اور Sure ہے۔آپ Slack کر جاؤ،بزدلی دکھا جاؤ،ڈر جاؤ،سست الوجود ہو جاؤ۔مجھے یاد ہے ایک قبیلہ آیا،یا رسول اللہ ﷺ صبح ہم سے جاگا نہیں جاتا۔کہا اٹھ کر پڑھ لیا کرو۔پھر کہا یہ تمہارا ذاتی نہیں قومی فعل ہے۔یعنی پورے کا پورا قبیلہ ہی صبح سویا رہتا تھا۔مگر حضورِ گرامی مرتبت ﷺ کے نزدیک سب سے بڑی ویلیو کیا ہے؟ میں اب چند حدیثیں آخر میں آپ کو کوٹ کر کے سناؤں گا کہ What is the value? خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک عقل کی ویلیو کیا ہے؟ میں یہ آپ کو تحفتاً احادیث پیش کر رہا ہوں۔ intellectualism اور

Marfat.com

Mysticism میں قطعاً کسی قسم کا فرق نہیں اگر Pseudo نہ ہو۔ اگر جعل سازی کی جائے گی تو وہ وہاں کی عقل ہو یا یہاں کی عقل ہو دونوں رک جائیں گی اور دونوں رک کے بت پرستی کی عادی ہو جائیں گی۔ آپ کو تعجب نہیں ہوتا جب آپ دیکھتے ہو انڈیا میں PhD بھی اس کالی دیوی کے آگے جھکا ہوا ہے۔ One wonders ان کو کیا ہو گیا؟ یہ علامتیں ہیں' ان کو ہو کیا گیا ہے؟ مگر یہی ہوتا ہے جب عقل رک جائے اور تعصبات کی نذر ہو جائے All Intellectualism reduces to idol worship صرف اللہ کو ماننے والے آگے بڑھتے ہیں And these are Mystics صوفی نرالے نہیں ہوتے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ''آدمی کی کمائی میں عقل سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ یہ عقل اس کو ہدایت کی راہ دکھلاتی ہے اور ہلاکت سے دور رکھتی ہے۔ بندے کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا نہ اس کا دین مکمل ہو سکتا ہے جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو''۔

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں آدمی بڑا ہی عبادت گزار ہے، بڑا ہی نمازیں پڑھنے والا ہے۔ ساری ساری رات بس کھڑا ہی رہتا ہے اور کبھی اسے روزے کے بغیر نہیں دیکھا گیا۔ فرمایا جا اس کی عقل دیکھ۔ عرض کی کہ حضور ﷺ ہم تو اس کی جسمانی عبادات کا بتا رہے ہیں۔ فرمایا جاؤ اس کی عقل دیکھو۔ جب اس کی عقل ہی نہیں تو اس کی عبادات کا کیا فائدہ۔ ایک دفعہ ایک بچے کے والد آ گئے میرا خیال ہے گجرات سے آئے تھے اور کہنے لگے میرا بیٹا ایک دم سے بڑا نیک ہو گیا۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ کہا جی، وہ آدھی رات کو تہجد پڑھ رہا ہوتا ہے، صبح وہ مسجد میں جا کے روزے رکھ رہا ہوتا ہے اور مصروفِ جدوجہد ہو گیا ہے اور میں تو حیران ہوں کہ وہ کس منزل پہ جائے گا۔ میں نے کہا جا عقلمند! جا کے اسے دیکھ وہ کسی خاتون کی محبت میں کر رہا ہو گا۔ یہ حادثات، دیکھو جو کام ہم اللہ کے لیے نہیں کرتے ہم اپنے Obsessional thoughts کے لیے کرتے ہیں۔ ہم کہتے یہ ہیں کہ ہم فلاں کام خدا کی آرزو میں کر رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے ایک بہت بڑے پرہیز گار سے، بڑے امامِ اہلِ حدیث بھی تھے تو

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ مجھے پڑھاتے پڑھاتے اُنس ہو گیا ہے۔ تو میں نے کہا یار تم تو کچھ سوچو ناں، تم تو بہت بڑے محدث ہو اور قرآن کہتا ہے: "وَعَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئاً وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ " کسی چیز سے تم کراہت کھاتے ہو اور اس میں خیر ہوتا ہے "وَعَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ "{البقرة:216} اور کسی چیز سے تمہیں محبت ہوتی ہے اور اس میں شر ہوتا ہے۔ تو تم کیوں نہیں باز آجاتے۔ کہنے لگے جی کچھ بھی ہو اس سے تو نہیں آ سکتا۔ اب آپ دیکھتے ہو ہر شخص آتا ہے کہ جی تعویذ مل جائے، فلاں مل جائے۔ کس کے لیے؟ اپنے دنیاوی مقصد کو حل کرنے کے لیے۔ پھر خدا کون ہوا؟ خدا کا وہ 'بندہ' جس کے لیے خدا استعمال ہو رہا ہے۔ دیکھنا پڑتا ہے' اب اس لیے اللہ میاں کو Under estimate نہ کیا کرو۔ اخلاص سے دعا مانگنا اور ہے، مقاصد کے لیے دعا مانگنا اور ہے۔ اور جو اخباروں میں وظیفے لکھے ہوتے ہیں چالیس مرتبہ پڑھو تو یہ ہو جاتا ہے پچیس مرتبہ پڑھو تو یہ ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے اُن سے جا کر پوچھا کہ انہوں نے بھی کبھی ایسا کیا ہے؟ قرآن حکیم میں کتنی سختی سے آتا ہے: " لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ "{ الصف :02} تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ خدا اتنا سادہ ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ تم کوئی کام کرتے ہو یا نہیں کرتے ہو، نفاق سے کرتے ہو، بے بسی سے کرتے ہو مجبوری سے کرتے ہو کہ خدا کے اُنس و محبت سے کرتے ہو۔

There is a lot of difference

حضور ﷺ نے فرمایا، ذرا سنیے بڑی خوبصورت روایت ہے حضرت عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے تمیم داریؓ سے پوچھا سرداری کیا چیز ہے؟ جواب دیا عقل۔ فرمایا تم نے صحیح کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا تو انہوں نے یہی جواب دیا۔ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ سرداری کیا ہے؟ جبرائیل نے کہا عقل۔ دیکھو ایک وہ لوگ تھے جو مسلمانوں کو عقل استعمال کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اُدھر یہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کو عقل استعمال کرنے سے روکتے ہیں' کتنے افسوس کی بات ہے کہ They are

Marfat.com

misrepresenting God and His prophet PBUH

پھر فرمایا' اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل پیدا کی پھر اسے کہا سامنے آ۔ وہ سامنے آئی' اللہ کو بڑی حسین لگی۔ اب آپ پتہ نہیں کیا کہو گے بہر حال وہ کوئی کمپیوٹر simulation تو نہیں تھی۔ بہر حال جب وہ آئی، جب اس کو تخلیق کیا، تخلیق کو اپنے سامنے کیا اور کہا واہ واہ میں نے کیا خوبصورت شے بنائی ہے۔ پھر کہا پلٹ کے دکھا چل کے دکھا' پھر وہ چلی اور اس نے اپنے رنگ دکھائے۔ پھر فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے میں نے کوئی مخلوق اپنے نزدیک تجھ سے زیادہ شرف والی نہیں پیدا کی۔ [مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 993]۔ The capacity He gave you to think that's why you are homo sepians اسی لیے آپ اشرف المخلوقات ہو۔ بندہ ہونے کی وجہ سے، جسم ہونے کی وجہ سے نہیں' اس Capacity کی وجہ سے، عقل کی وجہ سے۔ یہی عقل جو آپ کو اپنے بارے میں Narcissist اور گمراہ کر دیتی ہے اس عقل کی وجہ سے۔ That's the caliber of this mind پتہ ہے آپ کو عرب کا ایک پرانا محاورہ ہے کہ بوڑھا اپنی قوم میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں ہوتا ہے۔ ویسے بوڑھے میں کیا فضیلت ہوتی ہے جو بوڑھے کی عزت کرنی چاہیے۔ بعض بوڑھے میں نے ایسے دیکھے، میرا خیال ہے نہ ہی ہوتے تو اچھا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بوڑھوں میں کیا چیز ہے کہ جیسے وہ اپنی امت میں نبی ہوتے ہیں؟ کیونکہ یہ وہ علم ہوتا ہے جو تجربے سے مل کر اعلیٰ ترین عقلی فضیلت پیدا کرتا ہے' اگر بڑھاپا صحیح گزرے۔ اگر بڑھاپا علم کو گامزن ہو اور تجربہ ساتھ ساتھ ہو تو یہ وہ بڑھاپا ہوتا ہے جو حل المشکلات ہوتا ہے۔ یہ اپنی قوم اپنے خاندان کے لیے باعثِ برکت ہوتا ہے۔ آج کل اچھے بھلے بچے شادی کرنا چاہتے ہیں، باپ کہتا ہے نہیں میری طرح کی کرو۔ میں نے اکثر ماں باپ سے کہا یار ان بچوں کو کرنے دو شادی' تم اپنی بار بار کیوں کرتے ہو۔ باز ہی نہیں آتے اب کیا کرے بندہ۔

ایک دو احادیث کے بعد میں آپ کے سوال و جواب ضرور سنوں گا۔ یہ روایات صرف

Marfat.com

میں اس لیے کوٹ کر رہا ہوں کہ بہت سارے لوگوں کا خیال ہے، بہت سارے ویسٹ کا خیال ہے، بہت سارے ایسٹ کا خیال ہے اور بہت سارے ہمارے ویسٹ کے نمائندوں کا خیال ہے کہ شاید پتہ نہیں اسلام میں عقل کی گنجائش ہے بھی کہ نہیں۔ شاید ایک اندھا دھند یقین پہ ساری عقل قائم ہے یا تمام مسٹزم بھی ایک جاہلانہ رسم و رواج ہے۔ ایسے نہیں ہے۔ میں تو مسٹک نہیں ہوں، میں استادوں کا شاگرد ہوں۔ مگر میں اپنے استادوں کے ایک روّیے کے بارے میں جانتا ہوں اور میں نے سیدِ ہجویرؒ سے سنا۔ وہ استادِ مکرم قطب الاقطاب تھے اور ان کی کتاب تصوف پہ سند ہے۔ 32 زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا اور مشرق و مغرب میں تمام خدا شناس اس کتاب کی عزت کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑی خوبصورت بات کہی۔ کہتے ہیں ''خدا کو جاننا ہے تو ہر علم سے اِتنا ضرور حاصل کرو جتنا پہچان کے لیے ضروری ہے''۔ اور جب کسی نے ان سے سوال کیا، دیکھو اگر وہ عالم نہ ہوتے تو کیا جواب دیتے؟ تو ایک شخص نے کہا اے علیؒ بن عثمان تمام علم بے سود ہے۔ میں آپ کو میٹک کی Knowledgablity بتا رہا ہوں۔ ایک شخص آیا اور کہا اے علیؒ بن عثمان تمام علم بے سود ہے۔ شیخ نے کہا اگر تو نے کسی علم کی بنیاد پر یہ فتویٰ دیا ہے تو تُو نفاق کا شکار ہے۔ ایک طرف تُو اسی علم سے اپنے علم کو بے سود کہہ رہا ہے۔ اگر بے علم دیا ہے تو تیری بات قابل غور ہی نہیں ہے۔ آپ نے دونوں طرف سے اس کا رستہ بند کر دیا کہ اگر تو نے یہ فیصلہ کسی علم کی وجہ سے کیا ہے تو پھر تُو ایک علم کی وجہ سے دوسرے علم کو بے سود قرار دے رہا ہے۔ اور اگر بے علم دیا ہے تو اس قابل ہی نہیں کہ تیری بات کا میں جواب دوں۔ تو صوفی بڑی اعلیٰ ترین فراستِ الٰہیہ کا مالک ہوتا ہے اور اللہ کے حضور میں اس کی ذہانت بے لاگ ہوتی ہے۔ اگر اس میں غرض شامل ہو جائے، اگر اس میں اس کا اپنا کوئی لالچ شامل ہو جائے اور اس کی اپنی نیک نیتی اس میں شامل نہ ہو تو وہ انٹیلیکچوئلزم کے درجے پہ آ جاتی ہے۔ The only difference is کہ وہ فہم و فراست کے اس رتبے تک نہیں پہنچتی جس کے بارے میں حضورِ گرامی مرتبتﷺ نے فرمایا تھا کہ نبوت اب ختم ہوگئی۔ اب نبوت کا ایک چھیالیسواں حصہ باقی ہے وہ خوابوں کی تعبیر میں اور فراست

Marfat.com

کے علوم میں ہے بس۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

سوال: I can't say my qualities are constant or right, I am upset related to make Allah as my top priority. Guide me please.

پروفیسر احمد رفیق اختر: جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ ہم روٹین میں بہت سارے کام کرتے ہیں اور انسان چونکہ ایک Variable inconsistent condition میں ہوتا ہے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہمہ وقت خدا کی اسی طرح آرزو کرے گا جیسے ایک وقت میں کر رہا ہے۔ اب دیکھئے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک دفعہ حضرت معاذؓ بن جبل کو ڈانٹا اور کہا اے معاذؓ تو چاہتا ہے کہ لوگ خدا کے دین سے باہر نکل جائیں۔ انہوں نے کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا تو لمبی لمبی قرأت کرتا ہے اور تیری نماز میں بچے اور بوڑھے ہوتے ہیں You should be careful کہ خدا کے کلام سے لوگ تنگ نہ آ جائیں۔ اب دیکھو ہم اکثر مولویوں کو بہت کچھ سنا رہے ہوتے ہیں کہ کمبخت خیال ہی نہیں کرتے، ہر وقت شروع ہو جاتے ہیں۔ ہر وقت گلا پھاڑ رہے ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یار اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ خوامخواہ لوگوں پہ دین مسلط نہ کرو بلکہ دیکھو کہ وہ کس عالم میں ہیں، سننے کے موڈ میں ہیں تو انہیں سناؤ۔ یہ سوال بھی اسی طرح حل ہو گا کہ You are not all the time in mood of accepting the idea of religion or God but there is one

Marfat.com

way کہ اگر آپ ایک چیز کو لازم قرار دو اور وہ خدا کی یاد ہے، چاہے دل سے نہ ہو، زبان سے ہو تو پھر وہ جیسے میں نے پہلے تقریر میں کہا تھا کہ ایک بیک گراؤنڈ بنی رہے گی اور تمہاری گمراہی اور خود رفتگی کے باوجود تمہارا واپس آنا لازم ہے اور خدا انشاءاللہ تعالیٰ خدا کبھی نہ کبھی آپ کی رجعت قبول کر لے گا۔

سوال: آپ نے سید ہجویریؒ کا قول سنایا کہ "تمام علوم میں سے تھوڑا تھوڑا حاصل کر لو"۔ کن علوم کا حصول آجکل ضروری ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: Everything! علم تو کوئی بھی ایسا نہیں جسے میں ناقص قرار دوں چاہے جنات کا ہی کیوں نہ ہو۔ مصیبت تو یہ ہے کہ عالم کے پاس جانا پڑتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری اتنی زندگی گزر گئی اور جن لوگوں نے بھی علومِ جنات جس کو علمِ حاضرات کہتے ہیں اس کے دعوے کیے وہ 100% جھوٹ نکلے۔ ایک دو پرسنٹ بھی نہیں باقی رہا۔ اسی طرح تعویذ دھاگے والے جتنے احباب بیٹھے ہیں گلی کوچوں میں، سارے کے سارے 100% جھوٹے ہیں۔ سارے کے سارے، اس کو مبالغہ نہ سمجھنا، 100% فراڈ اور جھوٹے ہیں۔ اب دیکھیے صرف بچوں کے لیے تعویذ ہوتا ہے، میں آپ کو ایک بات بتا دوں۔ حضرت ابن عباسؓ شروع میں جب بچے تھے تو دو تعویذ گلے میں ڈالتے تھے۔ ایک تو نظرِ بد کا تھا: "بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا" (سنن نسائی، ابن ماجہ) اور جو دوسرا تعویذ ڈالتے تھے وہ تھا: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کے علاوہ میں نے پورے عرب یعنی اس وقت میں، عہدِ زمانہ رسالت اور اصحابؓ کے زمانے میں مَیں نے تو کسی کو تعویذ دھاگہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا And unluckily today when go through تو لگتا ہے کہ ہر دو دکانوں میں تیسری دکان تعویذ والے کی ہوتی ہے۔ اب یہ اتنی کثرت سے کہاں اتنے نیک پاک لوگ آ گئے اور حساب کتاب والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (حساب) ایک نئی ٹرم ہے جیسے ہندو پوٹلی کھولتے تھے اور اس میں سے (زائچے وغیرہ) نکالتے تھے۔ اب ہر بندہ کہہ رہا ہوتا ہے "چلو جی میں حساب کرا آواں"۔ اُو

Marfat.com

کس چیز کا حساب کرانا اے، کدے کولوں حساب کرانا اے؟ آگے لگتا ہے کوئی میتھ کا پی. ایچ. ڈی. بیٹھا ہوا ہے جو حساب کتاب کرتا ہے (قہقہہ) یہ اتنا جھوٹ چل رہا ہے کہ میں نے Seriously ایک دفعہ کتاب میں لکھا تھا کہ مجھے تو لگتا ہے پاکستان میں آدھے لوگوں پر جادو ہو رہا ہے اور آدھے لوگ کر رہے ہیں۔

سوال: عقل کا استعمال کرتے ہوئے زندگی گزارنا مقدر ہے اگر نہیں تو کیا تعلق ہے عقل اور مقدر کا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: عقل کا ان چیزوں سے زیادہ تعلق نہیں۔ بعض اوقات عقل کی آزمائش ان چیزوں سے ہوتی ہے۔ suppose میں راہ چل رہا ہوں، پی ایچ ڈی ہوں، میرے جوتے تھوڑے سے پھٹے ہوئے ہیں، جیب میں ہاتھ ڈالا، کوئی پیسے نہیں۔ مَیں Jobless ہوں۔ اور آسمان کی طرف منہ اٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں یا اللہ پڑھایا لکھایا، اتنا دانشور بنایا ''ایہہ کی میرے پلے دو روٹیاں وی کوئی نئیں''۔ تو بعض اوقات علم کی آزمائش جو ہے ہماری زندگی کی عملی پوزیشن ہو جاتی ہے۔ دیکھو ساری چیزیں ضائع ہو جائیں گی مگر آپ کا علم ضائع نہیں ہوتا۔ کبھی نہ کبھی یہ کیش ہوتا ہے اور آپ کو زندگی میں عزت و مرتبہ سے آشنا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پروردگارِ عالم نے (یہ حدیث قدسی ہے) فرمایا کہ ان سے کہہ دے مَیں عقل سے دیتا ہوں عقل کے بغیر نہیں دیتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی چیزیں نصیب سے ہیں جو اللہ دے دے، بل گیٹس کو دے دے یا کسی اندھے بوڑھے کو دے دے مگر عقل والے کو کہیں نہ کہیں ضرور ملتا ہے۔ عقل والے کے لیے شرط کہ اس کو ضرور ملے گا، اس علم والے کو ملے گا، باقی لوگوں کو پتہ نہیں ملتا ہے، کوئی آزمائش ہے یا عذاب ہے۔ باقی لوگوں کے مال و اسباب آزمائش و عذاب بن سکتے ہیں مگر عقل والوں کو علم والوں کو خدا استعدادِ ذہن کی بنیاد پر کبھی نہ کبھی ضرور دیتا ہے۔ You can cash this card with God

سوال: کیا صوفی کا مجرد ہونا ضروری ہے؟

Marfat.com

پروفیسر احمد رفیق اختر: ویل! بعض اوقات یہ سمجھا جاتا ہے اس میں صوفی کی کوئی مثال تو نہیں ہے Sufi is not an ideal مگر سید ہجویرؒ بھی شادی شدہ تھے، زندگی میں اس نیک بخت نے پتہ نہیں حضرت پہ کیا کچھ اثر چھوڑے کہ اس کی وجہ سے آئندہ شادی ہی نہیں کی۔ تجرد جو ہے صوفیاء کا مسلک نہیں ہے اور کسی بھی صوفی کا اس معاملے میں الگ سے کوئی مسلک نہیں۔ ہمارا مسلک جو ہے ہمارے آقائے کائناتﷺ کے ساتھ ہے۔ اگر ہمارے رسولﷺ نے ہمیں منع کر دیا ہوتا (تو پھر اور بات ہوتی)۔ بعض اوقات چونکہ روزہ رکھنا بڑا مبارک ہے بڑے لوگ روزے رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک گروہ آ گیا انہوں نے رسول اللہﷺ سے کہا یا رسول اللہﷺ آپﷺ تو رسول ہیں۔ ہم تو رسول نہیں ہیں تو ہم یہ کریں گے کہ ہم شادی نہیں کریں گے۔ ہم عبادت ہی کریں گے۔ پھر کہا آپﷺ تو رسول ہیں: ہم تو رسول نہیں ہیں، ہم روزے ہی رکھتے جائیں گے۔ اللہ کے رسولﷺ کو اتنا غصہ آیا اور کہا کہ میں متقی ہوں اور سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں۔ اس کے باوجود میں شادی کروں گا اور میں ان کو پالوں گا، میں کھانا کھاؤں گا اور روزہ بھی رکھوں گا اور کشادہ بھی کروں گا۔ یعنی میں تمام نارمل کام کرنے والا پیغمبر ہوں۔ اس لیے کہ اللہ نے قرآن حکیم میں فرمایا: "طٰهٰ مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى{ "سورة طٰهٰ} ہم نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں اتارا۔ جب قرآن نے مشقت نہیں بننا تو اس کے رسولﷺ نے بھی مشقت نہیں بننا۔ اللہ نے بھی آپ کی مشقت منظور نہیں کی پھر اگر آپ ضرور مجرد رہنا چاہتے ہو تو آپ کی مرضی۔ اللہ نے نہیں کہا، نہ رسول نے کہا اور نہ ہی کتاب نے کہا۔

سوال: حضرت آدمؑ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے کیا یہ بات ان کے خاکی وجود کے بارے میں ہے یا روحانی وجود کے بارے میں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: دراصل اس سوال کا اطلاق تو ہر اس Existence پہ ہوتا ہے جو پہلی تھی۔ یہ خالی آدمؑ کے بارے میں تو نہیں کہا جا سکتا۔ اگر آپ غور کرو اور پیچھے جاؤ تو ہمیں تو کچھ بھی پتہ نہیں ہے کہ پہلا بادام کیسے پیدا ہو گیا؟ پہلا انگور کیسے پیدا ہو گیا؟ پھر اولین

Marfat.com

جو creation ہے It is always a question اس پہ کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ہاں! اگر ہمارے پاس کوئی تھیوری ہو جسے ہم کہتے ہیں Theory of everything جسے T.O.E. کہتے ہیں، تھیوری آف ایوری تھنگ، انٹلیکچوئلی ہر چیز جس چیز میں سمٹ جاتی ہے۔ یہ میں آپ کو انٹلیکچوئلی بتا رہا ہوں کہ آپ کو کہیں نہ کہیں ہزار ہا کنفیوژنز نظر آئیں گے یہ کیوں نہ ہوا وہ کیوں ہوا؟ یہ کیسے بنی وہ کیسے بنی؟ There is only one theory which covers all questions and that is Almighty Allah۔ اور یہ آپ (پورے اعتماد سے) کہہ سکتے ہو۔ زندگی کی ہر تھیوری اُدھر ہی پلٹتی ہے۔ جب آپ کے پاس گیپ آتا ہے اور جس مسئلے کے حل میں سائنسدانوں کو شاید پچاس سال گزر جائیں، سو سال گزر جائیں، آپ بڑی آسانی سے اسے ایک جملے سے حل کرتے ہو کہ ''یہ خدا نے کیا''۔ So the first cell of life was created by God, it was multiplied by God, It was given variety of shapes by God جیسے قرآن نے کہا ہم نے پھلوں کو رنگت دی، ان کے ذائقوں میں نزہت اور ندرت رکھی۔ ہم نے یہ ساری چیزیں دی ہیں۔ So I am satisfied پہلا مسئلہ یہ نہیں بنتا کہ میں ان اختلافات کو حل کروں۔ میرا پہلا مسئلہ یہ بنتا ہے کہ ''خدا ہے کہ نہیں ہے''۔ اگر نہیں ہے تو سارے سوالوں کے جواب مجھے دینا ہوں گے۔ اگر خدا ہے تو میں آزاد، چھٹیوں پہ، سب اللہ نے کیا ہے۔

سوال: رجال الغیب کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ Do they exist?

پروفیسر احمد رفیق اختر: جی ہاں! رجال الغیب اصل میں ملائکہ بھی ہیں اور انسان بھی ہیں۔ اللہ نے کچھ لوگوں کو انسانوں میں منتخب کیا اور ان کو کچھ کاموں پہ مامور کر دیا۔ جن میں سے کامن کام یہ ہیں کہ صحرا میں یا کسی اِدھر اُدھر کی جگہوں پر جہاں مسافر بھٹک رہا ہو، بھوکا مر رہا ہو، کہیں بے چینی ہو اضطراب ہو تب وہاں وہ لوگ آ کر ان کی استعانت فرماتے ہیں۔ یہ انسان بھی

Marfat.com

ہوتے ہیں جیسے ان میں ایک انسان کا ذکر آپ نے سنا وہ حضرتِ خضرؑ تھے۔ رجال الغیب کے بارے میں حدیث مبارک بھی ہے اور نواب صدیق حسن خان جو انڈیا میں اہلِ حدیث کے سربراہ ہیں، وہ اس حدیث کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تم رستہ بھول جاؤ کھو جاؤ، کسی پہاڑ کی چوٹی پہ جب تم رسک میں چلے جاؤ، اگر تم اس طرح پکار کے کہو "اَعِیْنُوْنِی یَا عِبَادَاللّٰہ" کہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اہلِ حدیث کا بڑا پرابلم یہ ہے، ایک طرف وہ بندوں کی مدد لینے سے منع کرتے ہیں، اوپر سے یہ حدیث بھی سناتے ہیں۔ ان کے لیے یہ بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں خبردار کسی کی مدد اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔ مگر انہی کی طرف سے یہ حدیث آئی ہے اور نواب صدیق حسن خان آف بھوپال نے دی ہے کہ ایک دفعہ دریائے نرمدا کے کنارے میری بہلی ریت میں پھنس گئی۔ کوئی بندہ آس پاس نہیں تھا، میں بڑا پریشان ہوا۔ میں بہلی چھوڑ کے دریا کے کنڈھے خشکی پہ چلا گیا اور میں نے اپنی کمر پھیر لی اور بلند آواز سے پکارا "اَعِیْنُوْنِی یَا عِبَادَاللّٰہ"۔ پیچھے پلٹ کے دیکھا تو میری بہلی خشکی پہ پڑی تھی۔ ماشاء اللہ تعالیٰ العزیز ایسی بھی باتیں ہیں۔ مگر ان سے کہہ دو ہم نے فلاں پیر سے کہا حضرت ہماری مدد کرو، تو وہ فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔

سوال: آپ نے فرمایا کہ ہر جاندار کی نسل ہوتی ہے، یقیناً ایسا ہی ہے۔ کیا آجکل کھائی جانے والی مرغی جسے Shaver کہا جاتا ہے کیا اس کی بھی کوئی نسل ہے۔ کیونکہ ہمارے علاقے کے مولوی صاحب نوجوانوں کو تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم shaver کی طرح کی نسل ہو۔

پروفیسر احمد رفیق اختر: مولوی صاحب کی حسِ مزاح ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ کوئی خالی انڈوں سے تو نہیں پیدا ہوتے یا خالی خول تو نہیں چڑھے ہوتے۔ ماشاء اللہ، shaver نسل سے مراد یہ ہے lethargic, very very lethargic سست الوجود۔ چلتے پھرتے ہوئے ہلتے ہیں، اپنی مرضی سے ہلتے ہیں، میوزک پہ۔ کام کے لیے نہیں ہلتے۔ Now this is

Marfat.com

a strange kind of attitude this generation has ۔ہوپس (Hopes) میں بہت تیز، ناامیدی میں بڑے بدنام ۔ اب اس نسل کو shaver تو نہیں کہا جا سکتا مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ Totally Impressionistic generation ہے ۔impressions میں جاتی ہے مُوڈز میں جاتی ہے۔ For example اگر خدا کو مانتے نہیں تو ایک خاتون، چھوٹی سی بچی مجھے کہے گی What God has to do with my privacies. سب کچھ مُکر جائیں گے ۔یعنی ان کا سب سے بڑا بحران یہ ہے کہ زیادہ دیر اللہ کے ساتھ گزری نہیں ہوتی تو بات بات پہ بالکل اسی طرح روٹھتے ہیں جیسے بچے ماؤں سے روٹھتے ہیں ۔مگر یہ بھی اچھا ہے اگر اللہ سے روٹھیں، کمی تو کوئی نہیں ۔اللہ ان کو یہ برکت دیے رکھے کہ They should be attached to the Almighty Allah ان کے اپنے اپنے سٹائل ہیں. بدقسمتی سے ہمارا ایک کانسپٹ ہے اور وہ میں کہنا تو نہیں چاہتا But we always have a monkey in us آپ کو پتہ ہے جو چھوٹے بچے پیدا ہوتے ہیں جو ذہنی معذور ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک منکی کی طرح ڈانسنگ رو میں Behave کرتے ہیں ۔میرا تو خیال یہ ہے منکی ہر ایک میں موجود ہوتا ہے اور تھوڑا بہت ضرور ہوتا ہے ۔کہیں نسلی طور پر یہ جبلی وجود جب سے بنا ہے، کہیں نہ کہیں تو بے چارہ وہ میرا کزن چمپانزی میرے ساتھ آتا ہی ہے ناں ۔سمجھو کہ جب ہم ان چیزوں کی پرواہ کر رہے ہوتے ہیں تو وہ جو وجود ہے کاپی کرنے پہ بڑا آمادہ ہوتا ہے ۔آپ کو پتہ ہے ایک بڑی پرانی بات ہے، اہلحدیث کے ہی امام تھے، پروفیسر صاحب میرے بڑے اچھے دوست ہیں بڑے پیارے دوست ہیں ۔میں نے ان سے ایک دن کہا کہ دیکھو یار تم نے لوگوں کے پائینچے اٹھانے میں کتنی محنت کی ہے ۔تم پائینچے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو کہتے ہو پنڈلی کے اوپر اٹھالو ۔یہ کر وہ کرو کوئی نہیں سنتا ۔مگر میں نے کہا ایک فیشن آیا تھا عورتوں نے بھی پائینچے اٹھا لیے تھے ۔تو I think the religion should be a little more fashionable سارے مذہبی ہو جائیں گے ۔اس

Marfat.com

دن میں ایک کے بڑے حضرت کو سن رہا تھا تو I was shocked وہ بڑے حضرت کہہ رہے تھے کہ تمہیں پتہ ہے کہ زمین کے گرد سورج کیوں چکر لگاتا ہے؟ میں نے کہا یار کوئی نیا سائنسدان پیدا ہو گیا نئی سائنسز آ گئی ہیں۔ اب یورپ کو پتہ لگے گا ہمارے مولوی کتنے پڑھے لکھے ہیں۔ پھر اس پہ دوسری بات انہوں نے فرمائی: تمہیں پتہ ہے کہ سورج زمین کے گرد کیوں چکر لگاتا ہے؟ اس لیے کہ زمین پہ روضۂ رسول ہے۔ میں یہ سن کے بڑا پریشان ہوا کہ جب روضۂ رسول نہیں تھا تو سورج کس لیے چکر لگاتا تھا۔ پھر میرے ذہن نے خود ہی Justification دی کہ میں نالائق ہوں مولوی صاحب لائق ہیں، پہلے انتظار میں چکر لگا رہا ہوگا۔ اب اگر ہمارے مذہبی علم و معرفت کے یہ معیار ہوں گے ناں تو آپ یقین جانو ہمارے بچے ضرور اِدھر ہی بھاگیں گے اور They would like to copy اور یہ copying instinct جو ہے ان کو عامل نہیں چھوڑے گی معمول بنا دے گی submissive کر دے گی۔ یورپین انٹلیکچوئلز کی submission (کا خوگر بنا دے گی)۔ ان کی اچھائی کو کاپی کرنا بُرا نہیں ہے مگر ان کے اس منطقی زندگی کے اظہار جو وہ کر رہے ہیں اگر ایسا کرو گے تو میرا خیال ہے کہ ہم میں اسلامی تشخص اُٹھتا جائے گا۔ اس لیے میرا تو خیال ہے کہ ماں باپ کو At least بتانا چاہیے ان کا Religious تشخص مسجد میں نہیں اجاگر ہو سکتا۔ I am sorry to say جو ماں باپ یہ غلطی کرتے ہیں کہ حفظ زبردستی ان پہ ٹھونستے ہیں جو وہ نہیں کرنا چاہتے۔ بھئی تم نے نہیں کیا تم خوامخواہ ان پہ جبر ڈال رہے ہو۔ بھئی یہ تو مرضی پہ ہے Give him a choice اگر کوئی بچہ واقعی اپنی خوشی سے حفظ کرنا چاہتا ہے تو ان کو کروا دو۔ اتنے حفاظ جنہوں نے بچپن میں حفظ کیا تھا جوان ہو کر اللہ نے انہیں اس لیے قرآن بھلا دیا کہ ان کا اس میں انٹرسٹ ہی نہیں تھا۔ اس لیے اب بہت سارے بچے ایسے ہیں جن کو ماں باپ نے شوق سے حافظ بنایا۔ لوگ اپنی نجات چاہتے ہیں، میں جنت میں آسان چلا جاؤں۔ اور قرآن کے بھلانے کا عذاب کس کو ہوگا؟ وہ بھی ماں کو ہونا چاہیے، باپ کو ہونا چاہیے۔ Similarly اگر آپ مذہب کو بڑے سادے سے لیول پہ نقطۂ آغاز

Marfat.com

سے شروع کردو، گھر میں شروع کردو، ان کو پڑھانا شروع کردو instruct کرنا۔ آپ کو مسجد بھیجنے کی ضرورت نہیں، مسجدیں نماز پڑھنے کی جگہ ہیں، تعلیم کی جگہ نہیں رہیں' یہ آپ کو انڈرسٹینڈ کرنا پڑے گا۔ وہ تو آج سے کوئی دس سو بارہ سو سال پہلے کے دروس پڑھا رہے ہیں، اس میں آپ کو کیا ملنا ہے؟ بچے کو کیا ملنا ہے؟ That's why this is all cause یہ جو جہالتوں کے ادوار شروع ہوئے جس میں اتنے سارے مسلمان Already مارے گئے، یہ کوئی علم کا کرشمہ نہیں ہے یا کوئی تقدس کا نہیں، جہالت کا کرشمہ ہے۔ That's why your young children are caught in the hands of stubborn people and that'show they misbehave اور پھر آ کے اپنی جانیں بھی فضول اور فالتو قربان کر دیتے ہیں۔ اللہ سب کو بچائے۔

سوال: بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو روح بھی ساتھ ہوتی ہے۔ کیا روح بھی بچہ ہوتی ہے اور بچے کے ساتھ ساتھ بڑی ہوتی ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: نہیں! بلکہ روح تو ایک درجہء بلوغت رکھتی ہے اور اس کے سارے فیچرز ٹائم کے ساتھ Reveal ہوتے ہیں۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ جیسے سوال میں مَیں پہلے آپکو بتا رہا تھا جو intellectual curiosity کا باعث ہے۔ اب بھی اگر دیکھو تو مسلمانوں کا ایمان ہے کہ جسم پہلے بنتا ہے اور تین ماہ کے بعد روح اس میں نازل ہوتی ہے جب بچہ پورا ہو جاتا ہے، اس کے اعضاء بن جاتے ہیں یا اس کی کافی ساری ہڈیاں یعنی مین وائٹل پارٹس بن جاتے ہیں پھر روح اس میں جاگزیں ہوتی ہے۔ اس لیے بعض خواتین و حضرات نے مسئلہ پوچھا Can we waste a child or not? تو پھر کچھ علماء نے اس پہ یہ فتویٰ بھی دیا کہ جب تک روح نہیں آتی تو wastage could be appreciated مگر خیر بہرحال اگر آپ نے زندگی کا اطلاق روح پہ کرنا ہو تو وہ تو ایک سو بیس دن کے بعد آتی ہے۔ مگر میرے خیال میں زندگی کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب فی میل اور میل جنین آپس میں مل جاتے ہیں It starts

Marfat.com

growing, life means growthجب گروتھ شروع ہو جائے تو اس پہ زندگی کا اطلاق ہو جاتا ہے۔

سوال:How Tasbihaat really work, any scientific explanation?

جواب: بات یہ ہے کہ جو اسمائے الٰہیہ میں آپ کو دیتا ہوں نارملی، یہ سب میرے ہمہ تن کوئی پچاس سال سے، اللہ کے فضل و کرم سے، اس کی تائید سے میرے اپنے اندر اسی طرح جاری و ساری ہیں۔ مگر میں نے اندھا دھند تسبیحات نہیں پڑھی ہیں۔ میں نے ہر تسبیح کو اس کے مقاصد کے تحت چنا ہے' جیسے میرا شروع سے خیال یہ تھا Which pattern do you like to be with Godمیں خدا سے ڈرنا چاہتا ہوں؟ یا میں خدا کی بندگی کسی غرض سے کرنا چاہتا ہوں؟ یا میں خدا کی دوستی کا اشتیاق رکھتا ہوں؟ مجھے پتہ نہیں Fear کے بجائے مجھے اللہ پہ دوست کا گمان تھا شروع سے When I was a child تو میں نے اللہ کے اسماء سے، حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ سنی اور پڑھی اور میرا خیال یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پہ جیسے گمان کرو گے وہ لوٹا دے گا۔ میں دل میں یہی سوچتا تھا کہ اللہ میاں سے دوستی ہو جائے' کوئی چکر چل جائے گا، تو میں اس میں دیکھتے دیکھتے اسمِ ولی تک جا پہنچا۔ اب دیکھو خواتین کو مردوں کو مَیں یہ اسم ''یا ولی'' بڑی کثرت سے دیتا ہوں۔ ولی کا مطلب ہے دوست، مددگار، مالک اور حمایت کرنے والا۔ اس لیے اس اسم کی تلاوت مَیں اپنے زمانہء اول سے کرتا چلا آیا ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ'' میں نے اس اسمِ گرامی میں بہت اظہر برکات دیکھی ہیں۔ اسی طرح جب میں بے چینی میں کسی کو دیکھتا ہوں، ذہنی پریشانی میں، تو تجربتاً یہ آیا ہے کہ جتنا بھی قرآن حکیم میں جتنا بھی جنت میں جہاں ٹوٹل امن ہے، اس میں ''السلام علیکم'' کا اثر ہے۔ جنت کا جو اسم گرامی ہے ''السلام علیکم''۔ اسی طرح جب پیغمبروں پر از حد درجہ سلامتی ہوتی ہے' تمام پیغمبروں پر اگر

Marfat.com

آپ قرآن پڑھیں "سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ "، "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ " سلام ہی سلام چلتا ہے اور اگر Finality میں دیکھو تو خدا کہتا ہے: "سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ "{الصٰفّٰت:182-180} اسی طرح اب ایک طرف دیکھیے یہ اسم کس چیز پہ پھینکا گیا اور کس چیز کو اس نے ٹھنڈا کیا تو آپ حیران ہوں گے: "قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ "{سورۃ انبیاء:69} بھڑکتی ہوئی آگ پہ جب اس اسم کو اتارا گیا تو وہ سیدنا ابراہیمؑ کے لیے سلامتی کا باعث بن گیا۔ یہ ذہنی سلامتی کا باعث ہے اس میں ''سلام'' ہے۔ جو لوگ وظائف کرتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ یہ سانپ کا دم ہے۔ اب تفریح طبع کے لیے بتاؤں، ویسے آپ نہ کرنا ایسے، ایسی فضول چیزوں میں نہیں پڑنا چاہیے، مگر کہتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا درندہ اور جانور آپ کے سامنے آجائے اور آپ اس کے سامنے پڑھو: "سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ " تو اس کو اُس عہد کا پیمان یاد آجاتا ہے جو کشتی نوحؑ پہ تھا اور وہ آپ سے گریز کر جاتا ہے اور احتراماً جھک جاتا ہے۔ اسی طرح سانپ کا بڑا مشہور دم ہے: " سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ " مگر دموں کی فضیلت اس طرح نہیں ہوتی کہ جا کے چلتے چلتے کرو، البتہ یہ کہ اگر آپ Regularly کوئی تسبیح کر رہے ہو اور اس کو Continuously کر رہے ہو اور اس کو ترک نہیں کیا تو اس تسبیح کے ملائکہ آپ کے اندر یہ صفات پیدا کر دیتے ہیں کہ وہ آپ کی کسی بھی بات کی سچائی کے لیے اس کا اثر چھوڑتے ہیں۔ اسی طرح: ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے بارے میں مَیں آپ کو بتاؤں کہ جتنی بڑی چوٹ لگے اگر آپ کو اس وقت اماں کے بجائے خدا یاد آجائے ناں اور آپ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کے پھونک دو تو آپ کا درد اسی وقت چلا جائے گا I stand a guarantee behind it اسی وقت چلا جائے گا مگر یہ بات ہم سوچتے ہیں کہ کسی بات کی ہمیں سند مل جائے خدا کے رسول سے سند مل جائے، جیسے پہلے باتیں سچی تھیں، حرف بہ حرف آج بھی اللہ کے کلام میں اور رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ویسی ہی سچائیاں ہیں مگر

Marfat.com

ہماری اسناد بیچ میں غلط ہو گئی ہیں۔ اتنے پیر فقیر آ گھسے ہیں بیچ میں۔ اب کوئی درود ہی اصلی نہیں ملتا۔ اب مصیبت یہ ہے کہ ہم لوگ سنی سنائی بات کرتے ہیں ان میں صحت نہیں ہوتی۔ اب دیکھو یہ محض رسول ﷺ کے لفظ نہیں ہیں یہ کمپیوٹر کے کوڈ ہیں۔ یہ رحمت للعالمین کا جہاں بکس پڑا ہوا ہے، یہ اس کا کوڈ ہے۔ جب تک صحیح چابی نہیں لگے گی یہ کھلے گا نہیں۔ یہ اتنا سپیریئر کمپیوٹر ہے جس میں زیر زبر کا بھی اگر فرق ڈالو گے تو Excess will be denied سو جب آپ کہتے ہو کہ: ''اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّی وَ اَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَائِرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ (اے اللہ مجھے میری بینائی سے نفع پہنچا اور اس کو میرا وارث بنا دے اور میرے دشمن کی (زندگی) میں میرا بدلہ مجھے (اپنی آنکھوں سے) دکھا دے۔ اور جو ظلم کرے مجھ پر اس کے خلاف میری مدد فرما)۔'' تو جواب آتا ہے Excess granted کیونکہ یہ آنکھوں کی دعا ہے اور جب آپ نے صحیح لفظ سے پڑھا' کہتا ہے ٹھیک ہے ہم نے گرانٹ کیا آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ اگر آپ نے کہا: '' اَللّٰھُمَّ مَتَّعْنِیْ''، زبر ڈال دی Excess denied۔ دعائیں Dash and dots سے چلتی ہیں۔ So try to get hold صحیح سورس سے صحیح چیز حاصل کرنا بڑا ضروری ہے۔ اور یہ جو بے شمار انبار لگے ہوئے ہیں وظائف کے، ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ میں نے ایک کتاب دیکھی جس میں ایک وظیفہ لکھا تھا کہ چار ہزار موم بتی جلاؤ اس کے اوپر چڑھ کے بیٹھ جاؤ پھر اس کے نیچے بیٹھ جاؤ' اتنے سارے عجیب و غریب قسم کے افعال درج ہیں کہ آسیب کے سوا ان سے کچھ پیدا نہیں ہو سکتا۔

سوال: لیکچر کے دوران اکثر لوگ تسبیح پڑھ رہے تھے، ان کی کون سی عبادت قبول ہوئی ہے، آپ کا لیکچر یا ان کی تسبیح؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: بات یہ ہے کہ یہ تین فیکلٹیز Different ہیں۔ سماعت کی Different ہے، گفتگو کی Different ہے اور سوچ کی Different ہے۔ اب اس میں سے ایک فیکلٹی اپنے کام میں لگی ہوتی ہے' تھوڑی Reduce ہو جاتی ہے۔ یعنی سوچ کی

Marfat.com

Capacity reduce ہو کے زبانِ اَدْعیہ پہ چلی جاتی ہے مگر دماغ سن رہا ہوتا ہے تو At a time I think he is gaining both the benefits, he is listening to the speech and also counting اگر ہم یہ کہیں کہ جی زبانی ذکر کی کوئی فضیلت نہیں تو ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے تلاوتِ قرآن کا شرف یہ بتایا کہ خالی الف لام میم پہ ثواب نہیں ہے پڑھنے کا۔ الف پہ ثواب ہے، لام پہ ثواب ہے، میم پر ثواب ہے۔ ثواب کا مطلب یہ ہے کہ اس کی blessing and grace آپ تک پہنچتی ہیں۔ تسبیح الٰہیہ میں کبھی ذہن Totally commit نہیں کرتا we are busy, sometimes we do it with full concentration and sometimes we don't and we are not supposed to concentrate. کیونکہ ہم نے کوئی چیز زبردستی تو حاصل کرنی نہیں ہے۔ ذکرِ خدا سے زبان تر رہتی ہے، چاہے ہمارا دماغ (حاضر نہ بھی ہو)۔ آدمی کا دماغ لفنگا سا ہوتا ہے' اس کی وسعت بڑی ہے، یہ آسمان و زمین کے درمیان کودتا پھرتا ہے، کھیلتا ہے۔

کبھی زمین کا کبھی آسماں کا نظارہ
عجیب شے ہے جنوں کا خرامِ آوارہ
خود آگہی نے رگ و پے میں بجلیاں بھر دیں
رگوں کا سرد لہو بن گیا ہے انگارہ
عروج ہم بھی کسی کنجِ عافیت کے لیے
صبا کی طرح پھرے شہر شہر آوارہ

تو دماغ کا کچھ پتہ نہیں جیسے قرۃ العین طاہرہ نہیں کہتی کہ

از پئے دیدن رخت ہم چوں صبا فتادہ ایم

کہ تیرے چہرے کو دیکھنے کی خاطر ہم تو صبا کی طرح گرے پڑے جا رہے ہوتے ہیں

Marfat.com

شہر بہ شہر در بہ در کوچہ بہ کوچہ کُو بہ کُو

دیکھو یہ جو دماغ ہے اتنا وسیع تر Scenario رکھتا ہے Panoramic view رکھتا ہے' اس کم بخت کا کوئی پتہ نہیں کب کدھر سے کدھر جا رہا ہو مگر زبان اپنے کام کو مسلسل جاری رکھے ہوئے ہوتی ہے اور یہ ثواب بھی اللہ کو بڑا قبول ہے۔ خدا نے انسان کو ایک حالت پہ نہیں بنایا۔ یہ Constructive mechanism کا بنا ہوا نہیں ہے یہ سوچنے والا ہے۔ اگر آپ قرآن پڑھ کے دیکھو تو آپ حیران نہیں ہوتے کہ ایک ہی سپارے میں ایک آیت میں دس دس حکم چل رہے ہوتے ہیں۔ اللہ بھی ایسے ہی کرتا ہے' دیکھ لیں مگر اس کا اثر پازیٹو نکلتا ہے۔

سوال: When I do my Wuzu, I can not pray. Sometimes I get a lot of Wasawas ان کو کیسے ہینڈل کیا جائے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: Well, I think basically اس کے پیچھے ایک عجیب و غریب سا تصور ہوتا ہے، یہ ایک Fear کی state ہے کہ میں اس لیے پاکیزہ نہیں رہتا یا میں اس لیے وضو کروں تو مجھ پہ زیادہ شیطان کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اس میں دیکھو بڑی سادہ سی بات یہ ہے جیسے میں ابھی سب سے پہلے حضرت ابراہیم الخواصؒ کی بات کروں گا کہ ''وہم اور فہم کے درمیان صرف وسوسہ ہوتا ہے''۔ اس کا حل بڑا سادہ ہے If you can do it بڑا سادہ حل یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب وہم آئے تو اس کے الٹ کرو۔ اگر وہ آپ کو کہہ رہا ہے کہ نماز نہیں پڑھنی تو آپ کہو چلو جی بُرا یا اچھا میں نے پڑھ کے چھوڑنی ہے تو بس آپ کا وہم ختم ہو جائے گا Once you break this sequence یہی کچھ ڈاکٹر کرتے ہیں جو آپ کو یہاں (کنپٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کیتھوڑ لگا رہے ہوتے ہیں، یہی کچھ کر رہے ہوتے ہیں They want to break the sequence of a thought اور جب آپ اپنی ہمت سے یہ Sequence of thought توڑو گے تو یہ Obssesional routine ٹوٹ جائے گی اور آپ بڑے تازہ فراخ انسانوں کی طرح اس چنگل سے آزاد ہو

Marfat.com

جاؤ گے۔

سوال: حدیث میں آتا ہے نبی کریم ﷺ اپنے لیے کھڑا ہونا ناپسند کرتے تھے۔ آج جب آپ سٹیج پر تشریف لائے تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے، قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیجیے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: لوگوں سے پوچھیں۔ میرا تو اس میں کوئی قصور نہیں بھئی نہ میں Advise کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے یہ کوئی قرآن وحدیث نہیں ہے بلکہ بعض اوقات سوسائٹی کے Manners میں اگر آپ دیکھیں ہند، چینی، Or even in the west اگر آپ دیکھیں پرانے بادشاہوں کا طرزِ عمل دیکھیں، یہ جو آپ کو نماز میں عبادات کا طرز آیا ہے یہ بھی Earthly ہے۔ آسمانوں میں ملائکہ چہارم گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہیں مگر ایک پوز ہے۔ اسی طرح آسمانِ ہفتم میں ملائکہ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں تو یہ ایک پوز ہے۔ وہ سارے پوزوں میں نہیں رہتے۔ مگر جب ہمارے پاس نماز آئی اور ہم نے جمع کیا پوز کو تو دیکھا گیا جیسے مصر میں غلام ایسے (دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر) کھڑے ہوتے تھے، کسی جگہ وہ ایسے (کمر کے بل جھک کر) کھڑے ہوتے تھے۔ اللہ نے یہ سارے عبادات کے طریقے انسانوں سے چھینے اور اپنے لیے مخصوص کر لیے۔ مگر آپ مت بھولنا، یہ مت بھولنا کہ ہم تو انسان ہیں۔ ایک دوسرے کی قدر و عافیت کے قائل ہیں۔ مگر جب اس نے انسان کو Create کیا تو اتنا رتبہ دیا کہ ملائکہ کو، جبرائیل کو بھی مجبور کیا کہ سجدۂ تعظیم انسان کو کرے۔ بعد میں رسول اکرم ﷺ نے سجدۂ تعظیم کو واجب مگر دوسرے سجدے کو بالکل ممنوع قرار دیا۔ اور کہا کہ اگر میں سمجھتا کہ کسی کو سجدہ جائز ہے تو میں ایک اطاعت شعار بیوی کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو تشکرِ ممنونیت میں سجدہ کر لے وگرنہ اور کسی کو جائز نہیں ہے۔ مگر وہ بھی نہیں کیا، خواتین نے بھی نہیں کیا ماشاء اللہ ان کو کیا ضرورت پڑی ہے (قہقہہ)۔ کیونکہ یہ Forcable order نہیں تھا اور اب زمانہ اُلٹ گیا اب بہت سے مردوں کو ماشاء اللہ اور کہیں ہو نہ ہو اپنی خاتونوں کے سامنے سجدہ ریز دیکھا ہے۔ ادھر نہیں آپ کا سوال اٹھتا۔ دیکھوناں عجیب بات ہے ادھر تو کوئی سوال نہیں اُٹھتا۔

Marfat.com

سوال: Intellect بڑھانے کے لیے کوئی تسبیح تجویز فرمادیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: سب سے بڑی تسبیح جو ہے، میں آپ کو کیا بتاؤں جو میں نے علم کے لیے شروع کی تھی۔ اصل میں دو اسماء ایسے ہیں جن کو اسمائے اعظم کہا گیا ہے۔ ایک تخلیقی اسمِ اعظم ہے اور دوسرا حکمت و حکومتِ الٰہیہ کا ہے۔ یعنی ایک Executive order کا اسم ہے اور ایک Creative order کا اسم ہے۔ یہ دونوں اسماء قرآن حکیم میں سورۃ بقرۃ اور سورۃ طٰہٰ میں ملتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی تھا کہ اسمِ اعظم کو سورۃ بقرۃ اور سورۃ طٰہٰ میں تلاش کرو۔ دو سورتوں میں دیکھیں تو دو اسماء پائے جاتے ہیں، ایک: "اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" اور ایک اسم ہے "وَاِلٰـھُـکُـمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" اب اگر دو اسماء کو دیکھو تو اس میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ: "وَاِلٰـھُـکُـمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ" جو ہے، وہ Pure حکمت کا ہے اور یہ اقتدار کے قائم رکھنے کا ہے۔ مثلاً آپ دیکھو ایک Top Executive میں کیا Qualities ہو سکتی ہیں تو وہ آپ کو نظر آئے گا: "اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ" ان تمام آیات میں آپ دیکھو گے کہ طاقت کے مظاہر ہیں کہ نہ خدا سوتا ہے، نہ اونگھ آتی ہے، اس کی بادشاہت ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ وہ زمین کے ہر ذرے پہ اطلاع رکھتا ہے یہ Executive خوبیاں ہیں۔ He is aware of اس میں اس نے بتایا ہے آگہی، کنٹرول اور ٹوٹل Awareness اللہ کے پاس ہے مگر دوسرا اسم بڑا دلچسپ ہے۔ اس کو پہلے مینشن کیا گیا اور کہا گیا: "وَاِلٰـھُـکُـمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" جب اسم بیان کیا گیا پھر آگے اِدھر بھی آٹھ کام ہیں اُدھر بھی آٹھ کام ہیں تو یہ سولہ کام ہیں جو دونوں اسماء کے تحت ہوتے ہیں۔ فرمایا: "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ

Marfat.com

الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَبَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ۪ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ "{البقرہ:164} اگر وہاں آپ دیکھو تو تمام تخلیقات:"اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ "زمین وآسمان کی تخلیق میں جو ٹیکنالوجی ہم نے استعمال کی وہ اس اسم کے تحت ہے۔It's all of knowledge:"اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ "جو ٹیکنالوجی ہم نے دن اور رات کے اختلاف میں استعمال کی وہ اس اسم گرامی کے تحت ہے۔ پانی جو بادلوں سے برسا ہے جیسے کشش ثقل سے ہم نے بادلوں کو توازن بخشا تو پانی برسایا، اسی اسم کے تحت" وَبَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ۪ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ "یہ جو پھیلاؤ ہے زندگی کا زمانوں کا نسلوں کا یہ بھی اسی اسم کے تحت ہے" وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ " اور یہ ہوائیں جو مسخر کی ہیں ہم نے، تصرف دیا ہے تم کو ہواؤں پر یہ بھی اسی وجہ سے ہے"وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ "اور آگے بادلوں کو مسخر کیا ہے، یہ بھی اسی اسم کی وجہ سے ہے اور آخر میں خطاب بھی عقل والوں کو کیا۔ یہ جو اسم ہے تخلیقی امور کا ہے اور اعلیٰ ترین علمی حصول کا ہے۔ جسے آپ کہہ سکتے ہو There is no supernatural knowledge مگر ایک بات آپ کو اپنی پرسنل لیول آف انڈرسٹینڈنگ سے بتا دوں کہ ابھی تو کائنات میں تیرہ ڈائی مینشنز دریافت ہوئی ہیں، مگر میرا خیال کہتا ہے عقل میں ہنڈرڈ ڈائی مینشنز ہیں۔ عقل بھی ڈائی مینشنز میں سے ہے۔ ایک پیٹرن آف فہم سے دوسرے پیٹرن آف فہم کو جانا، تیسرے کو جانا جیسے حضرت موسیٰ کے علم میں حضرتِ خضر نے ایک add کر دیا۔ خضر کے علم میں کوئی اور add کرتا ہے۔ تو علم بھی پیٹرنز اور ڈائی مینشنز میں ہے۔ جب ہم ایک ڈائی مینشنز سے نکلتے ہیں تو دوسری تیسری حتیٰ کہ ہم ایک ایسی ڈائی مینشن میں پہنچ جاتے ہیں کہ خداوند کریم کی وہ آیت صادق آتی ہے کہ:"اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا"{سورۃ فاطر:28} کہ اللہ کے عالم ہی اس کے لبادۂ علم کے سائے تلے ہوتے ہیں۔ یہ

Marfat.com

بہت بڑی knowledgability ہے۔اللہ تعالیٰ کے کچھ بندوں نے اس پہ ہاتھ بھی ڈالا، اقبال بیچارہ تو کہہ کے تھک گیا کہ:

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بہ کمند آور اے ہمت مردانہ

کہ میرے جنوں کے صحرا میں جبریل تو چھوٹا سا شکار ہے۔ اگر کوئی ہمت ہے مردوں والی، تو اللہ پہ ہی ہاتھ ڈالو تو بہتر ہے۔اب دیکھو عورتیں کہیں گی ہمارا ذکر ہی نہیں ہوا حالانکہ میں ان کے لیے سنا رہا ہوں کہ ان کا ذکر اسی لفظ مردانہ میں موجود ہے۔ کہ جب حضرت حسن بصریؒ زندہ تھے، اس زمانے میں پانچ صوفیاء تھے۔ دیکھئے قرآن حکیم میں درجہ بدرجہ آتا ہے اور یہ مشہور ہے قرآن کی لغت میں کہ پیچھے آنے والا پہلے آنے والے سے بڑا ہوتا ہے۔ جب یہ لغت چلی "وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ " چلتی چلتی اس کا End ہوا "وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ" {الاحزاب:35} ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔ پیچھے آنے والا سب سے بھاری ہوتا ہے۔ آخر میں ایک ایسی عورت نکل آتی ہے تو عبادات میں خیال میں سب کا بھٹہ ہی بگاڑ دیتی ہے۔ مَیں آپ کو حیران کن بات بتاؤں، بیعت رضوان کے دوران میں جب حضور ﷺ نے اپنی بیعت لی اور مسلمانوں کو کہا گیا کہ اب چلو واپس چلتے ہیں تو بہت سارے اصحاب قربانی نہیں کرتے تھے۔ حضور ﷺ بھی پریشان ہوئے کہ میں ان کا نبی ہوں یہ میرے امتی ہیں، یہ کیوں نہیں کرتے؟ آپ کا دل تھوڑا سا تردد میں چلا گیا کیا یہ لوگ مجھے چھوڑ گئے ہیں؟ میرے حکم کی تعمیل ہی نہیں ہو رہی۔ صحابہ بھی کوئی چھوٹے چھوٹے صحابہ نہیں تھے۔ وہاں حضرت عمرؓ موجود تھے، حضرت علیؓ موجود تھے، ابوبکرؓ و عثمانؓ موجود تھے۔ اتنے بڑے بڑے صحابہ تھے۔ حضور ﷺ نے حکم دیا قربانی کرو واپس چلتے ہیں وہ نہیں کر رہے تھے۔ وہ جھجک رہے تھے تو حضورؐ بڑی پریشانی کے عالم میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہو کیا گیا ہے میری امت کو؟ آپ ﷺ واپس آئے۔ جب حضور ﷺ اندر تشریف لائے تو حضرت

Marfat.com

اُم سلمہؓ نے انہیں کہا: یارسول اللہ! نہ آپؐ سے پیار کم ہوا نہ آپؐ کی اطاعت کا بحران ہوا، اصل میں یہ اس آس پہ ہیں کہ تھوڑا سا پولیٹیکل دباؤ ڈالیں تو شاید اللہ کا رسول ﷺ ہمیں کافروں سے جنگ کی آزادی دے دے۔ اگر آپ ﷺ نے اس تاثر کو ختم کرنا ہے۔ یہ اس لیے رکے ہوئے کہ شاید تھوڑا سا اصرار کریں اور رسول اللہ ﷺ مان جائیں اور ہمیں کفار سے لڑنے کی اجازت دے دیں۔ مگر آپ ﷺ کو تو اللہ کا حکم ہے کہ نہیں لڑنا تو آپ ایسے کرو کہ باہر نکلو اور آپ اپنی قربانی دے دو۔ یہ جب دیکھیں گے کہ آپ ﷺ کی قربانی ہوگئی تو ان کی آس ختم ہو جائے گی کہ اب لڑنے کی اجازت نہیں ملے گی۔ حضور ﷺ نے ایسے ہی کیا اور جب حضور ﷺ باہر نکلے تو انہوں نے اپنی قربانی دی اور صحابہؓ نے سمجھ لیا کہ اب رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ نہیں بدل سکتا پریشر ٹیکنیک ختم ہوگئی پھر سب نے ہی قربانی دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے سارے تین ہزار صحابہ اور اور خود حضورِ اکرم ﷺ وہاں موجود اور دیکھئے ان تمام صحابہؓ میں سے اللہ نے فضیلت اُم سلمہؓ کو دے دی۔ حضرت ام سلمہؓ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک عجیب و غریب دعا بھی بتائی۔ اُم المومنین کو بڑا غصہ بھی آتا تھا تو فرمایا ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِیْ وَاذْھَبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا (اے اللہ! محمد ﷺ کے رب تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غیظ و غضب کو دور کر دے اور جب تک تُو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھ)'' تو یہ دعا آپؐ نے ام سلمہؓ کو دی اور اپنی ماں حضرت اُمِ سلمہؒ کی وجہ سے میں بھی یہ دعا ڈیلی پڑھ لیتا ہوں۔ اگر آپ کو موقع ملے تو آپ بھی دن میں ایک آدھ دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اس دعا کے بعد مجھے تو غصہ نہیں آتا۔ اگر آپ میں سے کسی کا مزاج خراب ہے تو اس کو ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ خواتین بھی مردانہ فضیلتوں کی حامل ہوسکتی ہیں۔ کہ اس وقت پانچ بڑے صوفی تھے خواجہ حسن بصریؒ، خواجہ حبیب عجمیؒ، خواجہ سری سقطیؒ ان سب کے باوجود ان سب کی استاد ایک تھیں اور وہ حضرت سیدہ رابعہ بصریہ تھیں۔ ایک دن حسن بصریؒ ان کے ہاں چلے گئے۔ انہوں نے کہا رابعہؒ اگر آپ اجازت دو تو میں آپ کو شرطِ نکاح میں لے لوں۔ اس لیے کہ آپ بھی خدا کی

Marfat.com

طلبگار ہو میں بھی خدا کا طلبگار ہوں اور مل جل کے اللہ کی عبادت کریں گے۔ رابعہؒ تو تنک گئیں، انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے میرا تیرا تو نکاح ہی جائز نہیں۔ انہوں نے کہا کیوں؟ حضرت رابعہؒ نے کہا دیکھو: طالبِ خدا مرد، طالبِ دنیا عورت، جو دونوں کو طلب کرے وہ مخنث۔ میں اور تم دونوں اللہ کے طالب ہیں ہمارا شرعاً نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جو خدا کے طلبگار ہیں، ہمت میں مرد ہی ہوتے ہیں چاہے عورتیں ہوں۔

سوال: اللہ کے قریب ہونے کا کوئی شارٹ کٹ بتا دیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: وہ تو ایک ہی ہے اور کچھ نہیں ہے۔ دیکھو اللہ میاں نے دو تین شارٹ کٹ ایک آیت میں بیان کیے ہیں: "اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ" قرآن کی تلاوت کرو" وَأَقِمِ الصَّلَاةَ "اور نماز قائم کرو "إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ "{سورۃ عنکبوت:45} یہ تمہیں ظاہرہ خرابی سے روک دیں گی" وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ" مگر اللہ کی یاد تو بہت بڑی بات ہے۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

عصرِ حاضر میں اسلام

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ

مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ

مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ

مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا

نَّصِیۡرًا ۝

(الاسراء، ۱۷ : ۸۰)

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ

عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۝

وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝

وَالۡحَمۡدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

(الصّٰفّٰت: ۱۸۰ - ۱۸۲)

خواتین وحضرات! آج کی شام مجھے جو موضوع ملا، اتفاق سے وہ محرم الحرام میں آیا۔ محرم ہمیشہ سے جملہ مسلمانوں کے لیے ایک انتہائی بڑے حادثے کا سبب بنا۔ مگر اگر حکمتِ الٰہیہ کو ہم دیکھیں تو اس میں ایک عجیب سا نکتہ چھپا تھا کہ شاید کوئی انقلاب اس وقت تک آنہیں سکتا

Marfat.com

جب تک اللہ کی طرف سے اس کا وقت مقرر نہ ہو۔اتنی بڑی کوشش جو سیدنا حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی، اتنی بڑی قربانی کہ جو ہم مسلمانوں کے ضمیر میں ایک بہت بڑا طعنہ بن کر زندہ ہے۔شاید ہم دونوں طرف سے اپنے آپ کو Responsible feel کرتے ہیں کہ کیا عجیب سا حادثہ تھا کہ اُس آقا ورسول ﷺ کی حرمت وعزت اور محبت کا اس وقت کی میجورٹی امت سے احساس اُٹھ گیا۔یعنی ایسے لگتا ہے کہ زمین وآسمان میں یہ ایسا حادثہ تھا کہ جسے اُمت مسلمہ صدیوں بلکہ آج تک اس کی برداشت کا حوصلہ نہیں پاتی۔ہمیں وہ وجہ نہیں سمجھ آتی کہ آخر کیا وجہ تھی کہ اتنا بڑا حادثہ پیش آیا اور وہ بھی اوائلِ اسلام میں؟ میں ان لوگوں کی بات نہیں کرتا کہ جو حادثات میں شریک تھے کہ جنہوں نے براہِ راست پازیٹو اور نیگٹو کی ایک بہت بڑی جنگ لڑی۔مگر کچھ باتیں اوپر کی بھی ہوتی ہیں۔جب ابلیس لعین نے جب شیاطین نے ملائکہ نے عظمتِ آدم کو للکارا تھا اور یہ کہا تھا کہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ تُو اسے حکمرانِ وقت بنا، کائنات کی تسخیر کا باعث بنا، اس کو ہمارا مالک بنا، مخدوم بنا۔اس وقت پروردگار نے ایک چھوٹا سا علمی ٹیسٹ دیا تھا اور کہا تھا:" وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ "{البقرہ:31}ایک تختی' چند حروف' جملہ مخلوقات کو پیش کی گئیں، کہا اگر تم واقعی اس دعوئ سیادت کے حقدار ہو تو پھر ان چند الفاظ سے زندگی مرتب کر کے بتاؤ۔ملائکہ پازیٹو شعور رکھتے تھے، ان میں نیگیٹوٹی سرے سے نہیں تھی، انہوں نے اپنی اس نااہلیت کا فوراً اقرار کر لیا۔دس ہزار سال لگے ہوں گے بیس ہزار سال لگے ہوں گے۔ہم اس کو Exactly اب Locate کر سکتے ہیں۔ستر ہزار سال پہلے انسان میں گفتگو کا جرثومہ تھا ہی نہیں۔اس کے جین میں گفتگو کا ملکہ ہی نہیں تھا۔ستر ہزار سال کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے اشارہ اور کنایہ سے گفتگو سیکھی۔چالیس ہزار سال پہلے، چوتھی آئیس ایج کے بعد، نیولتھک ایج میں ہم دیکھتے ہیں کہ پتھر کے زمانے کے دوسرے عرصے کے بعد انسان نے گفتگو کرنا، آبادیاں بنانا سیکھ لیں۔شاید یہ جو دس بیس ہزار سال کا عرصہ گزرا یہ ان تینوں جنریشنز کی آزمائش کا تھا۔ملائکہ کا تھا، جنات کا تھا

Marfat.com

اورانسانوں کا تھا۔علم میں انسان بازی لے گیاجہاں فرشتوں نے یہ کہا کہ:قَالُوْا سُبْحَانَکَ لاَ عِلْمَ لَنَا اِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ أنتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ "{البقرہ:32} کہ اے پروردگار ہمیں صرف اتنا علم ہے جتنا علم تو ہمیں دیتا ہے، اس سے کم وبیش کچھ نہیں۔مگر جب آدم سے کہا:"قَالَ یَا آدَمُ أنبِئْھُمْ بِأسْمَآئِھِمْ" تم تو بتاؤ تم نے تخئی کا کیا کیا؟"فَلَمَّا أنْبَأھُمْ بِأسْمَآئِھِمْ "{البقرہ:33} فرفر شروع ہوگئے۔ایک کونے سے دوسرے کونے تک زندگی کا حساب کر دیا، درختوں کے نام رکھ دیے پودوں کے اسماء سمیٹ لیے۔کیا سے کیا اس نے اپنی فہرست بنالی۔تو اللہ نے ایک ناز سے کہا:"قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّکُمْ إِنِّیْ أَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنتُمْ تَکْتُمُوْنَ "{البقرہ:33} میں جانتا ہوں تمہارے دلوں میں کیا کیا ہے۔خلافت جنت کی آرزو تھی۔بہت بڑی گلیکسی ہے۔ہمارے علماء نے اسے چھوٹے چھوٹے تین باغوں میں سمیٹ دیا مگر جو مملکت پروردگار عالم نے اپنے بندوں کے لیے تیار کی تھی اس کی تو ہیئت جانی ہی نہیں جاسکتی۔کل تو یہ پتہ نہیں لگ سکتا تھا مگر آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سو اسی بلین گلیکسیز ہیں اور ایک گلیکسی میں ایک کھرب ستارہ ہے۔یہ جو پاس کھڑی ہے جس کو اینڈرومیڈا گلیکسی کہتے ہیں۔ایک گیلکسی میں ایک ٹریلین (10^{12}) ستارہ ہے (At least twice the number of stars in the Milky Way galaxy, which is estimated to be 200-400 billion.) اور ایسی ایک سو اسّی بلین گلیکسیز ہیں اور ساری گلیکسیز اور ساری کائنات ایک آسمان ہے، آپ نے غور کیا قرآن کے لفظوں پر" ثُمَّ اسْتَوَی إِلَی السَّمَاءِ فَسَوَّاھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ "{البقرہ:29} بلند ہوا وہ آسمانوں کو، مگر یہاں مراد یہ ہے کہ بلند ہوا وہ بلندیوں کو اور درست کیے سات آسمان۔ایک "السَّمَاء" میں سات آسمان شامل ہیں۔یعنی اس کی کائنات کا ایک ادنیٰ سا نمونہ یہ ہے کہ وہ سات کائناتوں کا مالک ہے جو کہ آپ کے بتانے کے لیے ہے۔اس سے اوپر کیا ہے آگے کیا ہے کوئی بھی نہیں جانتا۔خدا نے قرآن میں کہا:"اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ

Marfat.com

سَــمٰــوٰتٍ وَمِــنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُــنَّ "{الــطـلاق:12} اللہ وہ ہے جس نے سات کائناتیں تخلیق کیں اور ان سات کائناتوں میں سات زمینیں تخلیق کیں۔ اتنی بڑی کائنات کے مالک نے جنت کی Definition دی ہے، وہ جنت جسے آپ تین باغوں پہ مشتمل سمجھتے ہیں اس کی تفصیل دی ہے کہ: "عَــرْضُهَــا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ "{اٰلِ عــمران:133} اس جنت کی چوڑائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائی سے بھی زیادہ ہے۔ یہ وہ جنت ہے Definitely it's not a small place or a single galaxy وہ اتنی بڑی کائنات ہے، جنت اتنی بڑی کائنات ہے کہ جس میں ارب ہا ارب ستارے اور خوبصورت رنگ و بُو پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص (عنایات میں سے ہے) آخر کوئی نہ کوئی تو اسے جانتا ہوگا، دیکھتا ہوگا۔ سب کے دل میں اس کائنات کی تسخیر کی آرزو تھی جسے اللہ نے انسان کے نصیب میں رکھ دیا۔ اور اس کو کوالیفائی کیا اور علم سے کوالیفائی کیا۔

مگر خواتین و حضرات علم کا کوئی عملی مقصد بھی تو ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب بھی بندوں پہ ایسا کوئی کرم ہوا' شیطان نے کسی نہ کسی بندے پہ گرفت مانگی۔ کسی نہ کسی بندے پہ اپنے دعویٰ کو قائم رکھنے کے لیے گرفت مانگی۔ اس نے حضرت ایوبؑ پہ گرفت مانگی۔ اس نے کہا اے اللہ جس بندے پہ تو نازاں ہے یہ تو گیا گزرا ہے:: "قَــالُـوْا اَتَـجْـعَـلُ فِيْهَـا مَـنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ "{سورة بقرة :30} یہ تو فتنہ و فساد کا مارا ہوا ہے' اتنی بڑی خلافت تو نے اس فسادی کو کیوں بخش دی؟ وہاں بھی خدا نے شیطان کو اپنی حکمتِ عالیہ سے نامراد کیا۔ اس لیے اُسے ابلیس کہتے ہیں۔ مگر زمین پر آکے بھی وہ کوئی نہ کوئی اس قسم کا دعویٰ بکھیرتا رہا اور بالآخر اس نے حضرت ایوبؑ پہ قدرت مانگی۔ اللہ نے اسے عطا کی۔ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام صبر میں استقامت کے پہاڑ نکلے۔ صرف ایک جملہ جو ان کی زبان سے ایشو ہوا' قرآن میں ہے کہ: " اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ "{سورة انبياء :83} اے اللہ مجھے ضرر نے چھولیا ہے اور تُو تو بہت رحم کرنے والوں

Marfat.com

میں سے ہے۔خدا نے حضرت ایوبؑ کو نجات دی، شیطان شکست کھا گیا مگر ابھی اس کا زہر باقی تھا۔ابھی وہ صبر کو محض یہ سمجھتا تھا کہ اگر زندگی بچ گئی ہے تو صبر کرنے والا اتنا صابر نہیں ہو سکتا۔اگر کسی کو کہہ دیا جائے کہ تم ان ساری مشکلات کے باوجود بچ جاؤ گے تو پھر بھی اس کے صبر کو ہم Ultimate نہیں کہہ سکتے۔حضرت امام حسینؓ کو بتا دیا گیا تھا کہ آپ شہید ہو جائیں گے۔اہلِ بیت اس جنگ میں ایک فنا کی تفسیر بن جائیں گے۔نہ صرف اکیلے بلکہ جملہ آداب کے ساتھ، جملہ اولاد کے ساتھ۔اور خداوند کریم نے انہیں سرخرو فرمایا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شیطان اس جنگ میں انسان سے شکست کھا گیا۔

یہ دو گروہوں کی جنگ نہیں تھی بلکہ اس Claim کی جنگ تھی جو شیطان نے اللہ کے حضور کیا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں کو زمین پہ گمراہ کروں گا۔میں ان کے دائیں سے آؤں گا بائیں سے آؤں گا اوپر سے آؤں گا نیچے سے آؤں گا۔میں ان کی استقامت توڑ دوں گا۔میں ان کے یقین کو بحران کا شکار کر دوں گا۔کہیں نہ کہیں وہ کوئی نہ کوئی بہانہ اور عذر رکھ کے اپنی زندگی بچانے کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ لیتا ہے۔مزے کی بات یہ کہ پروردگارِ عالم نے یہ گنجائش بھی رکھی تھی۔جان کی اتنی اہمیت تھی کہ پروردگارِ عالم نے جان بچانے کا عذر بھی رکھا تھا: " إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ " کہ یہ چار چیزیں حرام مطلق ہیں، جما ہوا خون، خنزیر یہ چار چیزیں جو اللہ نے مینشن کی ہیں، مردار کا گوشت یہ حرامِ مطلق ہیں مگر: " إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ "{البقرة:173} اگر جان اضطراب میں چلی جائے تو جان کو محفوظ رکھنے کے لیے اگر ان حرام چیزوں میں سے کچھ تھوڑا سا استعمال کر لو تو تم پہ کوئی گناہ نہیں ہے" فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ " کوئی گناہ نہیں ہے۔جب جنگِ اجنادین ختم ہوئی تو دس صحابہؓ گرفتار ہو گئے۔اگرچہ سلطنتِ روما کو شکست ہوئی مگر دس صحابہ گرفتار ہو گئے۔ دس کے دس حضور اکرمؐ کے یہ اصحاب قیصر روم کے پاس پہنچے۔انہوں نے بڑے احترام سے ڈیل

Marfat.com

کیا مگر بھوکا رکھا۔ جب دس دن بھوکا رکھا تو قیصر روم نے انہیں پیغام بھیجا، انہوں نے کہا دیکھو یہ خنزیر کا گوشت ہے کھا لو۔ انہوں نے نہیں کھایا تو خود چل کے آیا اور کہنے لگا دیکھو تمہارے مذہب میں تمہارے قرآن میں اجازت تو ہے ناں، دیکھو تمہاری جان خطرے میں ہے، تمہاری موت سر پہ ہے تو کھا لو گے تو کیا حرج ہے؟ انہوں نے کہا قیصر روم! تو درست کہتا ہے ہمیں اجازت ہے' یہ کھا کر ہم جان بچا سکتے ہیں مگر ہمارا ایک اور منصب بھی ہے، ہم اصحابِ رسولؐ ہیں۔ جو امت کے لیے عمومی ہے وہ ہم پہ لاگو نہیں ہوتا۔ ہمیں احساسِ شرم ہے ہم رسول ﷺ کے صحابی ہیں ہم نہیں کھائیں گے۔ چاہے ہماری جان جاتی ہے تو جائے۔ مگر یہ قانون امت کے لیے عمومی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ کچھ قانون عمومی ہیں' کچھ قانون پہ کہتے ہیں کہ اس پہ نسخ ہو گیا ہے: "مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"{سورة بقرة :106} جب ہم قرآن میں کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں تو اس سے بہتر آیت سے اس کو بدل دیتے ہیں۔ حکمتِ الٰہیہ ہے کہ منسوخ آیت کہیں جاتی نہیں قرآن کا اب بھی حصہ ہے۔ جب اللہ نے کہا اے مسلمانو! تم خدا پہ صحیح توکل رکھو، تمہارا ایمان اچھا ہو، تمہاری رغبتیں درست ہوں، تمہاری محبتیں عالی مقام ہوں تو پھر تم میں سے ایک آدمی دو سو کافروں پہ غالب آئے گا۔ اب اصحابِ رسولؐ ادھر سے ادھر ہو گئے، کچھ کمزور بھی تو ہوتے ہیں۔ ویسے بھی حدیث رسول ﷺ ہے کہ مومن بزدل ہو سکتا ہے منافق نہیں ہوتا۔ کچھ نہ کچھ کمزوری باطن میں آ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ پہلے ہی ہم جان توڑ کے لڑ رہے ہیں اتنی محنت کر رہے ہیں مگر دو سو پہ کیسے غالب آئیں گے؟ پھر خدا نے کہا اللہ نے تمہاری کمزوری دیکھ لی' اب پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔ اب تم میں سے کامن لیول کا ہر مسلمان اگر معمولی سے معمولی بھی ہوا اور اللہ کے لیے لڑا تو ہم ایک مسلمان کو دو کافروں پہ بھاری کریں گے۔ دیکھا آپ نے کتنی چینج' کہاں دو سو اور کہاں ایک۔ مگر آپ یقین جانیے کہ 1965ء کی جنگ میں ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ کہ ایک کپتان جو اکیلا تھا اور جس کے پاس خالی ہیلی کاپٹر تھا، وہ ایک انڈین دستے کے اوپر سے گزرا جو دو سو بندوں پر مشتمل تھا

Marfat.com

اور ان کو اوپر سے آواز دی...... "ہتھیار دے دو ورنہ تم سب مارے جاؤ گے، فوج تمہارے ارد گرد ہے"۔ اور دو سو بندے پکڑ کے وہ اپنے کیمپ میں لے آیا۔ This can happen even today بشرطیکہ اعتقاد کے لیول میں کوئی خاص فرق نہ ہو۔ جب آپ کا اعتماد خدا کی ذات پہ مطلق ہوتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کوئی بڑا نہیں لگتا۔ اللہ اکبر کا مطلب اللہ بہت بڑا تو شاید نہیں ہے مگر یہ ہے کہ اللہ ہی بڑا ہے۔ اور کوئی بڑا نہیں ہے۔ اللہ اکبر جس کے دل میں صحیح معنوں میں جاگزیں ہو جائے اسے دنیا کا کوئی فتنہ چھو ہی نہیں سکتا۔ وہ ہمت عالی میں اتنا بڑھ جاتا ہے۔ یہ جو پہلے مسلمان تھے یہ ایسے ہی تھے۔ قریباً قریباً سارے ہی تھے۔ جنگ قنسرین میں خالدؓ بن ولید نے ایک پورے بڑے لشکر کو دس صحابہ کی مدد سے ایک درے میں روک کے رکھا۔ صبح سے لے کر شام تک لڑائی ہوئی اور وہ پورے کا پورا لشکر اور وہ بھی عربوں کا لشکر تھا' دجلہ بن احمد غسانی کے لشکر کو انہوں نے روکے رکھا۔ جب وہ روما کی طرف بڑھے، یرموک کی جنگ کے میدان کی طرف بڑھے، تو ان کو روما کی سلطنت کے سپہ سالار نے خط لکھا۔ وہ ارمینیا کا جنرل تھا اور بڑا Tough مشہور تھا اور بڑی جنگیں جیتا ہوا تھا، اس نے حضرت خالدؓ کو ایک خط لکھا۔ اور اُس خط میں اُس نے لکھا کہ: "تم عرب لوگ سوسمار کھانے والے، گوہ کھانے والے ہو۔" آپ کو پتہ ہے صحراؤں میں اور کچھ ملتا ہی نہیں تھا۔ آجکل بھی آپ ڈسکوری چینل پہ survival کی فلمیں دیکھو تو وہاں آپ کو survivalist کیا کھاتے نظر آتے ہیں؟ مینڈک کھاتے نظر آتے ہیں، کیڑے کھاتے نظر آتے ہیں۔ اس صحرا میں جہاں زندگی گزارنے کی کوئی رمق بھی نہیں ہوتی تھی۔ اعراب نارملی گوہ کا شکار کر کے اسے کھا لیتے تھے۔ جس کو دیکھ کے ہمارے بچے خوف کے مارے آدھے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کا شکار کر کے کھاتے تھے، مانگروز کا۔ فارسی میں اور اُس وقت کی زبان میں گوہ کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ تو اس نے پیغام دیا کہ تم کیڑے مکوڑے کھانے والے، ننگے پیر پھرنے والے اجڈ گنوار عرب اتنی بڑی رومن ایمپائر کو ایسٹرن رومن ایمپائر کو تباہ کرنے نکلے ہو' کوئی عقل کرو۔ تمہیں پیسے چاہیں ناں، ہم دے دیتے

Marfat.com

ہیں۔ جتنا مال مانگو ہم دے دیتے ہیں، جتنی سہولت اور غلّہ مانگو ہم دے دیتے ہیں۔ جناب خالدؓ بن ولیدؓ نے اُس کا ایک جواب دیا' جو تاریخ میں محفوظ ہے، بڑا عجیب سا جواب ہے۔ انہوں نے جواب میں لکھا!

اے پادشاہِ روم

کالی سانڈھنیوں پہ سوار

تیری طرف عرب کے وہ شہسوار بڑھ رہے ہیں

جنہیں موت اتنی ہی عزیز ہے

جتنی تمہیں زندگی

یہ ڈائیلاگ ابھی تک تاریخ میں ہے۔ عرب ہوتے تو ڈائیلاگ والے ہیں ناں' بڑے شاندار لفظ طراز۔ یہ ڈائیلاگ آج بھی کوئی پڑھے تو کسی بھی مسلمان کا خون گرما جاتا ہے کہ

کالی سانڈھنیوں پہ سوار

تیری طرف عرب کے وہ شہسوار بڑھ رہے ہیں

جنہیں موت اتنی ہی عزیز ہے

جتنی تمہیں زندگی

اور پھر یرموک کی جنگ کا فیصلہ ہوا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام کو Establish کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو خدائے مطلق پہ مکمل بھروسہ اور یقین تھا۔ اور خدا کی وہ حدیث قدسی پوری ہوئی' کہ جب کوئی خدا کے لیے جنگ کرنے کے لیے نکلتا ہے تو خدا اس کا ہراول دستہ ہوتا ہے۔ خدا اس کے آگے آگے چلتا ہے۔ وہ ایک ہوتا ہے تو خدا دوسرا ہوتا ہے۔

مگر بعض چیزیں مقدرات میں اوقات کا پیمانہ بن جاتی ہیں۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ بنوامیہ سے دو فاش غلطیاں ہوئیں۔ ایک تو شہادتِ حسینؓ کا المیہ جس نے بنوامیہ میں بنومعاویہ کو سرے سے ختم کر دیا۔ خالی یہ نہیں کہ یزید کو بعد میں کیا محسوس ہوا ہوگا۔ ظاہر ہے اس بدبخت کو

Marfat.com

شراب نے فرصت کبھی نہیں دی۔ اس کو کیا محسوس ہوا ہوگا۔ مگر اس کا بیٹا معاویہ بن یزید صرف چھ ماہ کی خلافت کے بعد مر گیا۔ اس صدمے سے کہ میرے خاندان نے یہ کیا کیا ہے۔ معاویہ بن یزید صرف چھ ماہ کے بعد ہلاک ہو گیا مر گیا۔ اسی صدمے سے کہ میرے باپ نے یہ کیا کر دیا۔ اور دوسرا حادثہ اس وقت پیش آیا کہ جب قتیبہ بن مسلم الباہلی چائنا کے دروازے پہ تھا اور سنکیان کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ سنکیان میں آج آپ کو جو چینی مسلمان نظر آتا ہے، یہ قتیبہ بن مسلم باہلی کی اس یلغار کی وجہ سے ہے۔ آج بھی فرانس کے بارے میں یورپ کے بارے میں مشرق اور مغرب کے جو مورخ ہیں سب یہ کہتے ہیں کہ اگر امیر عبدالرحمٰن الغافقی تولون کے معرکے میں وفات نہ پا جاتے تو آج یورپ کے کلیساؤں میں اذانوں کی صدا سنائی دیتی۔ مگر عین اُس وقت جب وہ فرانس میں داخل ہو کے اس کے دارالحکومت پہ چڑھنے والے تھے، اس وقت امیر عبدالرحمٰن الغافقی کی وفات ہو گئی۔ آج بھی تولون میں ایک چھوٹا سا کتبہ بنا ہوا ہے جو تگ و تاز کی یاد دلاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے مزار ہیں جو اس معرکے میں شہید ہوئے۔ تین دن کے بعد بھی یورپی افواج کو یقین نہیں آیا یہ مسلمانوں کی چال تو نہیں۔ رات ہی رات مسلمانوں کا پورا لشکر امیر کی وفات کے بعد اپنا سارا کچھ اٹھا کے واپس چلا گیا۔

چار مرتبہ امیر طریف بن مالک لخمی نے جسے کوہ برانس کہتے تھے، اور آج کل اسے پیری ڈیز کہتے ہیں۔ چار مرتبہ امیر طریف بن مالک نے پیری ڈیز کو عبور کر کے یورپ میں مار دھاڑ کی۔ اور پھر تیسرا واقعہ تو آپ جانتے ہی ہو محمد بن قاسم دیبل کو فتح کرتے ہوئے کہاں تک ہندوستان میں آ گھسا۔ آج شاید ایک بھی ہندو نہ ہوتا مگر پروردگار کو جو چیزیں منظور نہ ہوں وہ کبھی وقوع پذیر نہیں ہوتیں۔ ان کے بادشاہ ایک اموی بادشاہ امیر سلیمان بن عبدلملک نے ملتِ اسلامیہ کا سب سے بڑا نقصان یوں کیا کہ قتیبہ بن مسلم الباھلی کو چائنا سے منگوا کے قتل کروایا' اس کی گردن اڑا دی۔ محمد بن قاسم کو ہندوستان سے بلوا کے مروا دیا۔ موسیٰ بن نصیر کو جو فاتح جرنیل تھا اس کو پابہ زنجیر کیا۔ اور فاتح عالم اس وقت بصرہ کی گلیوں میں بھیک مانگا کرتا تھا۔ موسیٰ کا انجام یہ ہوا۔ طارق

Marfat.com

بن زیاد نے اندلس فتح کر لیا تھا۔ امیر عبدالعزیز بن موسیٰ نے واپس بلوا کے سزا دی۔ یہ ایک دم سے مسلمانوں کا جو اتنا بڑا افشار تھا' اتنا بڑا پھیلاؤ تھا' اتنی طاقت سے جو آگے بڑھ رہے تھے' دنیا کے ہر گوشۂ تہذیب پر ان کے قدم جا رہے تھے' اس وقت امیر سلیمان کے زمانے میں یہ ساری پراگرس رک گئی، ختم ہو گئی۔ مگر آپ انصافِ قدرت دیکھیں بنوامیہ کا ایک ایک آدمی قتل ہوا، دو بھائی آخر میں رہ گئے۔ دونوں بھائیوں کو دجلہ کے کنارے عباسی سپاہیوں نے روکا اور کہا واپس آ جاؤ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو کہا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں تمہیں قتل کر دیں گے میرے ساتھ آگے بڑھتے چلو۔ مگر چھوٹا بھائی فریب کھا گیا، وہ ساحل پہ آیا۔ اسے اس کے بڑے بھائی کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ یہ جو بڑا بھائی تھا اس سے اللہ کا سلوک دیکھو کہ یہ بربروں کی مدد سے ہسپانیہ کی آٹھ سو برس کی مسلمان طاقت کا بانی بنا۔ اس کو امیر عبدالرحمٰن الداخل کہتے ہیں۔ یہ الداخل کے نام سے مشہور ہے، عبدالرحمٰن اس کا نام تھا۔ ہسپانیہ میں سب سے بڑی سلطنت جو آٹھ سو برس سپین پہ مسلمانوں کا غلبہ رہا، عبدالرحمٰن الداخل اس کا بانی ہے۔ یہ واقعات کا اجمالی خاکہ ہے۔ ہم حیرانی سے سوچتے ہیں کہ کوئی فردِ واحد کس حد تک حکمتِ عالیہ میں دخل دے سکتا ہے؟ اور خدا کو کیا مقصود ہوتا ہے؟ جہاں ایک شہزادۂ اہلِ بیت کو بچا کر اس نے زمین پر اسلام کی برکات پھیلا دیں' سیدنا امام زین العابدینؒ کی شکل میں' وہاں ایک صحیح الفطرت اموی کو بچا کر اس نے ایک نئی حکومت کی بنیاد سپین میں رکھوا دی' امیر عبدالرحمٰن الداخل کی مدد سے۔ اور جہاں اتنی زیادہ سب و شتم بنوامیہ پہ ہوتی ہے وہاں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ خامس کہتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز کو پانچواں خلیفہ کہتے ہیں۔ افراد کے گناہ امتوں، خاندانوں اور قوموں کے گناہ نہیں ہوتے۔ اور تاسّفات کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ یقین کسی بھی دل میں جگہ پا سکتا ہے۔ ایک دن شریک بن اخنس نے ابوجہل سے پوچھا کہ اے عمر بن ہشام (جس کا لقب ابوجہل تھا) تم جانتے تو ہو کہ محمد ﷺ سچے ہیں پھر تم نے اتنا بکھیڑا کیوں ڈالا ہوا ہے؟ شریک بن اخنس اس کا دوست اور ساتھی تھا' اُس نے کہا ابوجہل تم جانتے تو ہو کہ محمد ﷺ سچے ہیں، میں بھی جانتا ہوں کہ محمد ﷺ سچے ہیں تو

Marfat.com

پھر یہ اتنا الجھاوا کیوں ڈالا ہوا ہے؟ اس نے کہا دیکھ بھائی میں جانتا ہوں اور تم بھی جانتے ہو کہ محمد ﷺ سچے ہیں مگر سقایہ پہلے ہی بنو ہاشم کے پاس' یعنی پانی پلانے کا منصب۔ حجابہ پہلے ہی بنو ہاشم کے پاس' یعنی حج کے سارے انتظامات' پولیٹیکل پاورز کا سسٹم گفتگو اور بندوبستِ مدینہ پہلے ہی بنو ہاشم کے پاس' ارے بے وقوف اگر نبوت بھی ان کے پاس چلی گئی تو باقی قریش کے پاس کیا بچے گا۔ یعنی جنگ اور مخالفت کی بنیاد وہی تمرد وہی غرور وہی قبیلوی عصبیت۔ اگر آپ غور کرو تو اس زمانے میں سب سے طویل ترین حکومت اسلام کی ہے۔ کوئی قوم دو سو برس رہی۔ سلطنتِ روما کا زوال دیکھئے' آغا منشی خاندان کا زوال دیکھئے' فارس کے بخت نصر کی اولاد کا زوال دیکھئے۔ یہ وہ ہیں جو ساری دنیا کے حکمران رہے۔ پیری نیز کی ڈیموکریسی یونان میں پینتیس برس نہیں چلی، سپارٹا انیس برس نہیں چلا مگر اسلام اپنی ابتداء سے لے کر 1707ء میں بھی یعنی برصغیر کے سب سے بڑے مسلمان بادشاہ محی الدین اورنگزیب عالمگیر کی وفات ہوئی۔ You can calculate the tenure of the Government of the Muslims. کیونکہ مسلمان کے ایک خاندان کی حکومت نہیں رہی' فردِ واحد کی حکومت نہیں رہی۔ اس لیے کہ کوئی ایک کمزور ہوا تو کسی دوسرے مسلمان نے آسرا دیا۔ حتیٰ کہ معرکہ عینِ جالوت کے بعد جہاں منگولوں کے ہاتھوں پوری سلطنت اسلامیہ تباہ ہو چکی تھی، ایک دمشق رہتا تھا اور دمشق میں امام ابن تیمیہ نے اور خواجہ ابوالحسن شازلی نے (وہاں سارے گروہ ملے ہوئے تھے) اور سب سے بڑے فوجی جرنیل نے، سلطان بیبرس نے، رکن الدین بیبرس نے مل کر ہمیشہ کے لیے منگولوں کو خوفزدگی کی علامت بنا دیا۔ اور اس کے بعد منگول بڑی تیزی سے مسلمان ہونا شروع ہوئے اور جب بڑی قوتیں عرب کی مغلوب ہوئیں تو اس کے بعد منگولوں نے اسلام کو سہارا دیا۔ منگول گرے تو ایشیائی ترکستان سے اُٹھے ہوئے دو بڑے خاندان ایک برلاس ترکوں نے ہندوستان میں ایک طویل حکومت قائم کی اور دوسرے سلطان ارطغرل کی اولاد نے Asia Minor میں ایسی بڑی حکومت کی جو آج تک زندہ و قائم ہے۔ جس نے یورپ پر نہ صرف قبضہ

Marfat.com

رکھا۔ ہنگری بوسنیا یہ سارے انہی کے علاقے تھے، بوڈاپسٹ، ویانا کے محاصرے کرنے والے عثمانی ترک بحیثیتِ قوم آج بھی زندہ ہیں۔ اور آج بھی یورپ کے کنارے پہ ان کی اسی طرح حکومت قائم ہے۔

کوئی عصر نیا نہیں ہوتا۔ زمانے عقیدوں سے زندہ ہوتے ہیں۔ زمانہ تو کچھ نہیں ہوتا۔ زمانے میں کیا صلاحیت ہے کہ وہ آپ کو سبق دے۔ گزرتے ہوئے لمحوں کا احساس، لمحوں کو تو نہیں ہوتا، آپ کو ہوتا ہے۔ وہ کسی نے کہا تھا 'Time wasted is also time'۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ آپ کے نزدیک 'Time is wasted'، ٹائم کے نزدیک تو 'Time is time'۔ کبھی اس میں کچھ ہو جاتا ہے کبھی کچھ نہیں ہوتا۔ کبھی تواتر ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ یہ آپ کا احساس ہے جو زمانے کو زندہ رکھتا ہے۔ کبھی آپ نے غور نہیں کیا زمانہ آپ کے ذہن کی تخلیق ہے۔ وقت آپ کے اندر سے زندہ ہوتا ہے، wastage آپ کے اندر سے زندہ ہوتی ہے۔ تاریخ جائزہ ہے ان فتوحات کا جو ذہنِ انسان نے زمانے پہ حاصل کیں۔ تاریخ المیہ ہے مرثیہ ہے ان اوقات کا جو آپ نے ضائع کر دیے۔ آج کیا ہوا ہے، آج کیا حالات ہیں؟ خداوند کریم نے آپ کو کیا بخشا، کیا دیا، کیا آپ ضائع کر رہے ہو۔ علماء تو بہت تھے۔ جگہ جگہ سکول بنے ہوئے تھے۔ مجھے تو ایک بات ہی نہیں سمجھ آتی۔ میں جب قرآن پڑھتا ہوں، مجھے قرآن کہتا ہے "مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ " تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہو" هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ "{الحج:78} تمہارا نام میں نے مسلمان رکھا ہے۔ پھر اگر اللہ نے میرا نام اولادِ ابراہیمؑ میں رکھا ہو۔ میرا نام اللہ نے 'مسلمان' رکھا ہو تو میں پھر کوئی دوسرا نام کیوں لوں گا۔ میں کیوں 'وہابی' کہلواؤں گا، میں 'بریلوی' کہلواؤں گا میں کیوں 'سنی' کہلوانا پسند کروں گا۔ بھئی میں خدا کا دیا ہوا لقب مسلمان چھوڑ کے کوئی اور لقب کیوں اختیار کروں' میری سمجھ میں نہیں آتا۔ پھر میں جب کسی اور طرف جاتا ہوں تو قرآن مجھے کہتا ہے ذرا ٹھہر جا، میری بات سن لے: "إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا " جن لوگوں نے اپنے اپنے دین میں فرق کیا اور گروہ بن گئے،

Marfat.com

اے پیغمبر ﷺ "لَسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ" {الانعام:159} تم ان میں سے نہیں ہو۔یعنی تُو نہیں ان میں، یہ اپنے گروہ بناتے رہیں، اپنے لوگوں کو علیحدہ کرتے رہیں۔ یہ اپنی علامتیں مرتب کر لیں، اپنی ٹوپیاں علیحدہ کر لیں، لباسوں کی تعبیر بدل لیں۔کوئی زمانہ ہوتا تھا آدمی کی داڑھی کی تعبیر سمجھ کے ہم سمجھتے تھے یہ فلاں کلاس سے تعلق رکھتا ہے، فلاں جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔مگر کیا یہ ضروری اعمال تھے؟ کہ ہم نے مسلمان ہونے کے ناطے سے اپنا بنیادی خدا سے واسطہ توڑ لیا۔ ہمیں خدا کے دیے ہوئے ناموں سے بھی کوئی نام اچھے لگنے شروع ہو گئے۔اب آپ دیکھیں مرد بڑے کمزور ہیں۔ مجھے اللہ نے ایک معمولی سا علم بخشا۔جب میں اس کی تعبیر میں مردوں سے ملتا ہوں، دیکھتا ہوں مردوں کے نام اتنے کمزور ہیں۔کوئی ندیم چل رہا ہے کوئی فیصل چل رہا ہے کوئی کامران چل رہا ہے اور خواتین کے نام اتنے طاقتور۔میں ان سے کہتا ہوں تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے اسماء فلمی ایکٹروں کے نام پہ رکھ کے برباد کر دیے۔تمہیں وہ نام اب اچھے ہی نہیں لگتے جو بڑے مردوں کے تھے۔جب ان سے کہوناں' عمر نام رکھ لو یا ان سے کہوناں کوئی ایسا جلالی نام مثلاً ابھی جو نام آپ لے کے پھرتے ہیں، وہ انوکھا ہو، عجیب ہو، زنانہ سا ہو۔یہ کیا تک بنی؟ تم اپنے بیٹوں کے نام رکھتے ہو کیا تمہارے پاس لسٹیں نہیں ہیں۔کیا تمہارے پاس اصحابِ رسول کے نام نہیں ہیں۔کل ایک بچہ آیا' میں نے پوچھا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا' ثوبان'۔ میں نے کہا، کیوں رکھا ہے؟ کہنے لگا جی صحابی رسولؐ کا نام ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت طاقتور بچہ ہے۔یہ تو بہت طاقتور بچہ نکلے گا۔آپ کی نیت کی درستگی پہ ہے کہ کون سا نام رکھ رہے ہو۔کس کی فطرت پہ بچے کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہو۔کیا آپ کے پاس ناموں کی لسٹ نہیں ہے کہ ضرور ہم نے ضوفشانی نام رکھنے ہوتے ہیں۔کسی فلم ایکٹر کو دیکھ لو' انڈیا میں ادھر سے جس کا نام فلموں میں چل نکلے' ماں باپ وہ نام رکھنے کی کوشش کر رہے ہوں تو پھر تو میں ایسی نکلیں گی۔فیشن ایبل نکلیں گی۔تو میں پھر زیادہ تر موسیقی کو بھا جائیں گی۔جاز چلے گا، ڈانس چلے گا۔جو ٹی وی پہ نقش و نگار دیکھ رہے ہو یہی گھروں میں ہو گا۔اس لیے کہ آپ اس جدیدیت کے شکار ہیں جس میں جان نہیں

Marfat.com

ہے۔Temporary ہے، ضیاعِ وقت ہے۔ ابھی ایک نیا انسٹیٹیوشن ابھرا ہے۔ جب میں بچوں سے پوچھتا ہوں یا نوجوانوں سے کہ بھئی آپ کا زندگی میں کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ فرماتے ہیں میں 'بینڈ' اپنا رکھنا چاہتا ہوں۔ میں اپنا 'بینڈ' بنانا چاہتا ہوں۔ بھئی کون سا بینڈ؟ کہتے ہیں وہ جو موسیقی والے بینڈ نہیں ہوتے؟ میں وہ اپنا بنانا چاہتا ہوں۔No doubt اس میں کوئی شک نہیں، آثار لطیفہ پر، اخلاق و کردار پر اور Mannerism پر سب سے بڑی اور پہلی کتاب جو ہے، مسلمانوں نے لکھی تھی۔ آداب و اخلاق، اصفہانی کے بارے میں مشہور ہے کہ کوئی بادشاہ، کوئی امیر ایسا نہیں تھا جو اس کو اپنی محفل میں نہیں بلانا چاہتا تھا۔ کیوں؟ Intellectual تھا Intellectual of all time۔ ابھی بھی آپ دیکھیں کسی Intellectual سے شناسائی کتنی محترم ہوتی ہے، کسی دانشور سے تعلق قیمتی ہوتا ہے۔ چاہے وہ کوئی بات کرے آپ کو بھلا لگتا ہے۔ وہ آپ کو ذہانت کے کمپلیکس میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ سوچتے ہو یار، اتنی بڑی باتیں سوچنے والا، اتنی اُوٹ پٹانگ بڑی باتیں سوچنے والا، یہ تو ہے ہی Pure intellectual مگر ان کو یہ نہیں پتہ کہ عقل کی قسمیں کتنی ہوتی ہیں۔ اصفہانی کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے کپڑوں سے عفونت اٹھتی تھی just like ابھی بھی جو پینٹ پھاڑ لیتے ہیں، کبھی ادھر سے پھاڑ لے گا odd ثابت کرنے کے لیے، نئے پن کے لیے' کریٹیٹی Create کرنے کے لیے۔ ایک دفعہ اہلِ حدیث کے امام تھے۔ ہمارے ساتھ پاکستان کے علامہ صاحب تھے۔ میں نے علامہ صاحب سے کہا آپ اتنا زور لگا رہے ہو پائینچے اوپر اٹھانے میں، اتنا زور لگا رہے ہو، ابھی تک پانچ مسلمانوں نے تمہاری وجہ سے پائینچے اونچے نہیں کیے۔ ادھر اونچے پائینچوں والا ایک فیشن آیا، مسلمان تو مسلمان ساری خواتین نے بھی پائینچے اونچے کر لیے۔ فیشن میں اتنی طاقت ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن حکیم میں فیشن کو 'ہوا' کے معنوں میں کہا گیا ہے۔ 'ہوا' ایسی خواہش جو Abruptly create ہو اور جنگل کی آگ کی طرح پھیل کر (کام دکھائے)۔ ایک ذرا سا فیشن کہیں یورپ میں نکل آئے، پلک جھپکنے میں ٹرانس آکشیانا بھی پہنچ جاتا ہے۔ پٹھانوں نے بھی

Marfat.com

کیا ہوتا ہے۔ یہ فیشن وہ 'ہوا' ہے۔ ایک چیز ہے جو ٹھہری رہتی ہے، سمٹی رہتی ہے، باطن میں بار بار پلٹتی ہے اسے نفسِ انسان کہتے ہیں۔ نفسِ انسان تکرار کرتا ہے، فیشن جگہ بدل جاتا ہے۔ بلکہ آپ میں سے کوئی یورپ کے ساتھ بزنس کر رہا ہو اگر انہوں نے آپ کو دو ہفتوں کا ٹائم دیا ہے ناں تو مال تیسرے ہفتے نہیں لیتے۔ کہتے ہیں فیشن بدل گیا ہے' ہوا بدل گئی ہے، دستورِ زمانہ یہی ہے۔ خداوند کریم نے اسی لیے مسلمان کو ہدایت کی اور کہا: "وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ " جو اپنے رب کے خلاف کھڑا ہونے سے تھما، ذرا جھجکا "وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى" {النازعات:40} اس نے اپنے نفس کی بھی مخالفت کی، تکرار کرنے والے اس ظالم کی بھی مخالفت کی' جو انسان کی بھلائی کبھی نہیں چاہتا تھا۔ جانور وجود ہے' یہ وجود جانورانہ ہے۔ ہمارے اندر کم از کم ایک ارب سال کا جانور موجود ہے۔ بدن نیچے بنا، روح تو نہیں نیچے بنی۔ جب قیامت کا المیہ پیش آ رہا تھا، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام خطا کے مقام سے گزر رہے تھے۔ جب پروردگار عالم انہیں نواز رہا تھا بخشش سے عفو سے' اس وقت مسئلہ تو درپیش تھا ناں۔

اللہ تعالیٰ نے تین Creations پیدا کیں۔ ذرا ایک بات مجھے آپ سوچ کے بتانا کہ 'جن' اپنی ہیئت بدل لیتا ہے۔ اپنے وجود کو بدل لیتا ہے۔ اس کو جب بچے پیدا کرنے ہوں تو کسی جانور کی شکل لے لیتا ہے، کسی کتے کی شکل لے لیتا ہے، کسی سانپ کے وجود میں ڈھل جاتا ہے۔ اس کو اپنے وجود کی ماہیت بدلنے پہ قدرت حاصل ہے۔ ملائکہ بھی ایسے ہیں۔ آپ نے بے شمار فلمیں دیکھیں وہ Transformer ہیں۔ وہ بھی ٹرانسفارمر ہیں، جس چیز میں چاہیں ڈھل جاتے ہیں، اپنے آپ کو ٹرانسفارم کر لیتے ہیں۔ 'مَلک' چاہے تو درخت بن کے آپ کے رستے میں آ جائے، جس میں سے پھل بھی لگے۔ مَلک چاہے تو آپ کو اپنی صورت میں ہمزاد بن کے آ جائے، مَلک چاہے تو آپ کا ہمسایہ بن کے آ جائے۔ مَلک چاہے تو کوئی بھی صورت اختیار کر لے۔ تو آپ کا کیا خیال ہے اتنی بڑی قوتوں والے دو گروہ کو آپ کا اُس نے غلام کیا ہے؟ آپ کو تو کچھ بھی نہیں آتا۔ آپ تو ہاتھ پاؤں بھی نہیں چینج کر سکتے۔ آپ چاہو تو آپ کی انگلی بھی نہیں آپ

Marfat.com

بدل سکتے۔ تو obviously یہ زمین کا عالم ہے۔ یہ زمین پہ ہے۔ مگر جب انسان کو تخلیق کیا گیا تو وہ ان سب سے بڑا اثر انسفارمر تھا۔ اس کو تصرف فی الوجود حاصل تھا۔ انسان کو بہ حیثیت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام وجود پہ پورا پورا تصرف حاصل تھا۔ ابھی بھی ہمارے اولیاء اللہ تعالیٰ جو ہم نے دیکھے نہیں ہیں، جن کی شہادتیں بظاہر ہمیں نہیں ملتی ہیں مگر چند لوگ ایسے ہیں، بہت چند، بہت کم، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تصرف فی الوجود زمین پہ ہی رکھتے ہیں۔ تصرف فی الکائنات والے کا ذکر تو قرآن حکیم میں بھی ہے۔ کہ حضرت آصف بن برخیہ جن کو اللہ نے کتاب کا علم دیا تھا۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ آج کسی مسلمان کو کتاب کا علم کیوں حاصل نہیں ہے؟ ''وہ جسے کتاب کا علم ہم نے دیا تھا اس نے کہا میں تخت کو پلک جھپکنے میں لے آوٴں گا''۔ ایک سیکنڈ کے اٹھارہ ہزارویں حصے میں لے آوٴں گا۔ آخر اس کو کیا وصف حاصل تھا؟ یہ کون سی کتاب تھی؟ یہ یاد رکھیے گا کہ پرانے انبیاء کو قرآن کی ایک ایک آیت ملی ہے۔ صرف ایک ایک آیت۔ کسی کو دو، کسی کو تین، حضرت موسیٰؑ کو دس، جسے آپ 'Ten commandments' سے جانتے ہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے جو ملکیتِ رسول ﷺ ہے۔ اللہ کی وہ کتاب ہے جو تمام تر 'Prophet of Islam' کو دیے جانے تھے، مگر پہلی نبوتوں کو صدقہ رسول ﷺ ہے۔ پہلے یہی کتاب جیسے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے نے جب اپنے بھائی کو قتل کیا تو قرآن کا ایک قانون اسے اٹھا کے دے دیا۔ قرآن اول و آخر قرآن ہے۔ ایک قانون قرآن سے اٹھا کے پہلے دے دیا گیا۔ وہ کیا قانون تھا؟: جس نے ایک شخص کو قتل کیا گویا پوری انسانیت کو قتل کیا۔ جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ جب کسیڈین کا بادشاہ، ہمورابی بادشاہ ہوا اور حضرت الیاسؑ اس کے ساتھ ہوئے تو قانونِ قصاص Dictate کرایا، اور اِدھر قرآن میں کیا تھا؟: "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ "{البقرہ:179} اے اہلِ عقل غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی ہے۔ پھر آپ جب قرآن میں آگے جاتے ہو" الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ "{البقرۃ178} یعنی آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے

Marfat.com

غلام۔ پھر آپ کو قوانین قصاص دیے جاتے ہیں۔ یہ قرآن کی جو نعمت ہے، یہ پہلے پرنس ہمورابی جس کو 'First law giver of the world' کہتے ہیں' اس تک بھی پہنچی۔ مگر یہ ہموابی کے قوانین نہیں تھے۔ یہ قرآن کے قوانین تھے جو پہلے پیغمبروں کو جستہ جستہ دیے گئے۔ پھر اللہ کے رسول کی صورت میں یہ تمام قوانین اکھٹے کر دیے گئے۔ اور آواز دی گئی اللہ کی طرف سے: "اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا" {المائدہ:3} آج ہم نے قوانین پورے کر دیے، کتاب پوری کر دی اور نعمت بھی تمام کر دی۔ یعنی پیغمبر بھی ختم کر دیے۔ ایک طرف کتاب ختم کر دی دوسری طرف پیغمبر ختم کر دیے۔ ایک علم ختم کر دیا، دوسرا معلم آخری کر دیا۔ اب جو کچھ آپ کو سیکھنا ہے انہی کے لوگوں سے سیکھنا ہے انہی کے اصحاب سے سیکھنا ہے۔ اور جب مسلمانوں کی فتوحات اتنی بڑھ گئیں کہ زمانہ اسیرِ پنجہ شیرانِ اسلام ہو گیا تو ظاہر ہے پھر آپ مغرور بھی تو ہو گئے ہوں گے۔ انہوں نے وہ بنیاد چھوڑ دی جس پہ اسلام استوار ہوتا ہے۔ کبھی غور کر کے دیکھو اسلام کس بات پہ شروع ہوا ہے؟ وہ نماز کی تلقین پہ نہیں شروع ہوا، روزے سے نہیں شروع ہوا، کسی حکم سے نہیں شروع ہوا بلکہ پہلا لفظ کیا آیا پڑھ "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" {العلق:1} جب آپ نے پڑھنا چھوڑ دیا' یہ پہلی امت ہے سارے زمانے میں جس کو خدا نے عباداتِ ظاہری سے نہیں کہا، پہلا لفظ ہی اپنے پیغمبر کو اپنی امت کو جو دینے کو کہا "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" {العلق:1} پڑھ اللہ کے نام سے، تیرا کام پڑھنا ہے، تیری امت کا کام پڑھنا ہے۔ پڑھ اور ان کو پڑھا۔ جو امت پیدا ہی علم کے لیے ہوئی تھی۔ پھر آپ دیکھیں اس پیغمبر کا کیا مقصد تھا: "رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ" {البقرہ:159} ۔ جب مسلمان علم چھوڑ جائے گا تو میرا خیال کہتا ہے کہ پھر اس پہ ہر وہ چیز مسلط کر دی جائے گی جو جاہلوں پہ مسلط کر دی جاتی ہے۔ تعویذ، جادوگری، ٹونے ٹوٹکے، حسد، کینہ بغض، کدورت، دولت دنیا، وہن' جیسے کہا گیا کہ ملت بے شمار ہوگی، کیڑوں

Marfat.com

مکوڑوں کی طرح ہوگی (مگر ان پہ وہن طاری ہوگا)۔ یعنی اب بھی ساری دنیا پہ مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ مغادیشوں کے مسلمان، ہند کے مسلمان، علمیت کیا ہے ان کی؟ چند ٹکوں کی خاطر یہ ملتِ اسلامیہ میں نقب لگانے والے لوگ ہیں۔

عصرِ حاضر میں ایک بڑا سادہ سا سوال اٹھتا ہے، ابھی میں دیکھ رہا تھا کوئی مولوی صاحبان شہادتوں کو بانٹتے پھرتے ہیں۔ کوئی مولوی صاحبان مناظرہ کرتے پھرتے ہیں۔ کس بات پر مناظرہ؟ ایک بات تو اصولی ہے کہ اس وقت عالمِ اسلام میں سب سے بڑی مسلمان قوت پاکستان ہے۔ اس پہ تو کسی کو پرابلم نہیں ہے۔ ایٹمی طاقت ہے۔ اگرچہ انڈونیشیا آبادی میں زیادہ ہے مگر اس کے باوجود انڈونیشینز میں وہ Skills نہیں ہیں، وہ طاقت نہیں ہے جو پاکستان میں ہے۔ سب سے بڑی ملتِ اسلامیہ میں اگر کوئی قوت ہے، غلبے والی علم والی دانش والی تو وہ پاکستان ہے۔ وہ کون سا مسلمان ہے جو پاکستان کو ہر ممکنہ حد تک کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے، وہ بھی اسلام کے نام پہ! حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اگر تم پر کوئی حبشی غلام بھی مسلط کر دیا جائے تو اطاعت کرنا وحدت ملت اسلامیہ کو نہ توڑنا۔ اب اگر پاکستان واحد ملک ہے تو سارے دشمنوں کو یہی کھٹکے گا۔ یورپ کو یہ کھٹکے گا۔ بلکہ جب سپنگلر نے کتاب لکھی تو اس نے واضح طور پہ کہا کہ یہ خوف کبھی عیسائیوں کو نہیں چھوڑے گا کہ تیرہ سو برس کے حکمران پھر کبھی طاقت پا کر ہمیں غلام نہ بنا لیں اور اس کے متبعین نے یہ کہا کہ Now it is the time, the west is losing ground, west is failing. ہمت میں آبادی میں ذرائع میں، ٹیکنالوجی میں۔ اب تو Age of conversion شروع ہوگئی ہے۔ دنیا میں سب سے امیر ملک اب مغربی ممالک نہیں رہے، یہ آپ کی بغل میں بیٹھا ہے ...... "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْن" جاؤ یہ مملکت چین، اس کے بینک سارے دنیا سے زیادہ مضبوط ہیں۔ مال و افراط کا یہ عالم ہے کہ آج ہی خبر پڑھ کے آیا ہوں، چپکے سے بغیر اناؤنس کیے چائنا نے ساٹھ کروڑ ڈالر کا قرضہ پاکستان کو دے دیا، حکومتی ادائیگیوں کا نظام درست کرنے کے لیے۔ اب مملکتوں کے وہ عروج نہیں رہ سکتے۔

Marfat.com

یورپیوں کا ہی بنا ہوا ایک قانون ہے جو ہسٹری میں اس وقت چل رہا ہے کہ 'Minority can not rule majority for a long time'۔ یہ قانون ہے۔ ہسٹری کا قانون ہے۔ تاریخ کا قانون ہے۔ اگر تاریخ کا قانون ہندوستان میں آئے ہوئے مسلمانوں پہ لاگو ہو سکتا ہے کہ مسلمان چونکہ انڈیا میں میجورٹی میں تھے اور باوجود طاقت ہونے کے Minorites cannot rule majorites for a long time، اس لیے دراصل پاکستان نہ بنتا تو بالآخر Majority نے اس Minority کو کھا لینا تھا۔

عصرِ حاضر میں، دنیا کے تناظر سے اگر دیکھا جائے تو یورپ، امریکہ سارے مل کر بھی Minority ہیں۔ Minorites can not keep on ruling majorites for a long time اب ہسٹری نے ایک معکوس جمپ لی ہے اور ذرائع، ذخائر، اہلیتیں، دنیا بھر کی اہمیتیں، اگلی سینچری کے لیے ساری کی ساری ایسٹ کے پاس ہیں۔ اور اتفاق دیکھئے ان سارے ذرائع میں اعلیٰ ترین ذرائع پاکستان کے پاس ہیں۔ کہتے ہیں اگلی سینچری لیتھیم پہ چلے گی۔ لیتھیم پاکستان اور افغانستان کے پاس ہے۔ کہتے ہیں، گولڈ کی ایک نہیں دو نہیں تین کانیں پاکستان کے پاس ہیں۔ سب ابھی تک Non-exploit ہیں۔ ایک Exploit ہوئی ہے باقی سوئی پڑی ہیں۔ یورینیم اس میں موجود ہے جہاں باقی دنیا کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں۔ جسے آپ [کافرستان] کہتے ہو جس کے قیمتی پتھر literally گند بلاء کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ساؤتھ وزیرستان سے میں نے ایک جنرل صاحب سے پوچھا کہ وہاں کوئی دھات پائی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا دھات؟ وہاں تو سٹیل کو صاف کرنے والی جو سب سے بڑی دھات ہوتی ہے، جس طرح ہماری گلیوں میں گند پڑا ہوتا ہے وہاں وہ دھات بکھری ہوئی ہے۔ یہ ذخائر ہیں کوئی Terrorism نہیں ہے۔ Nothing at all, people can solve their problems جھگڑا ہوتا ہے، فساد ہوتے ہیں، پھر کچھ لوگ صلح کے لیے آ جاتے ہیں، جھگڑا مٹا دیتے ہیں Who is Terrorist? "Terrorist" سے کس نے ڈرنا ہے"؟ اس

Marfat.com

قسم کے واقعات، مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو نانگوں کا ایک گروپ بڑا مشہور ہوا۔ نانگے ڈاکوؤں کا گروپ ہوتا تھا۔ وہ ٹھنڈیں کر کے آتے ہوں گے۔ سارا سارا شہر جاگتا تھا۔ خوف ایک وقتی علامت ہے، لوگوں نے سونا ہوتا ہے چاہے سولی پہ سو جائیں۔ وہ سو جاتے ہیں۔ People can not be afraid of these smaller things for a long time, they have to hit back مگر یہ طریقہ کار نہیں دیکھا کہ جی ہمیں ہر قیمت پہ اپنی عزت پہ، اپنی انا پہ، اپنے لوگوں کی فنا پہ کسی سے صلح کرنی ہو۔ یہ طریقہ کبھی نہیں دیکھا۔ ایک حادثہ ہے، نااہلیت ہے، حکمرانی کے یہ اسلوب اچھے نہیں لگتے۔ اگر اتنے کمزور حکمران ہوں تو پھر ملت ان کے غیظ و غضب، افتراق اور انشقاق کا شکار ہو جاتی ہے That's happening with us ہم میں معقول طاقت ایک بھی نہیں ہے۔ ہم میں ایک ایسی زندگی نہیں ہے کہ جس کو بچانے کی خاطر ہم جدوجہد کریں We have divided دشمن کیا کر رہا ہے؟ کبھی مسلمان کو مسلمان کے خلاف لڑا دیا۔ ایک کم عقل ہوگا تو پھر ملت کے خلاف لڑے گا۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان کے Ranks کیا ہیں؟ ان کے بڑوں کے Ranks کیا ہیں؟ ان سکولوں کے بڑوں کے Ranks کیا ہیں؟ بڑی سادہ سی بات ہے۔ تمام مذہب اللہ کے لیے ہے۔ مذہب رسم و رواج کے لیے نہیں ہے۔ اگر زمین پہ مذہب موجود ہے تو صرف اس لیے کہ کسی بھی فرد کو جب اللہ نے اپنا رستہ دینا چاہا تو وہ اللہ کی ذات ہے۔ فرد اور خدا کے تعلق کو قائم رکھنے کے لیے مذہب آیا تھا۔ یہ خوش قسمتی کی بات ہوتی ہے کہ افراد کے بجائے ایک پورا معاشرہ خدا کا طلبگار ہو۔ یہ حسین اتفاق اس کائنات میں صرف ایک مرتبہ پیش آیا اور وہ آقا و رسولؐ کی موجودگی میں۔ جب افراد نہیں، ایک پوری قوم، ایک اعلیٰ ترین استاد کی خدمت کرتے ہوئے، عزت کرتے ہوئے، ان سے سبق سیکھتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انمٹ نقوش چھوڑ گئی۔ تاریخ میں یہ واقعہ صرف ایک مرتبہ رونما ہوا کہ فرد نہیں، دو فرد نہیں، ایک گلی کوچہ نہیں، ایک پوری کی پوری قوم خدا رسیدہ ہوگئی۔ آج تک پروردگار عالم کی طرف سے کسی قوم کو بخشش کی سند نہیں دی گئی سوائے ایک

Marfat.com

جماعت کے ''رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْاعَنْہ'' کہ یہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ ان سے راضی ہوا۔ یہ دو چار نہیں تھے' مدینے کی گلیاں ان سے بھری ہوئی تھیں۔ یہ مکہ کے گھروں میں مقیم تھے۔ اصحابؓ رسول کی ایک پوری قوم تھی۔ ایک پوری قوم تھی جن کو خداوند کریم نے حساب و کتاب سے بالا کر دیا۔ اب اصحاب کے بعد کون سا ایسا شخص ہے جو دعویٰ کرے گا کہ میں خدا سے لکھوا کے لایا ہوں۔ اب قرآن میں خدا کس کو کہے گا کہ میں ان سے راضی ہوا اور یہ مجھ سے راضی ہوئے۔There is nobody, none of us at all زمین پر اب ایسا دور کبھی نہیں آئے گا۔ آقا ﷺ کی کیا بات کروں، کیسے اُستاد تھے کہ بدترین لوگ پائے' واہیات کلاس پائی، ظالم، مشرک، کافر، اپنے استاد پہ غلاظت پھینکنے والے جرائم پیشہ' بات بات پہ قتل کرنے والے۔ ابھی سو سو سال کی کشت و خون سے نہ نکلے تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پھر جوانہوں نے اپنے استاد کی توہین کی، جتنا ان کو تنگ کرنے کی کوشش کی، آمادۂ ہجرت کر دیا، اپنے گھروں سے بھی نکال دیا۔ مگر اس استاد کا کمال تو دیکھو کسی کو چھڑی نہیں ماری کسی کو پیدائش کا طعنہ نہیں دیا کسی کو غلط کسب پہ اکسایا نہیں کسی کو اپنے نسب کا حوالہ نہیں دیا۔ مگر اُس عظیم ترین استاد ﷺ نے اس بدترین کلاس کو اٹھا کے اصحاب رسولؐ میں بدل دیا۔

کبھی آپ کو یہ خیال آتا ہے کہ ہم پہ اللہ کا کرم ہے ہم اسی استاد ﷺ کے غلام ہیں۔ عصرِ حاضر کو کچھ بھی نہیں ہوا۔ زمانہ ہم سے کوئی بغض نہیں رکھتا کوئی کدورت نہیں رکھتا۔ ہم زمانے کی رمز سمجھ لیتے ہیں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا: جبرائیل تم ہمارے پاس آتے کیوں نہیں ہو۔ جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس طرح آپ خدا کے حکم کے پابند ہیں اسی طرح ہم بھی اسی کے پابند ہیں۔ جب اجازت ملتی ہے تو آتے ہیں۔ دل تو کرتا ہے مگر تبھی آ سکتے ہیں جب کائناتِ بالا کے مالک سے اجازت ملے۔ حضور ﷺ ایک غزوہ میں تھے۔ اس غزوہ میں رات ہو گئی' سو گئے۔ ایک بڑے صحابی تھے ان کو فکر پڑی کہ رات کو سارے سو گئے ہیں اور حضور ﷺ کو بے خبری میں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ اُٹھے اور اُٹھ کے حضور ﷺ کو تلاش کیا۔ حضور ﷺ نہیں

Marfat.com

ملے۔اور بھی گھبرا گئے،لشکر سے دور نکلے تو ایک جھنڈ سا تھا۔اُدھر پہنچے تو دیکھا آگے دو سایے چل رہے ہیں۔یہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کوئی شبہے والی نہیں ہے۔جب وہاں پہنچے تو رستے میں دیکھا معاذؓ بن جبل جا رہے ہیں اور ساتھ ابوذر غفاریؓ ہیں۔کہا تم بھی اسی وجہ سے اُٹھے ہو جو خدشہ میرے دل میں پیدا ہوا۔انہوں نے کہا ہاں! ہم بھی ڈرے ہوئے ہیں کہ پتہ نہیں رسول ﷺ کہاں ہیں۔تو آگے اندھیروں سے اللہ کے رسول ﷺ کی آواز آئی کہ فلاں ابن فلاں پہنچ گئے ہو؟ کہا یارسول اللہ! ہاں۔کہا معاذؓ بن جبل پہنچ گئے ہیں؟ فرمایا یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔کہا ابوذر غفاری پہنچ گئے؟ کہا ہاں میں حاضر ہوں۔حضور تھوڑے سے باہر آئے اور کہا تمہیں بتاؤں جو آج میرا اللہ سے معاملہ ہوا ہے۔انہوں نے کہا سرکار عطا ہو' کیا بات ہوئی ہے ایسی؟ حضور ﷺ کے چہرے پہ بڑا افراخ تبسم دیکھا پھر پوچھا کیا بات ہے۔فرمایا میرے اللہ نے مجھے ایک پیش کش (Proposition) کی ہے کہ یا تو بغیر حساب کتاب اپنی آدھی امت جنت میں داخل کروا لو یا پھر شفاعت قبول کر لو۔دونوں میں انتخاب دیا ہے کہ اگر شفاعت چھوڑ دو تو میں بغیر حساب کتاب کے جب تک تیری امت ہے اس میں سے آدھی امت جنت میں داخل کر دیتا ہوں، یا پھر شفاعت قبول کر لو۔حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھا یارسول اللہ پھر آپ نے کیا چنا؟ کہا میں نے تو شفاعت چن لی ہے۔تو انہوں نے کہا وہ کیوں؟ حضرت وہ کیوں؟ فرمایا دیکھو میری امت کے نیک لوگ تو خود بخود ہی پہنچ جائیں گے۔مگر میری امت کی شفاعت میری امت کے آخری گناہ گار تک بھی پہنچے گی۔

اتنا بڑا پیغمبر ﷺ! اتنا بڑا استاد ﷺ! دیکھو یار غور تو کرو میں اپنے بیٹے کی فکر کر سکتا ہوں بہت حد ہوئی تو پوتے کی کر لوں گا' میرا Span of life ہی اتنا محدود ہے۔مگر اپنے پڑپوتے جس کو مَیں نے دیکھا ہی نہیں اس کی فکر کیسے کروں گا؟ اس کا رنج کیسے کروں گا؟ مگر یہ کیسا پیغمبر ﷺ ہے........ قرآن کہتا ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ صلوٰۃ والسلام سے سوال ہوا' پوچھا گیا اے عیسیٰ آپ کی امت جو میری ذات میں شرک کر رہی ہے کیا آپ نے یہ تعلیم دی تھی؟ آپ نے

Marfat.com

عرض کیا اے میرے پروردگار جب تک میں ان میں زندہ رہا میں نے ان کو وہی تعلیم دی جو تو نے مجھے بتائی تھی۔ مگر جب میں نہیں رہا تو میرا ان سے کیا واسطہ؟ مگر اِدھر دیکھئے حضرت محمد ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں ان شاہسواروں کے نام بھی جانتا ہوں ان کی سواریوں کے نام بھی جانتا ہوں جو زمانہء آخر میں دجال سے گفتگو کرنے جائیں گے، بڑی بات ہے۔ حضرت امام زین العابدینؓ کی ایک قول سناتا ہوں وہ نجانے کتنی بلاء وگردش سے نکلے ہوں گے' کیا کیا قیامتیں نہ ٹوٹی ہوں گی ....

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

یہ حال تو سادات کا رہا ہے۔ سادات کوئی ایک بار تو نہیں لٹے ہیں۔ آپ ذرا آگے چلیں وہ تو Obliterate ہو گئے ناں، حضرت امام حسینؓ کی تو بہت وقعت تھی۔ مگر حضرت امام نفسِ زکیہ جب Abbaside کے خلاف جنگ ہوئی تو اس میں وہ مارے گئے۔ امام زید بن علیؓ کے ساتھ ساتھ سلطنت عباسیہ کے ہاتھوں ہزاروں لوگ مارے گئے۔ اکیلے زید بن علی نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ بھی اسی جرم میں قید میں ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے امام زید بن علی کے حق میں فتویٰ دیا تھا۔ یہ حادثات تو گزرے مگر اصولاً جس چیز کی ہم کمی دیکھتے ہیں کہ امام زین العابدینؓ کا وہ علم کسی اور کو ٹرانسفر ہوا کہ نہیں۔ کیا کسی سید عالی گوہر کو پھر وہ نظر ملی؟ سورۃ حدید کی تعریف فرما رہے تھے' ایک عربی نے پوچھا کہ اے امام عالی مقام یہ تو بتائیے یہ کیسے ہوا کہ اللہ نے کہا میں زمین کی آغوش، زمین کی تہوں میں بھی اگر کوئی بیج پھٹتا ہے اُگتا ہے تو اس سے اُگنے والے دانوں کا بھی مجھے علم ہوتا ہے۔ اللہ نے بہت ساری باتیں کیں زمین کے خزانوں کی باتیں کیں، خفیہ دلوں کی باتیں کیں تو انہوں نے پوچھا کہ باقی باتیں تو سمجھ آ جاتی ہیں مگر اللہ یہ کیا کہتا ہے کہ ایک قطرۂ آب جو کسی کے منہ میں پہنچتا ہے میں گنتا ہوں۔ ایک دانہ جو بالین پہ چڑھا ہوتا ہے اس کو جانتا ہوں "وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِى كِتَابٍ

Marfat.com

مُّبِیْنٍ "{ھود:6} ایک ایک مکان جانتا ہوں ایک ایک جگہ جانتا ہوں' یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو امامِ زمانہ نے جواب دیا کہ تجھے نہیں پتہ لگے گا، تیرا زمانہ ہی نہیں ہے یہ باتیں جاننے کا ''نَـزَلَـتْ لِلْمُتَعَمِّقِيْنَ مُتَّكِيْنَ فِي آخِرِ زَمَانٍ'' جب زمانہءِ آخر آئے گا تو پھر وہاں کے لوگوں کو یہ پتہ لگ جائے گا کہ اللہ کے علم میں یہ باتیں کیسے آتی ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں، انسان خود اتنی ترقی کر گیا ہے۔ایک سکائی لیب جو اُڑتی ہے وہ آپکو زمین کے ذخائر کی خبر دیتی ہے، کہاں کتنا پانی ہے، کہاں کتنا تیل ہے، کتنا کوئلہ ہے۔ابھی آپ نے وہ کوئلہ دیکھا نہیں جو ایک سو اسّی ارب ٹن تھر میں پڑا ہے مگر زمانے کو اس کی خبر ہوگئی ہے۔یہ علم وہ تھا جو خدا نے اپنے بندوں کو ہر دور میں عطا کیا' جو آصف بن برخیاؑ کو بھی عطا ہوا۔یہ علم تھا جس کی وہ تلاش کرتے تھے۔سیدنا عمرؓ بن خطاب کے زمانے میں ''حرج'' کا لفظ قرآن میں آ گیا۔امیر المومنین نے کہا کوئی یمن کا چرواہا موجود ہے؟ایک نے کہا حضرت میں موجود ہوں۔کہا اس کو بلاؤ۔پوچھا یہ جو لفظِ حرج قرآن میں آیا ہے، یہ تمہارے علاقے سے آیا ہے۔یہ تو بتاؤ حرج کہتے کسے ہیں؟ اس چرواہے نے کہا: امیر المومنین ہمارے ہاں حرج اس جھاڑی کو کہتے ہیں کہ جو کھانے والی ہو مگر اس کے گرد اتنے کانٹے جمع ہوں کہ جانور کا منہ اس تک نہ پہنچ سکے۔حرج اس جھاڑی کو کہتے ہیں کہ جو قابلِ خوراک ہے اور جانور اس کے گرد لپکتے ہیں مگر اس کے گرد اتنی رکاوٹیں ہیں اتنے خاردار کانٹے ہوتے ہیں کہ جانور کا منہ اس جھاڑی تک نہیں پہنچ سکتا۔ایمان یہی ہوتا ہے۔ایمان وہ کھانے والی جھاڑی ہے کہ جس کے اردگرد اتنے کانٹے اتنی بربادیاں، اتنے غرور اتنی وجاہتیں، اتنا تمرد، اتنا ناز، اتنا جھوٹ اتنا فریب ہوتا ہے کہ خود اقبال کہتا ہے:

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

اگر کوئی شخص اس قسم کے بحران سے عصرِ حاضر میں نکل سکتا ہے، اگر کوئی فسادِ اُمت سے نکل سکتا ہے تو اس کا ایک ہی حل ہے۔جیسے قرآن کی ایک دعا ہے دیکھئے اللہ میاں کیا کہتا ہے۔جس کو پتہ ہے

Marfat.com

وہ پڑھے اور دیکھے تو سہی شاید خدا اس کے خیالات میں کچھ فرق ڈال دے:" اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ أَنتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوا فِیْہِ یَخْتَلِفُونَ "{الزمر:46}اے عالم غیب وشہادت اے جاننے والے ہر بلند و پست کے مالک تُو جانتا ہے اس چیز کے بارے میں جس میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔کیا حرج ہے کہ اگر ہم خدا سے یہ آرزو رکھیں کہ اس بحران کے زمانے میں نفاق کے زمانے میں کنفیوژن اور Chaos کے زمانے میں اگر ہم خدا سے یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ تُو جانتا ہے ان گروہوں کے مابین، سچ اور جھوٹ کے مابین تُو ہی سچ کو جاتا ہے۔تو کیوں نہ تُو ہی ہمیں کوئی تلقین کر ہدایت کر کہ ہم اس بحران اور افتراق سے نکل کر ایک مضبوط تر ملکِ اسلامیہ کی بنیاد رکھیں اور زمانے کو اپنا کر لیں۔زمانہ ہمارا ہو جائے۔زمانہ ہم سے اعراض برت رہا ہے۔پہلو بچا کے چل رہا ہے کیونکہ زمانہ جبرائیل کی طرح خدا کا غلام ہے۔اور جب ہم خدا کے غلام ہوں گے زمانہ ہمارا غلام ہو جائے گا۔خدا نے کہا: حدیثِ قدسی ہے کہ یہ عصر اور وہ عصر' ان کو بُرا نہ کہہ:"وَلَا تَسُبُّوا الدَّھْرَ اَنَا الدَّھْر" زمانے کو بُرا مت کہو زمانہ تو میں ہوں۔جو کچھ بھی ہو رہا ہے جب آدمی یہ کہتا ہے ...... خواتین و حضرات ذرا غور کرو: اَج تے دن ای پیڑا سی، اج تے میری کوئی بُری ساعت سی۔تو بُری ساعت کس نے بنائی ہے؟ وہ مقدر کس نے رکھا ہے؟ وہ اللہ ہی نے رکھا ہے۔اگر کسی ساعت میں اس نے آپ کے لیے آزمائش رکھی تو اس نے رکھی۔آپ indirectly اس کو بُرا کہہ رہے ہو۔اللہ نے کہا اے آدم زاد! خیال کر زمانے کو بُرا مت کہہ:"لَا تَسُبُّوا الدَّھْرَ اَنَا الدَّھْر" زمانے کو برا مت کہہ زمانہ میں ہوں، میں خود ہوں، اس کو برا مت کہہ۔

خدا کی بندگی! یہی استطاعتِ مسلمان ہے۔اور ہم نے کیا کرنا ہے۔ہم نے علم اس کو جاننے کے لیے طلب کرنا ہے۔اس کی شناخت میں طاقت ہے، عزت ہے، برکت ہے۔"اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"{سورۃ ال

Marfat.com

عمران :26}اور آگے وہ کیا کہتا ہے کہ تم یہ بڑی بات سمجھتے ہو: "تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ "{ سورة ال عمران :27}اگر میں آسمانوں اور زمین میں اتنے اتنے بڑے تغیر لاسکتا ہوں، اگر میں زمین کو آسمان میں داخل کر سکتا ہوں، گردشِ افلاک پہ میں تصرف کرتا ہوں قدرت رکھتا ہوں۔ میں تمہارے لیے سورج بدل دوں گا نیک بختو۔ میں آسمان بدل دوں گا میں تمہارے لیے Galaxies نیچے کر دوں گا، میں تمہیں کہاں کہاں کا مالک (نہیں بنا سکتا ہوں)۔تم تو کہتے ہو میں شاید تمہیں زمین کے ان حکمرانوں کے تحت ایک چھوٹا سا حکمران ہوں۔اگر تمہیں واقعی یقین ہو کہ: ''اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ'' تو پھر آپ کو کس بات کی مدد چاہیے؟ لوگوں کے سہارے کیوں ڈھونڈ تے ہو؟ تم سے بڑے اس لیے بڑے تھے۔وہ زمانے اس لیے بڑے زمانے تھے کہ انہوں نے آپ کی طرح رسائیوں کے طریقے اس طرح نہیں ڈھونڈے تھے۔ وہ خدا پہ یقین رکھنے والے تھے۔آپ کو یاد ہے آپ کے پیغمبر ﷺ کے سینہء مبارک پر جب ایک کافر تلوار لے کے چڑھا تو اس نے کہا اے محمد ﷺ: تمہیں آج میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ فرمایا اللہ۔ایسا اس پہ خوف کا غلبہ ہوا اور تھرتھراہٹ ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔جب تلوار گری تو حضور ﷺ نے فرمایا بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔اس نے کہا آپ بچاؤ گے اور کون بچائے گا۔آپ نے کہا نہیں نہیں، پھر بھی تجھے اللہ بچائے گا۔یہ صاف ستھرا سا Faith ہے جب کسی حکمران کو مان لو کسی بادشاہ کو مان لو اس کی مملکت کا احترام کرو، اس کے قانون کا احترام کرو، اس میں کسی کو شریک نہ کرو۔اپنے اعمال اور خیال درست کرو۔کیا جادو کیا ٹونا' تمہارا تو رزق گلی کا محلے والا درست کر رہا ہوتا ہے۔تمہارے آسیب، تمہارے مقدر تو پتہ نہیں کہاں کہاں بیٹھا ہوا کوئی جادو والا ٹھیک کر رہا ہوتا ہے: "وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ "{سورة البقرة :245}اللہ ہی کم کرتا ہے اللہ ہی کشادہ کرتا ہے۔پھر تم پہ اثر کیوں ہوتا ہے؟ اثر ایک وجہ سے ہوتا ہے: "وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا "{سورة

Marfat.com

الزخرف : 36} جو بھی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا اس پہ اللہ ایک شیطان کو اجازت دے دیتا ہے قبضہ کرنے کی "فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ" وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ جب خدا کی یاد ہی نہیں تم خدا کو جانتے ہی نہیں۔ خدا کی یاد کیا ہے؟ قرآن سے تھوڑی سی بڑی، نماز سے تھوڑی سی بڑی۔ ایک دفعہ بہت سارے عالم مل کے آ گئے کہ جی آپ تسبیح دیتے پھرتے ہو ہم اعمال پہ یقین رکھتے ہیں۔ میں نے کہا یار میں تو کرتا ہوں مگر میں تمہاری مانوں یا اللہ کی مانوں جو قرآن میں لکھ بیٹھا ہے: "اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ" کہ کتاب کی تلاوت کرو، اوامر اور نہی سے آگہی پاؤ، کیا غلط ہے کیا صحیح تمہیں پتہ لگ جائے گا: "اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلَاۃَ اِنَّ الصَّلَاۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَر نماز قائم کرو۔ اِنَّ الصَّلَاۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرُ "نماز تمہیں فحش اور منکر سے روک دے گی۔ بہر حال پانچ وقت کا نماز پڑھنے والا خدا کا انکار تو نہیں ناں کرتا۔ وہ تمہیں انکار سے روک دے گی۔ "وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ" مگر ہماری یاد تو بہت بڑی بات ہے۔ دونوں کو Parallel پہ رکھا نا، قرآن پڑھنے کو، نماز پڑھنے کو مگر اپنی یاد کو کچھ زیادہ ہی رنگ لگا گیا۔ "وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ" مگر ہماری یاد تو بہت بڑی بات ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے والے تو بہت ہیں، اتنے زیادہ ہیں کہ ہمیں ان پہ رشک آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی بار میں دعا مانگتا ہوں یا اللہ! اور کوئی توفیق ذرا کم کر لی ہوتی، قرآن یاد کرنے کی زیادہ کر دی ہوتی۔ کم از کم یہ بھی تیری یاد کے تحفے میں اضافہ ہو جاتا۔ مگر اقبالؒ بڑا طنز کرتا ہے کہتا ہے:

از غلام لذتِ قرآن مجو

غلام سے لذتِ قرآن مت طلب کر

گرچہ باشی حافظ قرآن مجو

چاہے وہ حافظِ قرآن ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے لذتِ قرآن مت طلب کر۔ اس نے ساری آیات کو غلامی کی آیات بنا دینا ہے۔ یہ ہمارے سکولوں میں ہو رہا ہے۔ اب وہ غلامی تو نہیں رہی، مگر ساری

Marfat.com

آیات سمیٹ سمیٹ کے اپنے سکولوں کی جھولی میں ڈال دیں۔ بھئی تمہارے سکول تو بہت بڑے ہیں ماشاءاللہ، کسی سے کوئی اختلاف نہیں، ایک بندۂ خدا بھی تو دکھا دو ناں؟ یہ کیا اتفاق ہے کہ اہرام تو بنا ہوا ہے Base بہت بڑی ہے، شاخیں چلی جاتی ہیں اوپر کو۔ اُو خدا کے بندو ہمیں تو خدا چاہیے، سکول تو نہیں چاہیے۔ تم کسی سکول سے ایک بندۂ خدا دکھا دو، جس کو دیکھ کے کہہ سکیں یہ اللہ کا محبوب ہے اللہ کا بندہ ہے۔ پہلے تھے' کسی کو شبہ ہے کہ حضرت امام حسینؓ نہیں تھے' کسی مسلمان کو شبہ نہیں۔ کسی کو شبہ ہے کہ امام زین العابدینؒ نہیں تھے؟ تھے ناں۔ کسی کو شبہ ہے کہ خواجہ حسنؒ بصری نہیں تھے؟ سارے کہتے ہیں، امامِ تصوف تھے۔ کسی کو شبہ ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نہیں تھے؟ تھے ناں۔ بھئی سکول جو مرضی تھا مگر کوئی بندۂ خدا تھا۔ کسی کو برصغیر میں شبہ نہیں ہے کہ سیدنا علیؒ بن عثمان ہجویری تھے، وہ جسے ساری دنیا گنج بخش کہہ کے پکارتی ہے۔ دو چار کو چھوڑ دو اٹھارہ کروڑ کا خیال کرو۔ دس پندرہ تو اختلاف ہر وقت ہی رکھتے ہیں۔ کسی کو شبہ ہے کہ سیدِ ہجویر سے اسلام لاہور میں داخل ہوا۔ ہم جن کو جانتے ہیں۔ کسی نے خواجہ مہر علیؒ سے ایک سوال پوچھا: کہ یہ کیا اس آیت کا معنی ہوسکتا ہے: فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (سورۃ البقرۃ : 152) کہ ہمیں یاد کیا کرو ہم تمہیں یاد کریں گے۔ ہم تمہاری یاد کا صلہ لوٹائیں گے ہم ادھار نہیں چھوڑتے۔ اور دیکھو کفر نہ کرو، اللہ کو جانتے رہو، مانتے رہو۔ جاننا، ماننا اس کی یاد سے ہے۔ پوچھا گیا کہ جی ہم تو اسے یاد کرتے ہیں اللہ ہمیں کیسے یاد کرتا ہے؟ خواجہ نے کہا دیکھو یار بات سنو! کبھی تم نے دیکھا ہے ہزاروں لوگ کسی مزار پہ کیوں جا رہے ہوتے ہیں، تسبیح پڑھتے جا رہے ہوتے ہیں، ان کے گرد قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں، بڑی محبت ان سے رکھتے ہیں، یہ خدا کی یاد ہے۔ ویسے تو فسق و فجور سیدِ ہجویر کے مزار پر بھی ایک دفعہ شروع ہو گیا تھا مگر ہم شاید زمانے میں اِس قسم کی علامات کو ختم کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے کہ پروردگار کا اصول ہے کہ چمک آئینے میں آتی نہیں ہے جب تک پیچھے زنگ نہ لگا ہوا ہو۔

چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا

Marfat.com

اصل میں کسی خوبصورتی کو اجاگر کرنے کے لیے Aesthetic کا رُول ہے کہ کسی بھی خوبصورتی کو اجاگر کرنے کے لیے Contrast تھوڑا سا تو ہونا چاہیے نا۔ Darkness میں روشنی زیادہ حسین لگتی ہے۔ بدترین خلائق میں ہی کوئی حسنِ اخلاق والا چمکتا ہے۔ اس لیے خداوند نے یہ ایک Average رکھی ہوئی ہے، شر نے رہنا ہے مگر افسوس ہے کہ آخر میں سارا ہی شر نے رہنا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جب زمین پہ ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا۔ لگتا ہے کہ آگے Averages بہت خراب ہونے والی ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے، ہم اس زمانے کو درست کرلیں۔ باقی رہ گئی نسلیں، وہ ہماری فکر نہیں۔ ہمارے رسول ﷺ کی فکر ہیں۔ میں نہیں اپنی اولاد کی فکر کرنا چاہتا، میرے آقاء ورسول ؐ بیٹھے ہیں وہ زمانہء آخر تک آخری گناہ گار کی شفاعت کے ذمہ دار ہیں۔ ہم اور آپ نہیں ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

سوال و جواب

سوال: امام زین العابدین اور حضرت امام حسینؓ نے جس طرح سے جنگیں لڑی ہیں، وہ بھی ایک طرح سٹیٹ کے خلاف ہی تھیں تو کیا یہ کسی طرح موازنہ تو نہیں ان کا ہوتا موجودہ طالبان کے ساتھ؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: نہیں! میرا خیال ہے کہ آپ نے سنا نہیں میں نے سب سے پہلا جملہ یہ بولا تھا کہ حضرتِ امام حسینؓ بھی جس چیز کو شاید نہیں جانتے تھے کہ یہ آگے بڑھ کر ایک بہت بڑی تاریخی غلط فہمی میں بدل جائے گی۔ حضرت امام زین العابدینؒ میں تو نہیں ملی۔ مگر بنو ہاشم ہونے کی حیثیت سے چونکہ خلافت بھی گزری، نبوت بھی گزری تو کچھ نہ کچھ ان کے وہ لوگ جن کا خیال یہ تھا کہ ہمارا حکومت پہ حق ہے۔ انہوں نے ایک نہیں بلکہ متعدد مرتبہ مملکتِ اسلامیہ میں خروج کیا جس کی مثال میں نے آخر میں دی کہ حضرتِ حسینؓ کا مقصد خروج نہیں تھا۔ دیکھیں ناں یزید کا ایک شعر ہے، جس کو حافظِ شیراز نے اپنی غزل میں نقل کیا کہ:

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِیِ اَدِرْ کَاسًا وَّنَاوِلْھَا

تو دراصل یہ یزید کا شعر ہے:

اَدِرْ کَاسًا وَّنَاوِلْھَا اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِیِ

کہ شراب ڈال اور، عرب کوئی شراب کی بات ہماری طرح نہیں کرتا، مولانا ریاض خیر آبادی کی طرح کہ ساری عمر چکھا بھی نہیں اور شاعری شراب کی کرتے رہے۔ عرب اس کو تشبیب

Marfat.com

بھی کہتے ہیں، شراب اور زنا کی شاعری۔خود یزید شاعر تھا اور جو شاعری کی تھی اس سے کسی کے دل و دماغ میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ ایک فاسق حکمران ہے۔اب ہمیں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ جنابِ حسینؓ جو کچھ بھی کر لیتے، بچ جاتے بھاگ جاتے کسی اور جگہ چلے جاتے مگر جنابِ حسینؓ کے سٹیٹس کا مذہبی انسان اس کی بیعت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ ان کا المیہ تھا اور انہوں نے اس سے کم ہر طریقے پہ راضی ہونے کی کوشش کی۔ یہ ایک بڑی بدبختی کی بات ہے کہ یزید چونکہ اسی سکر میں رہتا تھا، اس کو (اس جرم سے) رہا نہیں کیا جا سکتا He was responsible for the murder وہ سٹیٹ کا حکمرانوں میں سے تو نہیں نکالا جا سکتا، نہ امر بن سعد کو نکالا جا سکتا ہے نہ سعد بن ابی عبید کو نکالا جا سکتا ہے They were responsible for the most henious act in Islam مگر اس کے بعد بھی' واقعہ شہادتِ امام حسینؓ کے بعد بھی جب جنرل لوگوں کی ہمدردیاں اہل بیت اکرام کو حاصل ہوئیں، جیسے میں نے دو بزرگوں کا نام لیا اس کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی Efforts ہوئیں سادات کو دوبارہ Launch کرنے کی، جن میں امام نفس زکیہ محمد بن علی امام زید بن علی ان سب نے جدوجہد کی اہل بیت کو دوبارہ اقتدار لانے میں مگر جو میں بات بتانا چاہتا ہوں کہ آخر کوئی سوڈیڑھ سو برس کے بعد فاطمیہ سلطنت قائم ہوگئی۔مصر میں سلطنتِ سادات قائم ہوگئی یعنی اس ساری جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ عرصے کے بعد اور آپ دیکھیں اب بھی ان کی ایک نشانی موجود ہے جامعہ الازھر کی شکل میں۔ یہ فاطمیہ سادات کی حکومت جب مصر میں قائم ہوئی تو وہ بالآخر ممالک اسلامیہ میں فاطمی حکمران ہوئے۔مگر ہوا کیا؟ یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے Crusades شروع کیں اور کرسچن کے خلاف جہاد شروع کیا تو سب سے بڑی رکاوٹ اور دشواری اس کو فاطمیہ حکمرانوں نے دی۔اتنی زیادہ رکاوٹ اس جہاد میں ڈالی گئی کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے پاس چارہ کوئی نہ رہا اور اس نے وہ فاطمیہ سلطنت ختم کردی۔مطلب یہ ہے کہ آپ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ اگر حسین ایک خلافتِ اسلامیہ قائم کر لیتے، اور جنہوں نے خلافتِ اسلامیہ قائم کی تھی یعنی عبداللہ ابن

Marfat.com

عباسؓ کی اولاد کو، جن کو حضور ﷺ نے کہا یہ خلفاء کا باپ ہے، وہ بھی تو آخر اتنے ہی قریب کے لوگ تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر جن کو اللہ کے رسول نے بشارت دی کہ اس کو تاویلِ قرآن حاصل ہے، یعنی اتنے بڑے لوگ، اتنے بڑے مناصب والے مسلمانوں کی بالآخر اولاد بھی، کوئی بہت زیادہ انہوں نے حکومت کی، سلطنتِ عباسیہ نے۔ مگر وہ بھی بالآخر کرپشن کا شکار ہو گئے۔ ایسے فاطمیہ سلطنت بھی کرپشن کا شکار ہوگئی اور آخر میں ایک نااہل وزیر اعظم نے ہر چیز پہ قبضہ کیا ہوا تھا اور سادات کی یہ حکومت بھی اسی طرح نذرِ زوال ہوئی۔ اب یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اگر شروع سے ہی کوئی سادات کی حکومت قائم ہو جاتی اور آج تک ویسی رہتی It was not possible, people had to go on. یہ قانونِ فطرت ہی نہیں ہے اور اسلام میں اللہ نے قانون رکھا ہی نہیں ہے۔ جب تک عرب مضبوط رہے خدا نے عربوں کے ذریعے اسلام پھیلایا۔ جب عرب گرے ہیں، بنوامیہ اور بنوعباس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ کہیں سے کوئی دیلمیہ اٹھے ہیں کہیں سے سلجوق اٹھے ہیں اور ان کے عقائد نے سنبھالا رکھا ہے۔ امتِ مسلمہ میں ہر مسلمان کا ایک حق ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کا بیٹا ہے۔ ہر مسلمان کا ایک زائد حق ہے کیونکہ جب اُمہات المؤمنین کو مسلمانوں کی مائیں کہا گیا تو ظاہر ہے کہ جو سٹیٹس اس نسبت سے مسلمانوں کو نصیب ہوا کہ حضور ﷺ ہمارے باپ بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس سٹیٹس کی وجہ سے مسلمان جہاں بھی گئے اور بلکہ کسی زمانے میں ہمیں مسلمان کم کہا کرتے تھے۔ جو ہمارے مخالف تھے وہ ہمیں ''محمڈن'' کہا کرتے تھے۔ ابھی بھی جو MAO کالج قائم ہے لاہور میں یہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کہلاتا ہے۔ اور ہمیں اسمِ گرامیٔ محمد ﷺ سے لوگ (یورپی اقوام) یاد کرتے تھے۔ اگرچہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے مگر ساتھ ہی ہمیں فخر بخشتے تھے کہ ہر مسلمان کو محمڈن کہتے تھے۔ We still are proud of being Muhammadan اور ہمارے اندر بزرگیوں کے فیصلے تو اللہ کر ہی دیتا ہے، کرتا رہتا ہے۔ جب سادات علم کو گئے ہیں تو پھر سادات کا کوئی حریف نہیں رہا۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ وہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ہوں

Marfat.com

جنہیں ولایت ہند نصیب ہوئی یا علیؓ بن عثمان ہوں جو قطب الاقطاب تھے۔اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی اور حسینی سادات میں سے تھے۔پوری ملتِ اسلامیہ اس بات پہ متفق رہی کہ ساداتِ اہل بیت جو ہیں ہمارے استاد ہیں ہمارے محسن ہیں۔اور سب سے زیادہ ہم شکر گزار حضور ﷺ کی وجہ سے ہیں کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ ہم پہ احسان نہ فرماتے تو ہم نارِ جہنم سے آزاد نہ ہوتے۔تو اس کے بدلے جو اللہ کے رسول نے ہم سے مانگا کہ میرے اقرباء سے محبت رکھنا۔ہم اصولاً اپنے اس احسان کا جو حضور ﷺ نے ہم پہ کیا ہے اس کا صلہ ان کی محبت میں دیتے ہیں۔باقی ان میں Who's what, who's not سادات کو شاید ایک غلط فہمی آ گئی ہے۔قرآن حکیم اہلِ بیت کے بارے میں بڑی مفصل بات کرتا ہے کہ اے اہل بیت تمہارے گھروں میں کتاب اتری ہے،تمہارے گھروں میں ملائکہ آتے جاتے رہے ہیں پھر اگر تم کوئی غلطی کرو گے تو عذاب دگنا دیں گے۔قرآن ناطق ہے اس بات پر کہ جس کا منصب زیادہ ہے اس کی سزا زیادہ ہے۔جس کا علم زیادہ ہے،جس کی آگہی زیادہ ہے،اس کی خطا کے مطابق اسے سزا ملے گی۔ایک اَن پڑھ جو جانتا ہی نہیں اس کو کیوں سزا ملے گی۔قرآن اسی بات پہ قائم ہے کہ اے اہلِ بیت تمہارے گھروں میں کتاب اتری ہے،تمہاری وراثت میں وہ سارا کچھ چلتا ہے جو شاید دوسرے لوگ باہر سے جانتے ہیں پھر اگر تم کوئی غلطی کرو گے تو تمہیں سزا دگنی دی جائے گی۔مگر پتہ نہیں کہ آج کے سادات کی کیا روش ہے وہ تو اپنے آپ کو ہر چیز سے محفوظ سمجھتے ہیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ ہر امت کو موت ہے ہر گروہ کو موت ہے لیکن ساتھ ساتھ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ پاکستان پہ بہت اچھا وقت آنے والا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر: جب ہم امتوں کی یا پہلے حکمرانوں کی یا سلطنتوں کی بات کرتے ہیں تو وہ ایک مرحلہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں لکھا کہ ہر امت کی ایک اجل مقرر ہے۔ایک لمحہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتے مگر پاکستان پہ تو وقت ہی کوئی نہیں آیا۔یہ تو بے چارہ پیدا ہی نہیں ہوا۔جب سے پیدا ہوا ہے الم و آلام اور المیوں کا شکار ہے۔آفاتِ سماوات کا شکار

Marfat.com

ہے۔ میرا تو خیال ہے ابھی تو پاکستان نے آنکھ بھی نہیں کھولی۔ جب سے قائداعظمؒ نے اس ملک کی بنیاد رکھی اور پروردگار نے اس کے خلوص اس کی محنت اور اس کی دیانت داری کے عوض ہمیں یہ سوغات بخشی ہے۔ تب سے اب تک پاکستان میں ابھی تک کوئی ایسی چیز واقع نہیں ہوئی جس سے کہا جائے کہ یہ ملک جو ہے اپنے مسلک اور مقام کو گامزن ہے۔ ابھی تو ہم پاکستان کا بچپن دیکھ رہے ہیں گھٹنوں کے بل چل رہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اب یہ کھڑا ہونے والا ہے۔ اس پہ جوانی اور بڑھاپا آئے گا تو جائے گا ناں جی۔ ہم تو نوزائیدہ ہیں ہم پر کہاں زوال آئے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان بلند تر ہونے والا ہے۔ باوجود ان معمولی جھگڑوں کے اور street fights کے جو ہم شوق رکھتے ہیں This country is comming up with the full power اور خدا کے فضل و کرم سے پاکستان کا وہی انجام ہے جو اللہ کے رسول ﷺ ہمیں بتا گئے ہیں کہ زمانہء آخر میں برصغیر کے مسلمان پہلے اہلِ کفر ہند سے جنگ کریں گے اور ان پہ غلبہ پائیں گے اور ان کے امراء و رؤساء کو گرفتار کریں گے اور پھر شام میں مریمؑ کے بیٹے کا ساتھ دیں گے۔ تو ابھی کچھ دن باقی ہیں۔

تمت بالخیر

Contact:

Prof.Ahmad Rafique Akhtar's official Website

www.alamaat.com

webmaster@alamaat.com

0300-6259706 / 0333-5843322 / 0300-5412300

پوسٹ بکس نمبر 21 ، جی پی او جہلم

Marfat.com

Marfat.com